TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222337
UNIVERSAL
LIBRARY

۱۷۵۳۲ ۸۹۱۵۴۳۱۶
ش - ت
سرور محمد مصطفیٰ علی خان
تصویر ماشیہ

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ش-ت ۸۹۱۵۴۳۱۶ Accession No. ۱۷۵۳۴

Author شریر محمد لطیف علی خاں

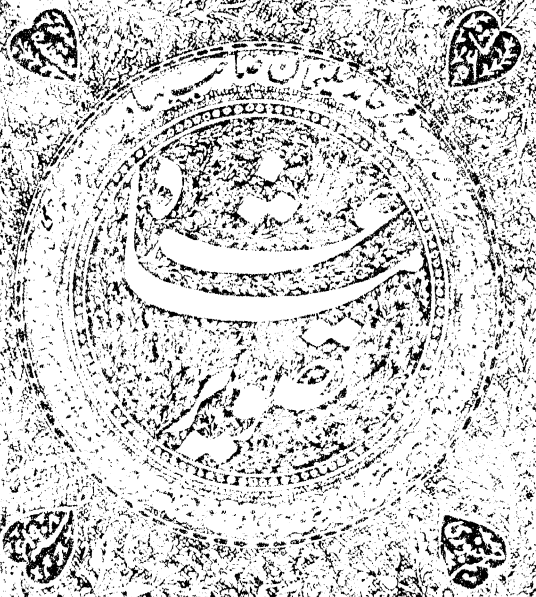
Title تصویر ماہ عشرہ

This book should be returned on or before the date last marked below.

آن در من اشعة الحکمة

بدیمن توجه اعلیحضرت قدر قدرت فلک فتح رشید منزلت سکندر دولت افسخت کیوان علم حشم

خدیو جهان خاوند خدایگان سلیمان جاه فریدون بارگاه



بهتمام و سعی سلیم قدیر سعید الله خان حیش

مطبع سعیدی دام یومین طبع شد

Digitized by

میرے تمہارے چرچے شبکی زبان پر ہین

رشک ۔ اعلیحضرت قدر قدرت فلک رفعت خورشید منزلت
سکندر صولت دارائشت کیوان علم انجم خدم خدیو جہان خداوند خدائیگان
سلیمان جاہ فریدون بارگاہ مہر کامگاری کوکب بختیاری فرازندہ چتر
اقبال نیبۂ تخت اجلال فرزند دلپزیر دولت انگلشیہ اعلیحضرت حضور
پرنور ہز ہائنس میجر سر نواب محمد حامد علی خانصاحب بہادر جی سی آئی ای
دام اقبالہم مطلع فرمانروای دارالسرور مصطفی آباد عرف رامپور

رنجش کی ساری باتین اکی زبان پر ہین — ہمسے بہت کہیے ہین کس آن بان پر ہین
چھد جائیگا کلیجہ ظالم تری نظر سے — تیر نگہ کی پیکان دونون کمان پر ہین
فصل بہار آئی غنچے چٹک رہے ہین — جو خار ہین چمن مین بلبل کی جان پر ہین
کیا کیا ستم کئے ہین سرخی نے تیری لب کی — یہ خون عاشقون کی لیکن پان پر ہین
کیسا ہی دل لگا ہو چھپ کر کوئی ہمسے — جتنے مژہ اٹھائی اتنک نشان پر ہین

سینہ سپر کیا ہی اس آرزو سے منے
تو لے ہوی وہ پیکان اپنی کمان پر ہین

دل کو عجب تڑپ ہی ملتی نہین تسلی
ساری جہان کی صدمے اس نیمجان پر ہین

برباد ہو رہی ہے مجھ ناتوان کی مٹی
پہائی ہوی بگولے اُنکے مکان پر ہین

بلبل سی کچھ نہ پوچھو کلیان جو کھل رہی ہین
کرتی ہی سرد آہین نالے زبان پر ہین

جو کچھ ہی میرے دلمین کیا جانین آپ اوسکو
موقوف ساری باتین میری بیان پر ہین

ہاتھونسے دلکو کہو یا آنکھونسے خون رویا
اب آہ اور نالے سب آسمان پر ہین

بچپن ہوا ہی رخصت آتی ہی اب جوانی
رنگت نکھر رہی ہے جوبن اُٹھان پر ہین

انکھین تری غضب ہین تیری بھوین ستم ہین
دو نیچے ہین گویا اور دونون سان پر ہین

سب آشیان اُجاڑے دل بلبلون کے توڑے
صیاد یہ مظالم تیری ہی جان پر ہین

تلکین تری نکیلی چھوڑین گی کسکو زندہ
یہ تیر تیر قاتل ہر دم کمان پر ہین

جتنے اُٹھائے صدمے الفت مین رشک ہمنے
مشہور ہین وہ قصے سب کی زبان پر ہین

صریر جناب معلی القاب منشی محمد احمد صاحب مینائی لکھنوی اوستاد اعلیحضرت قدر قدرت فلک رفعت خورشید منزلت کیوان علم انجم خدم خدیو جہان خداوند خدائیگان حضور پر نور ادام اقبالہم و اجلالہم

صدقے جہان والے تیری اوٹھان پر ہین
او آن بان والے ہم آن بان پر ہین

کیا ڈر تلے ہوئے وہ گر امتحان پر ہین
یاں کب سے کھیلے بیٹھے ہم اپنی جان پر ہین

تو اپنے دل سے میری تسکین کر رہا ہے
یا اونکے لفظ قاصد تیری زبان پر ہین

دل مین گرہ جو پڑتی کاہے کو وہ نکلتی
یہ شکر کی جگہہ ہے شکوے زبان پر ہین

آ آ کے میرے منہ مین سچ بولنے لگے گی
اب تک تو جھوٹی باتین تیری زبان پر ہین

دیکھو جو اونکے دل کو پہرون بہری ہوئی ہین
ہر روز انکی باتین جنکی زبان پر ہین

صحرا مین جو مرے ہے گہر بیٹھیے ہے وہ عاصل
دل مین ہے خار حسرت چھالے زبان پر ہین

پہلے کہا کہ بیٹھو پہر بولے مجھسے اوٹھہ جا
کیا نرم گرم فقرے اُن کی زبان پر ہین

جاتے رہے پتنگے بولے نہ اہل محفل
گنگیر کی بھائین سب کی زبان پر ہین

روز ازل چنی تھی افشان جو اُس جبین پر
اُو سکے بچے ستارے کچھ آسمان پر ہین

کیا سیکھنا ہے اُس سے چالین ستمگری کی
آج آپ کی نگاہین کیون آسمان پر ہین

ملتے جو خاک ہین ہین ناحق خدا کے بندے
الزام کچھ ہین تمپر کچھ آسمان پر ہین

اکبر چلے جو لڑنے بولین جناب زینب
موقوف سب امیدین اس نوجوان پر ہین

دونون ہین جی کے دشمن ہان فرق ہے یہ قاتل
آنکھون کے وار دلپر ابرو کی جان پر ہین

ہم کہہ سکین نہ اونکو تم سن سکو نہ اُنکو
دلپر وہ آفتین ہین صدمے وہ جان پر ہین

کہنا ہمارا تمنے مانا نہ حضرت دل
یہ کاہشین یہ صدمے اب کسکی جان پر ہین

باوضع رند ہین ہم وہ اور ہونگے ساقی
آج اس دکان پر ہین کل اُس دکان پر ہین

بیٹھا جو اُس گلی مین اوٹھا گیا نہ مجھسے
احسان ضعف کیا کیا مجھ ناتوان پر ہین

مور ضعیف ہون مین چیونٹی سے ملکے رہتے ہین
وہ دانت پیستے کیون مجھ ناتوان پر ہین

اغیار و یار سب ہین اب بار سر سے ہلکے
احسان تیغ قاتل سارے جہان پر ہین

تجھ ہین جو بانکپن ہے مجھ ہی وہ کوئی پوچھے
قربان لاکھ جانین ایک ایک آن پر ہین

الطاف خسروی کا یہ اے حضر اثر ہے
اشعار اب تمہارے سبکی زبان پر ہین

افضل۔ جناب افضل الدولہ مظفر الملک جناب سید محمد افضل علیخانصاحب لکھنوی
خلف جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک جناب منشی مظفر علیخانصاحب بہادر
بہادر جنگ المتخلص بہ اسیر لکھنوی نور اللہ مرقدہ

نازان وہ گفتگو مین اپنی زبان پر ہین
اور اعتراض سو سو میرے بیان پر ہین

ہم سر و انجمن ہین اپنے بیان پر ہین
کچھ ایسے گرم فقرے اُنکی زبان پر ہین

خانہ خراب اُسکا تیرا بُرا جو چاہے
یہ کوسنے دعائین کس کی زبان پر ہین

برباد ہین یہ میری خاک لحد کے ذرے
کچھ ہین زمین سے کچھ اوپر کچھ آسمان پر ہین

کیونکر نہ ہو خمیدہ پشت اُسکی سوچ ظالم
سو بار خون ناحق تیری کمان پر ہین

گیسو کی اُلجھنون سے لتھڑے ہو کیون پریشان
ان آفتون کو دیکھو جو میری جان پر ہین

ترکش مین ہو جگہہ تو اُنکو بھی لیکے رکھہ لے
تیر شہاب ظالم جو آسمان پر ہین

شکوے بتاؤ منہ سے نکالین بھی یا نہ نکالین
کچھ لب تک آچکی ہین اور کچھ زبان پر ہین

جانے نہ پائین اُنکو اچھی طرح سے رکھنا
رندون کے ہوش ساقی تیری کمان پر ہین

ہنسوا رہے ہین مجھکو پیری مین حضرت دل
یہ تو بتائین مائل وہ کس جوان پر ہین

افشان لگا کے تو نے بس شب کی صبح کردی
گنتی کے اب ستارے دیکھہ آسمان پر ہین

ہین خوش مرا خدا خوش تیری خوشی اگر ہو
وہ آفتین بھی لیلون جو کُل جہان پر ہین

وعدے یہ کہہ رہے ہین ہم کسطرح سہیرین
کب کوئی دم وہ قایم اپنی زبان پر ہین

انکار کرکے ساقی دل توڑنا نہ اُن کا
جو آسرے مین بیٹھے تیری دکان پر ہین

نالے اثر کو لیکر یارب کدہر سے آئین
چھائی ہوئی بلائین میرے مکان پر ہین

قسمت کے پھیر یدل چکر رہے ہین مجھکو
الزام گردشون کے کیون آسمان پر ہین

تیرونسے ملکے ہمپر کھل جائیگی حقیقت
سو فار خندہ زن کیون اُسکی کمان پر ہین

غیرون کے آگے دیکھو کہلوا ؤ منہ نہ میرا
تہے دل مین جتنے شکوے وہ اب زبان پر ہین

پی لینگے زہر جسکا کیا جانے ہوگا پھر کیا
اُنکے دماغ اہی سے جب آسمان پر ہین

دنیا کے سو کھیڑے آلیشو نکے جھگڑے
یہ میری جان پر ہین وہ تیری جان پر ہین

تھی حسرت اُنکو مانع تھا غیب دان نہ دشمن
پھر کیون ہمارے ارمان اُسکی زبان پر ہین

کیا حال اُن سے پنہان ہوتی وعدہ کا
جسکے خیال حادی دونو جہان پر ہین

کیون دشمنون کو خلد مین کہتا ہے کون جھوٹا
کب آپ گفتگو مین قادر زبان پر ہین

اک جام مے پہ ساقی دینے کو تو ہین راضی
ایمان کتنے سستے تیری دکان پر ہین

عاشق سے کر رہے ہین یہ عذر تیر و خنجر
ہم کیا کرین تلے وہ جب امتحان پر ہین

نازان فلک ہے اپنے ہون مین ہی بلا سے
ہے قول یہ زمین کا ہم آسمان پر ہین

خنجر کا نام اُسکے ہنسنے کبھی لیا تھا
کیا تیز تہا کہ چرکے اب تک زبان پر ہین

راحت ہے نام جسکا قسمت مین ہی وہ اُنکی
کہتے ہین رنج جسکو وہ میری جان پر ہین

مینے کہا نہ تمنے پھر کہدیا یہ کس نے
جو نشے کی باتین سبکی زبان پر ہین

کہنے کو کہیے کہدین جنت مین بھی رہینگے
جو بیٹھیے کہ ساقی تیری دکان پر ہین

ہان کوسنے کو میرے پہیلا وہ گو ادھی
تہین دل مین جو دعائین وہ سب زبان پر ہین

بھیجون کہان مین نامہ فضل یہ موچتا ہون
گہر ہین عدو کے یا وہ اپنے مکان پر ہین

ابر۔ جناب منشی محمد واحد علیصاحب نائب میر منشی اجلاس ہمایون اعلیحضرت قدر قدرت بندگانحضور پر نور دام اقبالہم و شانہم

اپنے ستم کے قصے جو میری جان پر ہین
خنجر سے پوچھ ظالم اُسکی زبان پر ہین

پیہم تیری نگاہین مجھہ ناتوان پر ہین
دار استے نیچون کی اک نیجان پر ہین

ہان ہان ستم اُسیکے دل پر ہین جانپر ہین
خنجر سے تیز فقرے جس کی زبان پر ہین

نازک کلائیون پر وان تیغ کی ہین احسان
احسان نزاکتون کے یان میرجان پر ہین

سوز تپ درون کی اللہ رے حرارت
ہے آگ دل کے اندر چہانے زبان پر ہین

شانونپر اُنکے گیسو گہونگہر ہین گیسو ونمین
چوٹی کے حسن والے قربان اس آن پر ہین

میری نظر مین تم ہو سبکی نظر ہے اوسپر
پردے کے راز ظاہر دنیا جہان پر ہین

شمشیر تولتے ہین پہولونمین تلنے والے
قربان مرنیوالے اس امتحان پر ہین

ہان ہان اُنہین کے ہاتہون میرا لہو بہا ہے
تازہ لہو کے چہاپے جنکے مکان پر ہین

فرش زمین پہ تیرے نقش قدم سے دیکہے
وہ مہر و مہ کے جلوے جو آسمان پر ہین

کیا ذکر سوز غم پر یہ شمع دل جلائے
ایسے ہزار نکتہ اُس کی زبان پر ہین

حیرت سے میرے رُخ کی آئینہ حال دل ہے
احسان خموشیون کے میری بیان پر ہین

آئین خودستائی سیکھے ہین آئے سے
باتین نہین جو نظر مین اب وہ زبان پر ہین

ترچھی تری نگاہین نادک ہین کس ستم کے
جب دیکھیے تو سیدھے رخ انکی جان پر ہین

آتش بیان نہ دیکھا جز شمع کوئی ایسا
کیا دلگداز قصے اسکی زبان پر ہین

کہائی ہے منہ کی ایسی کر کر گئے ہین خجلت
اور پھر بھی دانت انکی مجھ سخت جان پر ہین

آئین شکوہ سنجی سیکھے کوئی تو مجھسے
دل مین نہین ہے کچھ بھی لیکن زبان پر ہین

حسن طلب تو دیکھو جاتی ہے جان اوپر
کہتے ہین اب تو عاشق اب اپنی جان پر ہین

مضمون نہ کیون ہون روشن فکر بلند میری
تارے وہ توڑ لائے جو آسمان پر ہین

ہو خاک آبرو سے اردو کی جاننے کا
قادر نہین ہم اب تک اپنی زبان پر ہین

احسن ۔ جناب سید علی احسن صاحب مارہروی تلمیذ جناب داغ مرحوم

کچھ بات بھی جو ہم آپ اس بیان پر ہین
دو حرف آرزو کے میری زبان پر ہین

کیون سختیان ستم کی اک ناتوان پر ہین
آخر ہم ایسے بہاری کیا آسمان پر ہین

کیا نالہاے فرقت خالی زبان پر ہین
جھنڈے گڑے انہین کے ہر آسمان پر ہین

عشق و شباب کیا ہین دو آفتین ہین لیکن
تنہا نہین مجھی پر دنیا جہان پر ہین

وہ یا عدو اٹھاتے کیا صدمہاے فرقت
یہ جس کی جان پر ہین بس اسکی جان پر ہین

تیرا ستم میرے دل مین انسا سمجھ کے آئے
حق میزبان کے کیا کیا اک مہمان پر ہین

بدظن ہین دونون باہم اب کون یہ بتائے
وہ کس خیال پر ہین ہم کس گمان پر ہین

ایسے ہین سیر گل سے کیا کوئی باز آئے
دل بھی بہار کے ہین وہ بھی اوطان پر ہین

حوروں کے مارے نقشے تیری جمال مین ہین
جنت کے صاف دھوکے تیری مکان پر ہین

تیرا اور قلب مضطر سر اور تیغ و خنجر
یہ دو دھری تھی مارین اک نیمجان پر ہین

خاموشیون نے تیری وہ بات کی کہ آخر
یہ کہل گیا کہ بت بھی قادر بیان پر ہین

ہم کیون ہین زیب محفل وہ کیون ہین اتہا غافل
الزام ہمپہ کچھہ ہین کچھہ پاسبان پر ہین

انجان بنکے زاہد ساقی سے پوچھتا ہے
انگور کے بھی دانے تیری دکان پر ہین

کچھہ آپ نے بھی دیکھین غمازیان عدو کی
جو راز دل نشین تھے وہ سب زبان پر ہین

پیمان شکن کے دل مین کچھہ اور بھی بھرا ہے
مہر و وفا کے وعدے خالی زبان پر ہین

یہ سوچنا ستم ہے قاصد تجھے قسم ہے
کہ ڈال حرف جتنے تیری زبان پر ہین

ملتے ہو چپکے کس سے واقف ہین ہم بھی جس سے
اک ہمپہ کیا یہ قصے سبکی زبان پر ہین

شکون کے اپنی گنتی کیا مجھسے پوچھتے ہو
دل مین ہزار ہا ہین دو اک زبان پر ہین

حورین کسے ملینگی واعظ تجھے ملین گی
نادان کیا فرشتے کم آسمان پر ہین

بیمار درد ہجران ہے منتظر تمہارا
عیسےٰ کا کیا ٹھکانا وہ آسمان پر ہین

حال وفاے مجنون سنکر یہ فی نکالی
کچھ تیرے حاشیے بھی اس داستان پر ہین

ساقی کا ظرف ہمت اب دیکھنا ہے احسن
واعظ بھی تاک مین ہے ہم بھی کان پر ہین

روح جناب سید عابد حسین صاحب خلف جناب میان احمد علیہ الرحمہ رسا مرحوم

اب کسطرح بیان ہون جو صد جان پر ہین
سوز فغان کے چھالے ہر ہر زبان پر ہین

مجھسے بھی کہدے آخر کیا کہہ رہی ہین تجھسے
رکھے ہوئے جو گیسو منہ تیرے کان پر ہین

کیونکر وہان تک آتا آتا تو چپ نہ رہتا
ناحق یہ دہم تمکو مجھسے ناتوان پر ہین

کہتے ہو جنکو تارے آہونکی ہین شرارے
پہلے تھے میری دل مین اب آسمان پر ہین

تقریر کے اثر پر بجلی گرے الٰہی
اظہار سوز غم سے چھالے زبان پر ہین

دہوئے سے کیا دھلینگے بندہ نواز یہ تو
میرے لہو کی چھینٹین خنجر کمان پر ہین

راز غم نہان کے دشمن ہین میری آنسو
لڑکے ہین کہہ رہی ہین جو صد مو جان پر ہین

جا کے ہماری حالت اوس بیخبر سے کہتے
دل سے نکل کے نالے کیون آسمان پر ہین

ٹھانی ہے جیہین دیکہین خنجر بہی اوٹہہ سکیگا
آمادہ آپ اپنے وہ امتحان پر ہین

طرز ستم نے تیری آخر انہین اوبہارا
جتنے گلے تہے دل مین اب وہ زبان پر ہین

اوس شوخ کی نگاہین کس تاک مین ہین یارب
ان بجلیون کی نظرین کس آشیان پر ہین

او خنجر ستمگر یہہ بات یاد رکہنا
اک روز چڑہنے والی ہم تیری دہان پر ہین

اے سرفروش کیا کیا ارمان ہین جسد مین
کس شان سے ہم آئے تیری دکان پر ہین

جلتا ہوا کلیجا چاٹا ہے خون تو نے
اے تیغ یار چھالے تیری زبان پر ہین

دوش صبا پہ دیکہا مشت غبار اپنا
اے اوج خاک ہو کر ہم آسمان پر ہین

اگر جناب سید حسن علی صاحب کلکٹور وی پیشکار محکمہ نظامت نہ ہوتے

الفاظ مشکر ہر دم سب کی زبان پر ہین
اے عشق تیرے احسان سارے جہان پر ہین

کثرت مین رنگ وحدت اسدر جہا رہا ہے
سب ایک رنگ پر ہین سب اک نشان پر ہین

ہو شوخ یار ساکر ملا عے پہ ناز کرے
ہم آسرا لگائے رحمت کی شان پر ہین

آئی نہون بلا مین تو چہ پہ ٹوٹنے کو
کالی گہٹا مین چہا مین کچہ آسمان پر ہین

دنیا کی آفتین سب اس عشق کی بدولت
یکہہ دلپہ میرے نازل یکہہ میری جان پر ہین

بانکی تری ادا مین ترچھی تری نگاہین
تلوار اہل عالم اس آن بان پر ہین

جانکی اتنی جلدی تڑکا تو مہ نے دیجے
تارے ابہی تو چمکے کچہ آسمان پر ہین

رنج و بلای عالم درد و غم زمانہ
یہ کسکی جان پر ہین سب ہی کی جان پر ہین

وہ میری خط کو پڑھکر قاصد سے پوچھتے ہین
وہ کون ہین بلا ہین یہہ جنکی جان پر ہین

بت کچھہ خدا نہین ہین اتنی خودی ہے کیون ہی
آخر دماغ انکے کیون آسمان پر ہین

رنج فراق جانان گھر کر گیا ہے دلمین
کسدرجہ میہمان کے حق میزبان پر ہین

سوز تپ جدائی ہونگے بلا سے اخگر
مردان عشق مرتے نام اور نشان پر ہین

اکبر - جناب اکبر حسین صاحب

عالم ہی بیخودی کا مے کی دکان پر ہین
سارے پیمانہ نگاہین ہوش آسمان پر ہین

دل اپنی ضد پہ قایم وہ اپنی آن پر ہین
جتنی مصیبتین ہین سب میری جان پر ہین

دنیا بدل گئی ہے وہ ہین ہمین کہ اب تک
اپنے مقام پر ہین اپنے مکان پر ہین

میرا وہ دل نہین ہے جو ہمنشین لب ہو
یہ آپ ہین کہ ہر دم اپنی زبان پر ہین

بامال ہین مگر ہین ثابت قدم وفا مین
ہم مثل سنگ در کر اوس آستان پر ہین

اب تک ہے یاد ہمکو اپنی بلند بامی
اب بھی نظر ہمیشہ ہم مطلع نشان پر ہین

اس رہ مین میشکو نہ سر حق زمین ہی ہر کچھہ
دیکھو تو کیا بہار ہین آج آسمان پر ہین

ہر در کو جبہے پایا ہے جلوہ گاہ تیرا
نقش جبین ہمارے ہر آستان پر ہین

ہر بان جانتا ہے لیکن نہین بتاتا
اخگر کہان ہین لیکن کس کے مکان پر ہین

یہ صورتین تمہاری یہہ ناز یہہ ادائین
قربان اسی تبسم خالق کی شان پر ہین

جی ہین اوبھر رہا ہی برپا ہے اک قیامت
پہلو بھی تھے وہ فتنہ اب تو دو تھان پر ہین

انداز وہ نظر کے جو آرزو کو روکین
باتین جو کرین ساکت لاکھون زبان پر ہین

شکر خدا کہ اوسکے نامونہ سر ہے اپنا
افسوس کچھہ نہ پوچھو ہم آسمان پر ہین

ہو جائیگا میسر ہمکو بھی درشن اک دن
وہ ہوتی رمائی ہم بھی اوس آستان پر ہین

یہہ قطرہائے شبنم ہین زینت گل تر
یا موتیون کی لڑیان اوس گل کی کان پر ہین

واللہ خاک ہین وہ جو نفس ہین ہین اونچے
روح آشنا جو دل ہین وہ آسمان پر ہین

دنیا ہے تنگ ہمپر اسکا ہین تعجب
حیرت یہ ہے کہ ہم بھی باراب جہان پر ہین

ہر ذرہ کوے عشق احمد کا کہہ رہا ہے
جو اس زمین پر ہین وہ آسمان پر ہین

ہے جانشی اجل کی ہلچل ہر اک کو آخر
گو نعمتین بہت کچھہ دنیا کے خوان پر ہین

اتنا سمجھہ رہے ہین دلمین مجھے مسلمان
قایم ہنوز یہ بت اپنے گمان پر ہین

اسلوب نظم اگر فطرت سے ہو قرین تر
الفاظ ہین محل پر معنے مکان پر ہین

دہ بیتگر

اک نقش مٹ گیا ہے ہر روی نشان پر ہین
دلمین ہین داغ حسرت قصے زبان پر ہین

حاضرت ہین جلوہ حق پاتے ہین اہل عرفان
آنکھین زمین پر ہین پر دل آسمان پر ہین

ہے دیدنی یہ گرمی بازار کافری کی
گاہک بنا ہی تقوی بت بھی دکان پر ہین

کرتا ہون ہین جو آہین کہتے ہین ہین یہ محفل
یہ اعتراض اونکے دل کی زبان پر ہین

کرتی ہے خامشی ہین سوز درون کو ظاہر
اے شمع ہمتو عاشق تیری زبان پر ہین

فریاد مرغ بسمل سمجھو تڑپ کرا سکی
اسوقت بیکسی ہین گویا زبان پر ہین

آزاد عنقرا ہین کیسا مکان و مسکن
بس جتنے دلمین جادی اوسکی مکان پر ہین

ہر دم دل ہی کیا تھا کیا حسرتین تھین ہین
اتنا کچھہ اوسکی باتین میری زبان پر ہین

دنیا کی عقلتون کی تصویر ہین بگولے
نبیاد ہے ہوا پر سر آسمان پر ہین

تقلید وضع مغرب پر ہے مری ملامت
ایجاد پیر کی ہے طعنے جوان پر ہین

رہتے ہین چھاؤنی مین غائب تمام دن وہ
ٹھیرے تو شیخ صاحب میری مکان پر ہین

تحقیق دار دن نے فطرت کا راز کھولا
مشرق مین بھی یہ چرچے سبکی زبان پر ہین

امید ہو دعا کی اہل سخن سے اکبر
میری حقوق بھی کچھ ارد و زبان پر ہین

بندر نیا کے بوقت آخر نیا وہ انسان
ہوتے ہین کس کو سارے ہمان پر ہین

بر جناب اڈیٹر صاحب رسالہ معیار لکھنؤ

محشر مین اونکے شکوے گو ہر زبان پر ہین
لیکن وہ کچھ مکدر میرے بیان پر ہین

سامان اور ہی کچھ اب آسمان پر ہین
اُف اُف یہ کیسے نالے میری زبان پر ہین

پیش نظر جنون مین دنیا کے ہین کرشمے
گویا میری نگاہین سارے جہان پر ہین

کہتے ہین وہ یہ سامان اپنی نمود کے ہین
بیکار کے بھی احسان کی مہمان پر ہین

دل دیکے ظلم سہنے آئے ہین ہم جہان مین
الزام قسمت اپنی مفت آسمان پر ہین

فرقت کی زندگی بھی کچھ ایسی زندگی ہی
سب گردشین فلک کی اپنی ہی جان پر ہین

جو کچھ سکین ہم اونسے وہ حال ہی ہمارا
موقوف سب ارادی ایدل بیان پر ہین

پست و بلند عالم مملوہے صنعتونسے
ذرے زمین پہ تارے گر آسمان پر ہین

تاثیر عشق دیکھی یکسان ہر ایک دل پر
احکام حسن جاری سارے جہان پر ہین

تربت مٹی ہوئی کیون اڈ ہو نڈ ہی ہین احباب
احسان بے محل یہ مجھ نے نشان پر ہین

کچھ اس ادا سے ظالم دل لگیا ہے میرا
حسرت بھری نگاہین دلکے نشان پر ہین

الفت مین جی رہا ہون امید پر مین اپنی
کیا کیا بھروسے مجھکو دلکے گمان پر ہین

دیوانگی مین ہمکو اک چپ سی لگ گئی ہے
گو جوش بیخودی ہی قادر زبان پر ہین

یہ کس ادا سے اونسے تیغ ستم اوٹھائے
ارمان سب اپنے راضی اب امتحان پر ہین

ڈر ڈر کے دل سے باتیں ہم اپنی کر رہے ہیں
سو سو طرح کے شبہے اوس بدگمان پر ہیں

مجھ باوفا کو چھیڑا بیوقت کیوں کسینے
جب منحصر یہ قصے سب امتحان پر ہیں

بیمار نے یہ کہکے حال مرض سنایا
بس آخری یہ لفظیں اپنی زبان پر ہیں

الفت کی اگلی باتیں خود کہہ رہا ہوں سب سے
حیران دل سے کہکے یہ اب زبان پر ہیں

اوس شوخ نے یہ کہکے پوچھے ہمارے آنسو
بے فصل ابر اب تو آب آسمان پر ہیں

اثر جناب صہبا حبیر زادہ سجاد علیخان صاحب بہادر تلمیذ حضرت داغ دہلوی مرحوم

کچھ درد ہے جگر میں کچھ صدمۂ جان پر ہیں
مجبور ہوں جو نالے میری زبان پر ہیں

دل چھینکر ہمارا پھینکا ہے روندنے کو
یہ ظلم اے ستمگر اس دھان پان پر ہیں

اوبھرا ہوا ہے جوبن جوبن ہی بانکی ترچھی
ہم جان دینے والے ایسے جوان پر ہیں

دنیا کی سیر تو نکو ہے لاگ میری دل سے
ساری جہان کی صدمے اس نیم جان پر ہیں

رندان بادہ کش کی صدقے میں ہوش جنپر
پیر مغان وہ جلسے تیری دکان پر ہیں

سج دھج ہے قہر آفت انداز ہے قیامت
نام خدا وہ اتبو کس آن بان پر ہیں

ہمپر اثر ہمیشہ اوسکے رہے عنایت
ہم جان نثار حاضر جسکے مکان پر ہیں

آزاد جناب آزاد عظیم آبادی

یوں تو سب اپنی اپنی آن و شان پر ہیں
ہر نوجوان کی آنکھیں اس نوجوان پر ہیں

اوٹھنے دیا نہ مجھکو اوس سنگ آستان سے
احسان ناتوانی مجھ ناتوان پر ہیں

مرکر بھی مرنے والے لیتے ہیں نام تیرا
جس آن بان پر تھے اس آن بان پر ہیں

وہم و گمان سے باہر اللہ ری بدگمانی
کیا کیا گمان اونکے میرے گمان پر ہین

تیور سے جانتا ہون پہچانتا ہون اونکو
سب اونکی دل کی باتین میری زبان پر ہین

الفت نے تیری آکر گھر کر لیا ہے دل مین
کل کاروبار گھر کے اس مہمان پر ہین

کیا سر چڑھے ہین دشمن منگ کر اوس جو انسو
کل جو زمین پر تھے آج آسمان پر ہین

ہمکو یہان نقاہت عذر نزاکت اون کو
وہ اپنی آن پر ہین ہم اپنی شان پر ہین

وہ کون پوچھتا تہا رہ رہ کے حال دشمن
میرا جو نام آیا اب ہاتھ کان پر ہین

دل مین جو حسرتین تہین اللہ تیری قدرت
وہ سب عذاب بن کر اب میری جان پر ہین

قاتل کو مار رکھا اے واہ سخت جانی
وہ زیر امتحان ہین جو امتحان پر ہین

حوروں مین ان بتونکی زاہد کہان نزاکت
ہونگے کہہ حسن ان مین یہ دہان پان پر ہین

تیر قضا ہین آزاد اور دلکش یہ لڑکی
قربان لاکھ جانین ان کی کمان پر ہین

اخلاق جناب سید نذیر احمد صاحب بنارسی تلمیذ جناب حکیم سید ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

لے دیکھ تو امید دل غم کے بیان پر ہین
لوٹے ہوے وہ کیسا اس داستان پر ہین

الفت نے مجھکو تنکے سوا کیا ہے ہر سو
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

ٹہیرین نہ تھام کر ہم کو نکر دل و جگر کو
سینہ اور اوٹہتا جو ہین دونون اوٹھان پر ہین

اس عشق نے دکھایا قسمت کا بھی سنورنا
آئی ہین بن سنور کر میرے مکان پر ہین

کیا کیا بگڑ رہے ہین اک بوسہ کی طلب پر
دو چار گالیان بھی اونکی زبان پر ہین

دلکش کہان ہے نقش تصویر مین بھی تیرا
ہم جان و دل سے شیدا اس تیری شان پر ہین

کہتا ہو وہ چھڑک کر افشان جبین پر اپنے
تارے کہلے یہ دیکھو کیا آسمان پر ہین

کیون نارسے نہ بیٹھین اوٹھین یہ کیون اوسکے
کیا دونون اوٹھتی جوبن اک آن بان پر ہین

اے ضبط تیرا احسان خاموش مجھکو کردے
شکوے بہت کسیکے میری زبان پر ہین

سنکر صفات سنبل گلشن مین ہین وہ برہم
غصہ جو یون اوترتے اب باغبان پر ہین

محفل مین آنکھ اوٹھاکر بیٹھا جو تجھکو دیکھا
کیا کیا عتاب دیکھو اب پاسبان پر ہین

کہتے ہین ہون مین یکتا ثانی نہین ہے میرا
عالم بنا ہوا ونکا وہ کس گمان پر ہین

دل لے چکے ہمارا اب جان کی ہے خواہش
آمادہ آج کل وہ بس امتحان پر ہین

کہتے ہین فرد ہون مین اک منفرد ہون مین
یہ کس غرور مین ہین وہ کس گمان پر ہین

یہ رات وصل کی ہے یا ہجر کی بلا ہے
شکوے جو آج اونکی میری زبان پر ہین

۴

کہتے ہین وصل مین وہ اطلاق پھیرتی ہو
بلوا کے کیون ستم یہ اک میہمان پر ہین

انجم جناب — سید بہادر حسین خان صاحب فیشاپوری ساکن شہر لکھنؤ تلمیذ حضرت اسیر مرحوم

آنکھین جو وہ لگائے دل کی تکان پر ہین
یہ اور وہ فضا مین عاشق کی جان پر ہین

مین ہی کبھی نہ چوکا ہر تیر کا نشانہ
دلکی لہو کی دھارین اوسکی کمان پر ہین

کیونکر نہ جی سے آئے آندہی سیاہ آئی
سب ہاتھ سجدہ کنین اوٹھی اذان پر ہین

مین آپ اپنی قربان اس طرز عاجزی پر
سر پاؤن پر جھکا ہے ہاتھ اوسکی ران پر ہین

کیونکر یقین نہ جانون اسرار میرا کا
شاہد ہے مصحف رخ تسبیح زبان پر ہین

اچھا تو ہے کہ آنکھین اوپر نہ تم اوٹھاؤ
وہ کیون نہ زمین ہون جو آسمان پر ہین

ہر اونکی بیکسی مین ہر خال پر پسینا — قربان ہزار بند وا ایسے نہان پر ہین
باتو نپہ مر رہے ہین سب کافر محبت — کیا ذوالفقار کر وان فقر زبان پر ہین
وہ بھی بہت ہین ظالم مین بھی بہت ہون نالان — یہ دو عذاب دونون عالم کی جان پر ہین
ہارا ہوا ہے اونسے محشر مین بھی مرا دل — آثار فیصلے کے اونکے بیان پر ہین
حور و نکا حق اور اونکا سرکار و ازل سے قبضہ — محشر مین دونون دعوی دلکی مکان پر ہین
وامق رہا نہ مجنون نل ہے نہ کوہکن ہے — اب عشق کے بکھیڑے سب میری جان پر ہین
عادت جو ہجر کی تھی ہم وقت فرج تڑپے — مونہہ قبر مین چھپائے اس امتحان پر ہین
فرقت کی لاغری مین خوشی نہین رگون کی — گلکاریان حزون کی ہر استخوان پر ہین
فرقت مین کیا نجومی بتلائے منگے ستارے — مرمے گنے ہوے سب آسمان پر ہین
صیاد پھیر کر مونہہ دہوکا نہ دے مجھے تو — مین جانتا ہون آنکھین جس آشیان پر ہین
ہم بھی چھپے ہوے تھے چھپتا تھا شیخ جب تک — ابتو کھلے خزانے کی دکان پر ہین
کیا داغ کہا رہا ہے ہالے مین ماہ تابان — اولٹے ہوے جو بالا وہ اپنے کان پر ہین
جائینگے اب کہان ہم ساقی حواس مین آ — دہونی رما کے بیٹھے تیری دکان پر ہین
آنکھین جو بند کین ہین روتی ہین ہمنشین کیون — پردہ کئے ہوے ہم اک مہمان پر ہین
تربت پہ جذب دل نے بدلا لیا ہوا سے — آج اپنے گھر مین ہم ہین وہ آستان پر ہین
کیون آے قبر پر وہ غیرونکو ساتھ لیکر — یہ کیا عذاب لائی بیکس کی جان پر ہین
دیوانہ وار دوڑے سگ ہائے کوے قاتل — کیا نقش حب ہمارے ہر استخوان پر ہین
صحرائے نظم مین ہون سرگرمی جنون سے — ٹلو ونپہ تمی جو چھالے اب وہ زبان پر ہین

قطعہ

پھر رامپور مین اب مہمان ہوے ہین شاعر — سب جنکو شعر نظم غالب کی شان پر ہین

پھر آج رنگ دیکھا شاہی مشاعری کا
نظرین سخن رسونکی پھر امتحان پر ہین

پھر تازگی ہوئی ہے افسانۂ وفا کی
پھر سو چمن تصدق اس داستان پر ہین

پھر وقت آگیا ہے گلکاری سخن کا
پھر اس زمین کی راہین اگلے نشان پر ہین

چھبیس سال گذرے مہمان ہوا تہا مین بہی
ہر بات کے مزے وہ اب تک زبان پر ہین

پھر ہم سبہونکو عزت اس عہد مین ملی ہی
الطاف میزبان کے ہر میہمان پر ہین

اک معجزہ ہے اعلی حضرت کی قدردانی
مٹی جو ہم تہے پھر آسمان پر ہین

بادل بنے ہوئے ہین روتے ہین جب سبہی دلکو
چھائی ہوئی اب انجم سارے جہان پر ہین

احمد جناب احمد حسین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول ریاست رامپور

کیون عاشقون کی جمگٹ اونکے مکان پر ہین
آمادہ آج شاید وہ امتحان پر ہین

سنتے ہی شکوۂ غم یہ کہکے اوٹہگئے وہ
دفتر شکایتون کے تیری زبان پر ہین

آتے نہین وہ ہم تک جاتے نہین ہم اون تک
وہ اپنی ضد پہ قایم ہم اپنی آن پر ہین

بدگو ہین اونکی باتین سننا نہ کان دہر کر
لٹکی ہوئی یہ ظالم زلفین جو کان پر ہین

میری وفا شعاری ظاہر ہی سب پہ ظلم
تیری جفائین ساری روشن جہان پر ہین

پر نوچکر چلا کیون صیاد لے چہری بہی
بیکار اب ہے جینا طائر کی جان پر ہین

جتنے سبق پڑہے ہین جور و جفا کو اونسے
ازبر ہین اور سارے اوسکی زبان پر ہین

جنس ادا و شوخی سامان ناز و غمزہ
اسباب کیسے کیسے اونکی دوکان پر ہین

تعریف کر رہی ہین امرد کی بل کی کیا کیا
وہ بل کی لے رہی ہین نازاں کمان پر ہین

دلچسپیون سے خالی کیونکر ہو بات اونکی
بیٹہے ہوئے اثر کے سکے زبان پر ہین

قصے مٹے جو بیڑا وہ قتل پر اوٹھائین — اونکے ہمارے جھگڑے ہر روز پان پر ہین
ظالم تری رکھائی اوسپر عدو کے طعنے — یہ دُہرے دُہرے صدمے اس ایک جان پر ہین
اظہار سوز غم کا کیا کچھ بھی پھل نپایا — مین آپکو دکھا دون چھالے زبان پر ہین
سرکار ہین ہمارے دریائے فیض و بخشش — فیاضیان جہان کی ختم اونکی شان پر ہین
تعلیم مغربی کو دی رونق و ترقی (۱۸۷۱ء) — احسان اونکے لاکھون انگلش زبان پر ہین
ٹیچر ہین اونکے مداح طلاب ہین ثنا خوان — الفاظ شکریہ کے سب کی زبان پر ہین
سورج کی طرح چمکے اقبال کا ستارہ — یہ چاند تارے جب تک اس آسمان پر ہین

احمدؔ یہ رات دن کی بیتابیون کا حاصل
تو انکو جھیل بھی لے صدمے جو جان پر ہین

اثر جناب شیخ عنایت حسین صاحب تلمیذ حضرت صریر ملیانی مدظلہ

نصرت کی آج سامان مرے مکان پر ہین — فوج الم کے حملہ دشمن کے جان پر ہین
فرقت کی سب بلائین دشمن کی جان پر ہین — ایدل جو وہ فروکش مری مکان پر ہین
انداز ہے ادا ہے شوخی ہے بانکپن ہے — ہم جان و دل سے قربان اس آن بان پر ہین
تل ہین تمہارے رخ کے جنکی چمک ہے پھیلی — یہ مہر و ماہ روشن کب آسمان پر ہین
آنکھین مثال نرگس مژگان ہین جیسے پیکان — گردن ہے ایک صراحی جو بن اوٹھان پر ہین
لب مثل برگ گل ہین دندان ہین مثل گوہر — قامت ہے ایک قیامت کس آن بان پر ہین
اسدرجہ سوز غم سے جلتا ہون روز و شب مین — دلکی تپش سے چھالے مری زبان پر ہین
تقدیر ہی سے ہو گی مین ایک کشتہ تغافل — ورنہ کرم تو اونکے سارے جہان پر ہین
رشک عدو کی آتش ایسا جلا رہی ہے — پہلو مین آبلہ ہین کانٹے زبان پر ہین

رکھہ لاج عاشقی کی مجھے شکستہ دلکی
آمادہ یا الٰہی وہ امتحان پر ہین

اندوہ و یاس و ہرمان رنج و تعب مصیبت
فرقہ مین اوسکے نازل سب میری جان پر ہین

کامل ہو تم جفا مین یکتا ہو تم وفا مین
میرے تمہارے چرچے سب کی زبان پر ہین

تم بانی ستم ہو ہم حامی وفا ہین
تم اپنی شان پر ہو ہم اپنی شان پر ہین

وصف عروج احمدؐ کیا ہو سکیگا تجھسے
اے فکر تو یہین ہے وہ لامکان پر ہین

قطعہ

سرکار مین ہمارے بے مثل و بے بہا در
اوصاف ختم سارے حضرت کی شان پر ہین

دریا دلی سے اپنی مشہور ہین جہان مین
جود و سخا کے چرچے سبکی زبان پر ہین

نام خدا اثر کی باتون مین وہ اثر ہے
قربان بلبلین تک اوسکے بیان پر ہین

اور یس جناب بابو ادریس احمد صاحب نائب میر منشی محکمہ عالیہ دارالانشا

اب قحط ہی کے چرچے گھر گھر زبان پر ہین
اوٹھی ہوئی نگاہین سب آسمان پر ہین

گذرین کئی مہینے لب تر نہ ہوئے ہین کا
یہ جور آسمان کی اس بے زبان پر ہین

سوکھی خریف گذری یہ فصل بھی ہو یا سی
جانکاہ یہ مصائب بیکس کسان پر ہین

تخفیف و التوا سے کیا فائدہ ہو صاحب
جب لینے والے قابض پورے لگان پر ہین

آتا اگر ہے غلہ باہر سے بان بہت سا
کیون نرخ چڑھ رہا ہے کیون سر بجان پر ہین

لے کے بھیجتے ہین باہر کو یا نے غلہ
دس بانچ لینے والے ہر اک دکان پر ہین

ہو گنج مین اشارہ غلہ نہ جائے باہر
آزاد ہے تجارت ہم کیا گمان پر ہین

مہر و ہو کوئی تو کیا خورشید رو ہو تو کیا
ہم سب تو لو لگائے بس ایک نان پر ہین

تم آج سب کو غمگین کیون کر رہے ہو بیٹھے
غمناک یہ مضامین روشن جہان پر ہین

جو کچھ کہا ہے تو نے یہ درد دل ہی گویا
سب اہل فہم گریان تیرے بیان پر ہین

قسمت ہو جب نہ یاور کام آئی خاک کوشش
بیکار اپنی بجٹین سود اور زیان پر ہین

ہو گبر یا کہ ترسا مومن ہو خواہ کافر
رزاق کی ہے بخشش سب ایک خوان پر ہین

آتی ہین تجھکو باتین کچھ کام کی بھی کہنا
یا رنج ہی کی باتین ساری زبان پر ہین

ہین قابل ستایش سب شاعران مجلس
احسان آپ ہی کے اردو زبان پر ہین

اعزاز ہو مبارک آقا کو سال نو کا
چرچے خوشی کے کل سے سب کی زبان پر ہین

کہنے سے اس غزل کے یہ عقدہ کھل گیا ہی
ادریس نظم مین بھی قادر بیان پر ہین

اکرام جناب صاحبزادہ محمد اکرام حسین خان صاحب

جو شیخیان عدو کی اسدم زبان پر ہین
یہہ دیکھینگی باتین سب امتحان پر ہین

بار گران ہین جتنے اتنی ہی جان پر ہین
دو نون جہانکی صدمے اس ناتوان پر ہین

فکر و فنے تن بری ہے عاشق کی جان پر ہین
اولٹا ہے کیا زمانہ دکھہ میہمان پر ہین

اللہ ری سوز منہ سے شعلے نکل رہے ہین
الفاظ عشق والفت جیسے زبان پر ہین

میری طرف ہی رخ ہی اون ابرونکا ہر دم
دو نیچے مسلط ہر وقت جان پر ہین

یہ بھی کوئی ادا ہی یہ بھی کوئی روش ہی
میری مکان پر ہین تیرے مکان پر ہین

او ظلم کرنیوالے ڈر ہے ضرر نہ پہنچے
دل سے نکل کے نالے آتے زبان پر ہین

آبا دچشم و ابرو تیر نگہہ سلامت
قربان مجھے لاکھون تیر اور کمان پر ہین

خورشید رو مین کہکر کچھتا رہا ہون کیا کیا
اب وہ یہ کہہ رہے ہین ہم آسمان پر ہین

زندونکے جھگڑے بھی ہین دیکھینگے قابل
کچھہ اس دکانپر ہین کچھہ اوس دکان پر ہین

یہ بھی کوئی پتہ ہے یہ بھی کوی نشان ہی
جب پوچھئے تو سنئے وہ لامکان پر ہین

مانا کہ سنگ اسود مسجود ہے جہان کا
ہمتو جبین کو رکھی اک آستان پر ہین

نالونسے میری ابتک کان آشنا نہین ہین
انکے تو ڈنکے بجتے ہفت آسمان پر ہین

کیا کیا نجلیان ہین رومز ہین پہ اکرام
شمس و قمر کے جلوے صرف آسمان پر ہین

اثر جناب احمد جان خان صاحب امپوری

فرقت کی شب جو صدمے مجھہ ناتوان پر ہین
کیا سمجھین وہ کہ کیا ہین اوسکی جان پر ہین

اپنی خوشی سے کھیلے ہم اپنی جان پر ہین
مغرور اسقدر وہ کیون اپنی شان پر ہین

جو جو تیرے حنائین مجھہ خستہ جان پر ہین
وہ داغ دل کی صورت روشن جہان پر ہین

درد و غم جدائی کچھہ غیر کو بھی ملتا
یہ سب بلائین نازل کیون میری جان پر ہین

جو کچھہ بھی لذتین ہین عشاق کے لہو مین
تیغ دو دم سے پونچھو اوسکی زبان پر ہین

محفل مین مسلون سے تیغ ادا ہے کہتی
جنبش نہو ذرا بھی وہ امتحان پر ہین

اوس بیخبر سے تو کہ نہ دی حقیقت
بے مہریان یہ دربان کیون میری جان پر ہین

مین کیا کہ اک زمانہ دل دادہ ہو رہا ہے
لاکھون بناؤ صدقے اس آن بان پر ہین

گردون پر ہین نمایان آثار جو شفق کے
لاکھون کے خون ناحق یہہ آسمان پر ہین

لینے دے نہ بوسہ تیغ دو دم کے تو نے
ظلم و ستم یہہ قاتل کیون میری جان پر ہین

کرتا نہین ہے کوئی اب ذکر قیس و لیلی
ہر سو تمہاری چرچے سب کی زبان پر ہین

وہ وصل کے شب اوسکا مجھسے اثر یہہ کہنا
چھوڑو بلا کے صدمے اب میری جان پر ہین

احمدی جناب کمالدولہ پروفیسر احمد صاحب سیاح ہند و نیپال ہیڈکوارٹر ریاست چرکھاری

صدمے فقط نہین کچھہ میری ہی جان پر ہین
اس عشق کے کرشمے روشن جہان پر ہین

جو ایڑیان رگڑتے کل تک زمین پر تھے
لیجے دماغ اونکی آج آسمان پر ہین

کانپے نہ دست قاتل خنجر بھی ہو سر کو
موقوف دونون باتین یہ امتحان پر ہین

اس عشق کی بدولت یا شاک تو بی خودی ہی
جنکو مین ڈھونڈھتا ہون سبھی مکان پر ہین

صد قہ ہزار جانین ایک ایک تیری ادا پر
قربان ہم تو قاتل اس آن بان پر ہین

ہین طالب معافی بخشیگا وہ خطا مین
یہ ناز ہم کو اپنی اوس مہربان پر ہین

خاک عدم کی منزل درپیش سب کو ہوگی
کچھہ آگے بڑھگئی ہین کوئی مکان پر ہین

ہم سے تو کوئی پوچھے کیا ہے خطا ہماری
مجرم ابھی تلک ہم اونکی بیان پر ہین

وعدہ خلافیون پر بنتی ہین آپ سچی
شایان نہین یہ باتین صاحب کی شان پر ہین

دل دیکے مول لینگے انمول ہی یہہ سودا
وہ حسن بیچتی کو بیٹھے دوکان پر ہین

قاتل تیری رضا ہی ٹھوکر دی یا معافی
ہم سر جھکائے بیٹھی اب آستان پر ہین

دی جان نہ عشق گل مین بلبل چمن سے اڑجا
صیاد کی نگاہین آب آشیان پر ہین

ناکا دل و جگر کو دونون چھدے ہوئی ہین
قاتل تیرے نشانے ابتو نشان پر ہین

پیری مین بھی جوان ہی قوت ہماری دل کی
گو ناتوان ہین لیکن مرتے جوان پر ہین

اہل ہنر ہین ہم تو ناقدر سے گلا کیا
جو کچھہ ہین ناز ہم کو وہ قدردان پر ہین

ارمان وصل بہی ہی فرقت کا دغدغہ بہی
دو دشمنون کے حملے اس ایک جان پر ہین

آکر ہمارے دل مین جاتی ہو بی اجازت
کیون فرض یہ ہی باتین کیا میہمان پر ہین

چھپتی نہین محبت ہے سچ کہا کسینے
میری تمہاری چرچے سبکی زبان پر ہین

سن کر میری کہانی ای ماہ مہی وہ بولی
ایسی بہت سی قصے اپنی زبان پر ہین

اعزاز جناب اعزاز الدین احمد صاحب تاجر کتب رامپور

سر کو جہکائے قدسی جس آستان پر ہین
قربان دل سے ہم بہی اوس کی شان پر ہین

رحمت کی موتیون سے اونکے دہن بہرے ہین
حضرت کی وصف دندان جنکی زبان پر ہین

جس طرح سے زمین پر بجتے ہین یونہین ہر دم
اونکے کرم کے ڈنکے ہر آسمان پر ہین

دیکہا عروج جسنے معراج مین وہ بولا
محبوب حق کو دیکہو کس آن بان پر ہین

بدبخت ہی وہ انسان ممنون جو نہین ہے
اونکے تو لطف و احسان ساری جہان پر ہین

جس طرح شاہ شاہان حضرت زمین پر ہین
باللہ اس سے بڑہکر ہفت آسمان پر ہین

کوئی نہین ہے ایسا محروم جو رہا ہو
محبوب حق کی احسان دونون جہان پر ہین

حضرت مدد ہو میری مین سخت ہون پریشان
دونون جہانکی لشکر ہین اس ناتوان پر ہین

ارض و فلک مین دونون حضرتکی جلوہ گاہین
یا اس مکان پر ہین یا اوس مکان پر ہین

وہ شاہ مین گدا ہون ذرات اونکے در کا
مین اپنی شان پر ہون وہ اپنی شان پر ہین

جس پر ملک فدا ہین جس پر خدا ہے عاشق
سو دل سی ہمتو شیدا اوس نوجوان پر ہین

اہل زمین مین کیا ہین نعت نبی کی باعث
اعزاز کے تو چرچے ہفت آسمان پر ہین

ادیب ۔ جناب اعتضاد الدین احمد صاحب شاگرد حضرت اوج رامپوری

مین کیا کہون شب غم صدمے جو جان پر ہین
یاس والم کے حملے اس ناتوان پر ہین

پرسش کو میری آئی میرے مکان پر ہین
لیکن عدو کے قصے اونکی زبان پر ہین

انجم ملائین آنکھین جہالون سے میری کیونکر
یہ بات اونمین کب ہی گو آسمان پر ہین

صحرا نوردیون سے سوز غم نہان سی
تلوون مین میری کانٹے چھالی زبان پر ہین

جینے کی کیون ہوس ہو ذلت سی کیون خطر ہو
مرنے کو جبکہ آئے تیرے مکان پر ہین

پیر مغان پلادی جام شراب گلگون
اس آرزو مین بیٹے تیری دکان پر ہین

یاد اوسکی رشک اعدا بیمہریان فلک کی
لاکھون غم و مصیبت اک میری جان پر ہین

مقتل مین قتل کرکے پامال کر رہے ہین
یہ امتحان سے بڑھکے وہ امتحان پر ہین

اس عشق کا برا ہو رسوا کیا ہے کیا کیا
میرے تمہاری چرچے سب کی زبان پر ہین

دشمن کی جان کیا ہی ہمکو اوٹھا سکیگا
بیٹھے ہوے کسیکے ہم آستان پر ہین

آئی جو شام وعدہ مہندی لگائی اوسنے
ہم انتظار کرتے اپنے مکان پر ہین

خورشید سے یہ کہدو تا حشر وہ نہ نکلے
مدت مین اب وہ آئے میری مکان پر ہین

امید وصل کیا ہو عیار ہین بلا کے
حیلے حوالے لاکھون اونکی زبان پر ہین

مجھکو ہوا انس الفت اونکو ہے مجھسے نفرت
مین اپنی شان پر ہون وہ اپنی شان پر ہین

جب سامنے وہ آئی نکلا نہ ایک منہ سے
یون تو ہزار شکوے آتے زبان پر ہین

کیون اسقدر ہی پیارا تیر نگاہ جانان
صد قرص دل و جگر کیون اس میہمان پر ہین

حالت ادیب اپنی مت پوچھ اب یہی ہی
رہتا ہی درد دلمین نالے زبان پر ہین

اقبال۔ جناب محمد اقبال حسین صاحب بریلوی

بلبل کا بس چمن مین باقی نشان پرمین
باد خزان کی جھوکے اونکی بھی جان پرمین

اخگر زمین پرمین نجم آسمان پرمین
داغ جگر ہمارے دونون جہان پرمین

پردہ مین چھپ کے بیٹھے جو آسمان پرمین
در پردہ اونکی جلوے دونون جہان پرمین

نالونسے آہ دنکی وہ ہی نہین پریشان
شور و فغان سے عاشق بیمار ی جہان پرمین

گہ ضعف نے گرایا گہ شوق نے اوٹھایا
کس کشمکش سے پونہچا اونکی مکان پرمین

صیاد نے چمن مین ہر سو خدا بچائے
دام بلا بچھائے بلبل کی جان پرمین

طفلی سے شوخیان ہین ہر بات ہر ادا مین
نام خدا اوٹھو وہ ابھی اوٹھان پرمین

جور و ستم بھی حصہ اپنا نہین ہے تنہا
شکوے تیری ستمگر سبکی زبان پرمین

خار و خس چمن کو اچھا نہین جلانا
بلبل کی بھی کچھ اوسمین اے باغبان پرمین

قاصد نہ پوچھ مجھسے نام عدو خدارا
اونکا پتہ یہ ہی ہے اوسکی مکان پرمین

قاصد تو انکی منہ مین میری زبان رکھدی
در پردہ وہ بھی شیدا میری بیان پرمین

ارمان قتل خوش خوش مقتل مین سر بکف ہی
پہرا نہ جو کسینے ڈالے میان پرمین

صیاد کی خزان کی گلچین کی آشیان کی
چارون طرف کی فکرین بلبل کی جان پرمین

بزم عدو مین جاکر بیحد خراب ہونگے
عزت سے وہ ابھی تک میری مکان پرمین

اونسے کوئی غرض بھی وہ کیون بگڑ رہے ہین
عاشق کی آہ و نالہ دشمن کی جان پرمین

مرغ پیامبر کی ہو خیر یا الٰہی
پر جا بجا پریشان کچھ آسمان پرمین

سو جان سے دلربا پر دل مین نثار لاکھون
جانین جہانگی صدقہ جان جہان پرمین

بیچین ہو رہی ہی کس طرح روح عاشق
کچھ وہ جو آہدیدہ مرگ جوان پرمین

پر مرغ نامہ بر کے کترے ہین دیکھ نامہ
وہ خوب جانتے ہین قاصد کی جان پر ہین

تو صبحت حور و غلمان جبکی تو ہنس کی بولی
وہ بھی ہمارے شیدا ہان آسمان پر ہین

جھکرا ہی سر ہین کیسا لغزش ہے پانو کین کیون
اقبال بہکی باتین کیسی زبان پر ہین

اصغر۔ جناب اصغر حسین صاحب تلہری

ایسے نفس جلسہ جس کے مکان پر ہین
اوس زندہ دل کی چہ چہ گھر گھر زبان پر ہین

قربان ہمتو یارب اس تیری شان پر ہین
روٹھی تھی جو وہ مہمان اپنے مکان پر ہین

پردہ ہین آپ جب سے بیٹھے مکان پر ہین
کیا کیا بیان ہو صدمے دیوانہ جان پر ہین

دنیا کا کان بس اب اس داستان پر ہین
میرے تمہارے جیسے سبکی زبان پر ہین

حوروں سے گفتگو کی خواہش ہو زاہدونکو
ایجان ہمتو عاشق تیرے بیان پر ہین

اک ہم کہ بہر رہے ہین پیچین دکھہ کے مارے
اک وہ کہ سکھ سے بیٹھے اپنے مکان پر ہین

سب چوکنے کیے لب کاٹنا پڑے ہین
پالے مزے جو دل نے انکی زبان پر ہین

یہ شان بے نیازی اوس بت کی اللہ اللہ
کیون روز روز سجدے ہر اوس آستان پر ہین

میں کچھ کہون تو منہ پہ منہ زور نام میرا
بولو یہ گالیان اب کسکی زبان پر ہین

کیا پوچھتے ہو ہمسے گل گشت گنج و غم کی
بہاری اس ایک دم کی ساری جہان پر ہین

کیون ذکر اونکے آگے آتا نہین ہمارا
کیا پڑ گئے پھپولے سبکی زبان پر ہین

آیا جو تیر اوسکا بولا جگر پہ دے دے
ہم تجھ سے پہلے قربان اس مہمان پر ہین

چوری سے جو نین آیا اوسکی نہین خطا کچھ
ناراض آپ اتنے کیون پاسبان پر ہین

کیون جان دین تو پر ہین خاک کے پتلے
قربان ہمتو اپنی اللہ کی شان پر ہین

میری تو یہ وفائین اور تیری یہ جفائین
دونون کے حال روشن ہماری جہان پر ہین

جب تم سا مہربان ہو جب تم سا قدردان ہو
بیجا دماغ میری کیا آسمان پر ہین

چاہا جسے نبایا چاہا جسے بگاڑا
ترچھی نگاہ والے کس آن بان پر ہین

ای باغبان گلونکا دونکا ہی یہ جو ہین
ایسے دماغ تیری کیون آسمان پر ہین

دیکھین یہ سرخروی کس کس کے سر پہ ہو اب
طیار عاشقون کے وہ امتحان پر ہین

مانگا ہی جب کچھ اس ہوا دل پڑھی فلک سے
سچ ہی کہ پہنچے کیون اونچی دکان پر ہین

اندہا ہی جو نمائی قدرت کو تیری بارب
تیری تو کارخانے ظاہر جہان پر ہین

درگاہ احمدی سا در تو کری بتا ہے
شمس و قمر سلامی کس آستان پر ہین

رنگ کلام راضی پیدا کرو تو جانین
دلدادہ ہمنوا ضعرا و سکے بیان پر ہین

ع اپنا یہی طریقہ اصغر رہا ہمیشہ
صدقے ہزار دل سے ہر مہربان پر ہین

احقر جناب گرپرشاد چندر صاحب ساکن فتح گڈہ ضلع فرخ آباد

جو سر جھکا ہی دل ہی اوس آستان پر ہین
وہ سر بلند دہاری دونون جہان پر ہین

راز اپنی اور اونکی روشن جہان پر ہین
پھر ہمسے چھپتے ناحق وہ کس گمان پر ہین

پہلی ہی اونکا نقشہ دلمین کھچا رکہا ہی
ہمسا کہین نہین ہی وہ اس گمان پر ہین

قاتل نے قتل کرکے دکہلایا خوش تماشا
تا خلق دیکہی سر کو رکہی نشان پر ہین

خنجر ہین ابرو نکی از بہر قتل کافی
تیر نظر تہاری پھر کیون کمان پر ہین

بٹیہی سی لگاکر پھرا وسے پان چاہا
رنگین ادائین دونون اونکی زبان پر ہین

زلفونکو تیری چھوکر مجرم ہوا ہی دل نے
قربان ایسی چھوٹی دل کی نہان پر ہین

چن چن کے تیر و پیکان بازی لگا رہے ہین | کیلی ہوی یہان ہم پہلو ہی جان پر ہین

احقر کو آج ہووی کیونکر نہ فخر حاصل
دلشاد سب سخندان میری بیان پر ہین

اثر جناب غلام سبحانی خانصاحب بلازم پولس تلمیذ حضرت احسان مرحوم

کیا پوچھتے ہو ظاہر سارے جہان پر ہین | جو صدمہ ہای فرقت مجھ ناتوان پر ہین
اک بوسہ کی طلب نے یہہ قہر کر دیا ہے | گاہی زمین پر ہین گہہ آسمان پر ہین
وہ دل کو چاہتے ہین ہم بوسہ مانگتے ہین | ہم اپنی آن پر ہین وہ اپنی آن پر ہین
کل جنکا مجھہ تک آنا تہا دوستو قیامت | وہ آج حق کی قدرت میری مکان پر ہین
ہر جائی ہین وہ ایسے دل اونکا ہی کیا ٹہکانا | آج اس مکان پر ہین کل اوس مکان پر ہین
بانکی ادا ہی ہر اک خود ہی من بانکہ ترچھے | کیا پوچھتے ہو ہمدم کس آن بان پر ہین
پوچھیگا جب کہ داور دعوی ہین تری کسپر | دعوی سے ہین کہونگا اس نوجوان پر ہین
ہر آفت سماوی نازل زمین پر ہے | رہتے ہین جسمین سے وہ جو آسمان پر ہین
ای ہمنشین کہون کیا دل پا خدا خبر ہے | صدمی مفارقت کی جو میری جان پر ہین
وہ دشمنون کی آگے رکھتے ہین مجھ پہ تہمت | آئین تو مری منہ پر وہ کس گمان پر ہین

معشوق بنکے پہلے ظالم وہ ہو گئے ہین
دل لیکے ای اثر اب امادہ جان پر ہین

افشا جناب محمد حکومت خان صاحب متعلم ریاست سائی

میرے تمہارے جرچے سب کی زبان پر ہین | مصداق منصفانہ مضمون قرآن پر ہین
ہین سب مین آپ شامل اور سب ہی ہین نرالی | لاکہون تجلیان آپکی ظاہر ہر آن پر ہین

وحدت مین آکر ہمنے جلوے ہزار دیکھے
تن من سے اور دہن سے قربان شان پر ہین

نیرنگ واحدیت نظر و نمین ہے سمایا
احسان اوس کریم کے لاتعداد جان پر ہین

اسرار احدیت سے ہمراز جو ہوئے ہین
منہ بستہ مثل غنچہ کے رہتے جہان پر ہین

فضل و کرم حضور عیان ہر بشر پہ ہین
تسلیم سر جھکائے ہوئے آستان پر ہین

زخم درون سینہ کو ہم افشا کیا کرین
بیٹھے دل شکستہ بے اپنے گمان پر ہین

دیگر

میرے تمہارے چرچے سب کی زبان پر ہین
موجود رہتے مخبر ہر دم مکان پر ہین

از بس رقیب روز لگاتے ہین زیان پر ہین
صد مہ ہزارون آپکے اور میری جان پہ ہین

گو دشمنان دہر سبھی اپنی نان پر ہین
تصدیق ہونا اونکی تمہاری بیان پر ہین

یہانتک ہماری آپکی وہ امتحان پر ہین
طعنہ زنی وہ کرتے ہین ہر مہربان پر ہین

ہم سادہ دل سے بیٹھے اپنی گمان پر ہین
انصاف ہونا افشا شاہ زبان پر ہین

اکبر جناب علی اکبر خان صاحب تلمیذ حضرت صبر رامپوری

اوصاف جس سخی کے روشن جہان پر ہین
قسمت سے آج ہم بھی اوسکے مکان پر ہین

عاشق جو لوگ سب سے نامہربان پر ہین
دکھ سہتے کیسے کیسے وہ اپنی جان پر ہین

بوسے لیے ہین جب سے شیرین لبون کے تیرے
اب تک مزے اونہین کے میری زبان پر ہین

ابرو کا اک اشارا کافی تھا ہمکو صاحب
تلوارین تیز ہونے کیون جاتی سان پر ہین

ٹکتی نہین نگاہین بے اختیار ہوکر
جوبن کچھ اونکے دونون ایسا اٹھان پر ہین

مین دم بخود ہون بیٹھا جلکر ہوا ہون کوئلہ
غیرونکی مار پٹے یہ بیچوان پر ہین

دل دیکے تمکو صاحب مین پڑگیا بلا مین
دنیا کی آفتین سب اک میری جان پر ہین

تم لاکھ گر چھپاؤ ہرگز نہ چھپین گے
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

ہر فن ہے قدر فن سے شعر و سخن ہو کچھ ہو
موقوف کام سارے یہان قدردان پر ہین

میری زبان سے میرا وہ حال سنکے بولے
غش آپ جھوٹے سچے کس داستان پر ہین

سینے پہ ہاتھ رکھلو تنہا سا ہے کلیجہ
پھراون غمونکو سننا جو میری جان پر ہین

جی چاہتا ہی قاصد منہ چوم لون مین تیرا
پیار سے کہ پیاری باتین تری زبان پر ہین

خط لکھکو آپ مہمان بلوایا تو مین آیا
فرماتے آپ غصہ کیون پاسبان پر ہین

ہرگز ندو کسیکو تم آپ اسکو کہالو
ہوتے کو خون صدہا اس ایک پان پر ہین

سنتے ہین کان دھرکر قاصد وہ بات تیری
کچھ ہوگئے وہ عاشق طرز بیان پر ہین

سودا ہوا ہو دلکو زلف دوتا کا جب سے
لاکھون بلائین نازل اک ناتوان پر ہین

نالون کو اوسکے کیونکر عرش بریں نہ لرزے
دن رات رہتی صدمے جبکی جان پر ہین

تو لی ہوئی ہین خنجر خود بھی تلی ہوئی ہین
آمادہ عاشقونکو آج امتحان پر ہین

رکھے خدا سلامت باجاہ و حکم و دولت
اوصاف جسکے روشن اکثر جہان پر ہین

آسی جناب مولوی عبد العلی صاحب پروفیسر عربی و فارسی پنشنر ہائی اسکول رامپور

شکر و ثنا و منت ہر مہربان پر ہین
لطف و عطا و رافت ہر میزبان پر ہین

آج اونکی زلف و عارض کس آن بان پر ہین
شام و سحر کے سعدین اوج قران پر ہین

ہین مادح نبی کے عالم مین فیض جاری
اور حامد علی (ع) کے احسان جہان پر ہین

ہین مادح نبی بھی شایان شان شاہی
اور حامد علی (ع) کی بھی شاہونکی شان پر ہین

بولا وہ شوخ دلبر دل خستہ عاشقونکی
ٹکڑی دل وجگر کے کس کی دکان پر ہین

غمزونکی ساتھ عشوی عشوونکی ساتھ غمزی
وہ اپنی ہین ادا پر یہ اپنی آن پر ہین

سینہ او بہار پر ہی عالم شباب کا ہے
ہرگز نہ دب سکینگے جوبن او تمان پر ہین

وہ خوب دیکھتے ہین نازک تنونکی حالت
جن عاشقونکی آنکھین ہندوستان پر ہین

گرد اوس لب دہن کی نوخیز سبز خط ہے
گویا نئی حواشی متنے بیان پر ہین

ممکن نہین رسائی دست رسا کو وان تک
وہ نور رس اونکی جوبن اونچی مکان پر ہین

شانے پہ شانہ رکھکر کہنے لگے ادا سے
تم کسکی شان پر ہو ہم کسکی شان پر ہین

یاقوت ولعل ومرجان کام ودہان ودندان
سورج پہ ہین وہ نازان شادان بہان پر ہین

عشق نگاہ وابرو وہ خوب جانتے ہین
قربان جو عاشق اونکی نیز اور کمان پر ہین

ہے وہ شہاد تونسے قاتل پہ خون ثابت
کچھ دہبی تیغ پر ہین کچھ چہنٹے میان پر ہین

ہی آفت سماوی اوس پر جو سر اوٹھاے
طوفان کی پہلے جھوکے ہر بادبان پر ہین

آئینہ تصور پیش نظر ہے ہر دم
جب سی ہماری آنکھین اک نوجوان پر ہین

وصلت کی ساری راتین ہین شام سی سحر تک
فرقت کی ساری باتین موقوف اذان پر ہین

کیونکر نہ دل ہمارا ٹکڑے رقیب سی ہو
وہ آستان کے اندر ہم آستان پر ہین

اہل زمین کو کب ہو پابوسی اونکی حاصل
دل اور دماغ اونکے آج آسمان پر ہین

ابرو کو تیز کرکے پلکون کو خیز کرکے
بولے یہ تیغ وخنجر اب خوب سان پر ہین

جو نام پر ہین مرتے جیتے ہین وہ ہمیشہ
وہ بیٹ کی وہ بندی جو مرتے نان پر ہین

مقتل مین آج دل کے چو رنگ پر تلے ہین
وہ میرے از سر نو پہر امتحان پر ہین

ہرگز نہ چپ سکینگے یہہ باہمی تعلق
میرے تمہاری چرچے سبکی زبان پر ہین

پہلو مین گد گدا کر با ہم لپٹ کے بولے
تم کس کی ران پر ہو ہم کسکی ران پر ہین

کس نار پر ہین رقصان یہ چلبلی نگاہین
یہ پتلیان نظر کی کس ریسمان پر ہین

کیا لطف وصل مین ہی باہم کشاکشی کا
وہ ناز کشمکش پر ہم کھینچ تان پر ہین

ہمدرد دونکی مصائب کیا جانے کوئی بے درد
دل جانتا ہی اونکا جو صدمے جان پر ہین

حکمی نشانہ دل کا مقتل مین آج اوڑیگا
ورنہ پہر اونکی آنکھین کیون دیدبان پر ہین

اک بات مین ہزارون باتونکو کرتی ہین طے
جب سے وہ راکب اسپ طی اللسان پر ہین

آسی یہ اک دہن کیون سربستہ ہی در لب سے
گویا دو خوان پوش اک نعمت کی خوان پر ہین

اعظم جناب مرزا اعظم الدین صاحب شاگرد حضرت فایز بنارسی

اوصاف روی انور سب کی زبان پر ہین
انوار مہر چھائی سارے جہان پر ہین

مرنیکے اپنے چرچے ہر جا زبان پر ہین
ہم خاک ہو کے چھائے گویا جہان پر ہین

اوصاف کسکے اعظم اسدم زبان پر ہین
شمس و قمر بھی قربان تیری بیان پر ہین

جلوے ہین چار جانب ہین آپ کسطرف پھر
آخر زمین پر ہین یا آسمان پر ہین

راحت کا اونکو سامان حاصل ہی فی الحقیقت
تکیہ لگائے بیٹھی جو حق کی شان پر ہین

در کھولدی قفس کا پرواز کیا کرینگے
کیا بلبلونکی باقی اسی باغبان پر ہین

دوری چمن کی خوف صیاد غم خزان کا
صدمے کئی طرح کے بلبل کی جان پر ہین

عمر ابد ملی ہی تیرے شہید رخ کو
قربان ہو رہی ہی سب حسرت کی شان پر ہین

سوز فغان کی گرمی حد سے بڑہی ہوئی ہے
چہالے پڑے ہزارون اپنی زبان پر ہین

مغرور دشمنون کو تمنے بنا دیا ہے
ہر دم دماغ اونکا اب آسمان پر ہین

مہجور کو تمہارے دن کاٹنا ہے مشکل
راتین پہاڑ سی ہہ اوس ناتوان پر ہین

تسکو وفا مین کچہہ بہی شک ہو تو آزما لو
ہم جان و دل سے راضی خود امتحان پر ہین

سر مین بہی ہے سودا بازی عشق جیتین
کھیلے ہوے ازل سے ہم اپنی جان پر ہین

کس کس کو منع کیجے کس کس سے کہئے چپ ہو
میری تمہاری چرچے سبکی زبان پر ہین

محشر سے بہی بڑہے ہین آگے کچہہ اور دیکھو
دیوانی قایم اب تک کیا آن بان پر ہین

دیکھو ادہر بہی اے جان تیر نگاہ مارو
آنکہین لگائے بسمل کیا کیا کمان پر ہین

قطعہ

گویا طلسم حیرت ہے بوستان عالم
نیرنگیان غضب کی چہائی جہان پر ہین

ہنستی کسی جگہہ ہین اک پیر پر ہزارون
روتی کہین اعزہ دو نو جوان پر ہین

وعدہ کیا اونکو سچا جانا ہے ہمنے اعظم
جو کچہہ ہوا بتو ہم بہی اونکی زبان پر ہین

اکرم جناب مولوی اکرم علی صاحب عرف مطلوب شاہ متعلم مدرسہ عالیہ رام پور

جانباز یان ہماری روشن جہان پر ہین
کہدو تلے ہوے کیون وہ امتحان پر ہین

غیرونکا سر چڑہانا اچہا نہین ہے صاحب
دیکھو دماغ اونکا اب آسمان پر ہین

مشک اور عشق دونون چہپتے نہین چہپائے
میری تمہاری چرچے سبکی زبان پر ہین

جب تیغ ادا سے تولی سینہ مین دل پکارا
قربان لاکہہ جانین قاتل کی آن پر ہین

جب جانون غیر کو بھی میری طرح ستاؤ
ساری ستم تمہاری مجھہ ناتوان پر ہین

مسجد کو چھان ڈالا مجھہ مین جا کے ڈھونڈا
دیکھا تو شیخ صاحب می کی دکان پر ہین

شک پڑ گیا ہی مجھسے مشکل ہے اوسکا ملنا
قایم وہ مدتون سے اپنی گمان پر ہین

نازک بہت ہو تمسے پوری نہ کچھ سکیگی
کیون نازہا ی بیجا تمکو گمان پر ہین

اکرم کی بن پڑی ہی ملتی ہین راندن دہ
اب سو طرح کے صدمے دشمن کی جان پر ہین

امداد جناب امداد علی خانصاحب نائب محافظ دفتر جی شاہجہانپوری

واقف نہین ہی کوی ہم اس گمان پر ہین
میری تمہاری چرچے سبکی زبان پر ہین

فرقت کی تپ نی مجھکو رات اسقدر جلایا
واللہ دیکھہ تم چھالے زبان پر ہین

غیرون سی خوش ہین ہمدا ایک میری جانکی خاطر
بکھہ تیر بن رہی ہین خنجر بھی سان پر ہین

پھولون نی خون تمہوکا غنچونکی پھٹ گی دل
بلبل غضب کی نالے تیری زبان پر ہین

کیا تجھکو مونہہ لگاین امداد وہ تو مایل
مہندی مسی و سرمہ پھول عطریان پر ہین

اخگر جناب بابو پرشاد صاحب تلمیذ منشی اوہان شکر صاحب بیتاب

اہل دماغ ہر دم رفعت کی شان پر ہین
ہین پاؤن سر زمین پر سر آسمان پر ہین

پیک اجل کو ہر دم حاضر نہین سمجھتے
دو دنکی جینے والی کس کس گمان پر ہین

اچھا جو عاشقونکو کہتا نہین ہے اپنے
اہل یقین بھی عاشق اوس بدگمان پر ہین

اے مت ہین دور تجسے اونکا خدا ہی حافظ
اونکی بھی سنلے تیری جو آستان پر ہین

بھولا نہین ہون ذرا بھی غیرون نی جو پڑھایا
سیکھی ہی وہ فقرے کیا کیا زبان پر ہین

اب ضبط جوش الفت ہوتا نہین ذرا بھی
ارمان ہین جو دلمین ساری زبان پر ہین

لاکھون جو نعمتین ہون دنیا مین تو غرض کیا
خوش تیری در کی سائل بس ایک نان پر ہین

تیور چڑھے ہوی ہین تیزی نگاہ مین ہے
جسوقت اونکو دیکھا ایک آن بان پر ہین

بازار مین جہانکی مین عشق کا ہون تاجر
جو حسن کے ہین سودے میری دوکان پر ہین

وہ حسن مین ہین یکتا مین عشق مین ہون کامل
مین اس گمان پر ہون وہ اُس گمان پر ہین

کس طرح ہو میسر اوس بت کا وصل اشگر
سو پاسبان ہر دم جسکے مکان پر ہین

اشک جناب درگا پرشاد صاحب

بیدردی نشان سراسر ہم اوس نشان پر ہین
اے بیدرد ہین ہم عاشق تیری دہان پر ہین

اہل زمین کی آنکھین اب آسمان پر ہین
نیچی دوکان کی سودے اونچی دوکان پر ہین

تیری نظر کی شوخی بڑھ اوڑتی ہی اسمین بھی
کیا میری جان کی بھی اے مری جان پر ہین

دلکی تو دلگی ہی اور شوق کا تماشہ
لیکن عذاب الفت سب ایک جان پر ہین

گلچین عدو ہی گل ہے صیاد آشیان کا
دونون کی ظلم یارب بلبل کی جان پر ہین

نظرون پہ شیفتہ ہین ابرو پہ اونکی شیدا
قربان تیر پر ہین صدقے کمان پر ہین

یہ کس کے زخم دل کی ارمان بوسہ نکلے
یہ تیر سرخرو جو تیری کمان پر ہین

دلدادہ محبت اوسپر اسیر فرقت
کیا کیا نہ بار الفت مجھ ناتوان پر ہین

اوٹھو دو جو بنون کو باندھو نہ بند کسکی
گر کم سنے پری ہے یہہ میرے جان پر ہین

اے اشک کیا انہین یک پروردہ تمکے ہو
سرکار کی تو احسان ساری جہان پر ہین

ایرج جناب شوکت علی خان صاحب مراد آبادی

مضمون حمد باری دلپر زبان پر ہین
کیا تازہ گل شگفتہ اس پھولدان پر ہین

رکتے ہین ورد جیسے نام جناب باری
خوف وخطر ہماری امن وامان پر ہین

تری شہید غم کو کیا پیاس کی شکایت
پر آب چلتے خنجر اوس نیم جان پر ہین

جو ہین زمین کے اوپر سب تجھکو پوجتے ہین
سب تیری یاد مین ہین جو آسمان پر ہین

تو وہ خدا ہی یارب ہین سربلند جنکے
سر کو جھکائے تیرے سب آستان پر ہین

کیا تیرے بیخودونکی حالت بیان ہو یارب
آنکھین کھلی ہین تجھپر دل لامکان پر ہین

دل عاشقان حق کے بسمل سے ہین تڑپتے
جلوات ضیع باری کس آن بان پر ہین

سب ٹل گئین بلائین یک لخت اپنے سر سے
اسمائے رب عالم جبسے زبان پر ہین

کچھہ فخر شاعری کا ہمکو نہین ہی ایرج
سب ناز اپنے حمد رب جہان پر ہین

الفت کے سارے قصے روشن جہان پر ہین
میری تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

ابرو کا ہون نہ گھائل مژگانکا ہون نہ زخمی
ناحق وہ اپنے ناز ان تیر وکمان پر ہین

مین خود ہی مر مٹا ہون وہ کیون ہین خاک اوڑاتے
بے سود اونکو فکرین میری زیان پر ہین

عاشق کی تیرے ظالم اب کیا بیان ہو حالت
دلپر مصیبتین ہین تکلیفین جان پر ہین

خنجر تو تم اوٹھاؤ اک ہاتھہ تو لگاؤ
ہم سر جھکائے بیٹھے خود امتحان پر ہین

کیون زخم ہون نہ خنداں ہین ٹوٹتے نمکداں
گل ہنسکے ڈالتے آفت بلیل کی جان پر ہین

مین اونکا منتظر ہون سر پہ اجل کھڑی ہی
اور جان کنی کے صدمے مجھہ نیم جان پر ہین

آتش فشان ہماری نالونکے ہین شرارے
چمکے جو بنکے تارے یہ آسمان پر ہین

صبر و قرار کھویا لوٹا دل و جگر کو
انداز و ناز و لبکس آن بان پر ہین
سنتے نہین جز اسکے اور کو نکو اب وہ قصے
ایسے وہ محو میری کچھ داستان پر ہین

فضل خدا سے ایرج ہم بھی مشاعری مین
فاخر کلام پر ہین نازان زبان پر ہین

نظیر۔ جناب مولوی سید نظیر شاہ صاحب مانک پوری

اونکی بلند ہمتی روشن جہان پر ہین
جلوے زمین پر ہین وہ آسمان پر ہین
میری نگاہین اونپر اونکی کمان پر ہین
ہان اہل دل سنبھلنا وہ امتحان پر ہین
دم توڑتا ہی عاشق وہ امتحان پر ہین
صدمے سے آج صدمی بیکس کی جان پر ہین
ہمتو غبار ہوکر چڑھتے ہین آسمان پر
اب خاک مین ملین وہ جو آسمان پر ہین
دیکھی ہو کوئی صورت ایسی حسین تو کہدین
شمعین زمین پر ہین نجم آسمان پر ہین
گردون سے پوچھتا ہون مین داغ دل دکھاکر
ایسے نگینے روشن تیری دکان پر ہین
اے پیر میفروش اب رندونسے کیا گلا ہی
کچھ کچھ کی سب روحین تیری دکان پر ہین
دنیا کی جو وحشت گنوادین ایک اک ہم
دشت جنونکے کانٹے ابتک زبان پر ہین
آتا نہین زمین پر اک آسمان والا
ابتک زمین والے کچھ آسمان پر ہین
اے خضر اوس گلی سے اٹھکر کہان مین جاؤن
حضرت زمین پر ہین یا آسمان پر ہین
وحشت کی گرمیون نے ربط جنون بھی کھویا
تلوون مین آبلے ہین کانٹے زبان پر ہین
الفت کا تیری بیڑا اب دیکھین کون اوٹھائے
ہر شخص کی نگاہین اس ایک پان پر ہین
افسانۂ درد دل کی کہتی ہی خود خموشی
ایسے نہین زبان پر گویا زبان پر ہین
کیا دن تھے وہ بھی ظالم بھاری تھی جان ہمکو
بار گران سے ہم خود آج اپنی جان پر ہین

میری صدای رحلت ہے ساز بزم ماتم
اور اس خوشی کی جلسے اونکے مکان پر ہین

دل تو لیا تھا ظالم امید کیون مٹادی
اب کس سے جاکے کہئے کیا صدمہ جان پر ہین

اونکی نظر کو کچھ بھی کہنا نہین ہے کوئی
میری ہی دل کے قصے سب کی زبان پر ہین

کیا غیر نے سنا ہی کیون ہمسے بدظنی ہے
راتون کو چیختا ہے حضرت مکان پر ہین

کس مضطرب کا لاشہ زیر زمین یہ تڑپا
کچھ زلزلے سے برپا آج آسمان پر ہین

کہو جائین اُس گلی مین مٹجائین اُنکی در پر
جو نام پر فدا ہین شہید نشان پر ہین

اونکی کمر تک آخر کر ہوئی رسائی
میری لہو کی چھینٹین خنجر کی میان پر ہین

ان صید افگنون کی یہ چٹکیان غضب ہین
جب دیکھیو کھنچے ہین ناوک کمان پر ہین

ہون تختہ مشق شکوہ مین بیمراد و بیدل
یہ بدگمانیان سب اب کس گمان پر ہین

تیری گلی مین قاتل تیری طلب پر آئی
یہ ظلم کربلا مین کیون میہمان پر ہین

سوز درون سے نالے اب وہ کہان ہین لیکن
کچھ گرمی فغان کے چھالے زبان پر ہین

اونکی مکان تک تو لایا مین حضرت دل
اب آپ جاکے ڈھونڈین کسکے مکان پر ہین

اسی شمع پر جلا نا پروانے کے سمجھکر
یہ ظلم بے سبب کیون تنہی سی جان پر ہین

سہواً کبھی کہا تھا جو بیزبان کسیکو
قینچی کی دانت اب تک میری زبان پر ہین

ہمسے وہ رشک زہرہ یون ملکر تو جائین
سعدین کو سناہے انکی قران پر ہین

جمتا نہین تصور کہنچتی نہین وہ صورت
کمزوریون کی دھبے سے کس دھیان پر ہین

درمان آہ پر ہے تصویر یار اب تو
دو پیکر ہلالی میرے نشان پر ہین

رکھتے نہین زمین پر وہ پاؤن دل کو لیکر
اتنی سی بات اور سر وہ آسمان پر ہین

قصہ وہی ہے قصہ جسکو سنین وہ دل سے
یون تو نئی فسانے سب کی زبان پر ہین

ناز و نیاز الفت کی یہ بھی اک ادا تھی
اور اُسکو ہم یہ سمجھے وہ امتحان پر ہین

ارباب راستی کی دشمن ہے زال دنیا
اسکی بری نگاہین ہر اک جوان پر ہین

سن لین مری کہانی تو ختم ہون فسانے
موقوف ساری قصے اس داستان پر ہین

آتے نہین وہ کب تک اے جذب دیکھ لین گے
ہم بھی مکان پر ہین وہ بھی مکان پر ہین

چشمون کو پاس رکھکر پیاسا ہونگین جنونین
افسوس وان ہین لیکن کانٹے زبان پر ہین

اللہ اکبر ایدل کیا خوف ہے اذان مین
لیتا ہون نام کس کا کیون ہانکان پر ہین

خود بھی کھنچے ہوے ہین شمشیر بھی کھنچی ہے
کیا کیا غضب کے ساماں اس آن بان پر ہین

یہ تیغ بندش یہ آب و تاب مضمون
لڑیان گہر کی صدقے میر زبان پر ہین

بزم جناب سید عاشق حسین صاحب نبیرہ و شاگرد حضرت میر مرحوم

قربان ہمسواے کے پردے کی شان پر ہین
جلوے زمین پر ہین خود آسمان پر ہین

مرتے سب اہل دنیا اس بت کی شان پر ہین
اب وہ زمین سنبھالین جو آسمان پر ہین

ساکن زمین کے ہیران کیون دل کی شان پر ہین
یہ ہی ہے گھر او نہین کا جو لامکان پر ہین

کیا صدر ہماے دوری کم میر جان پر ہین
مین جنکا مبتلا ہون وہ لامکان پر ہین

ایمان یہان سلامت ہم اس کی شان پر ہین
وہ ہم سے کیا بڑھین گے جو آسمان پر ہین

یون تو گلونے سارا بازار بس رہا ہے
جن مین وفا کی بو ہے وہ کس دکان پر ہین

وہ قتل پر ہین مایل ابرو وون پہ ڈالے
ایک تیغ ہاتھ مین ہے دو تیغین مان پر ہین

صانع کی صفتون کی تعریف کر رہا ہون
گویا خدا کی باتین میری زبان پر ہین

بازار مین وہ بیٹھین بنکر متاع یوسف
ہمسے مکان مین ہین سستے دکان پر ہین

تلوار تو نہ نکلی کاٹھی کو توڑتے ہین
مانع ہوی تراکت غصے میان پر ہین

کعبہ کے دیکھنے کو جاتے ہین شیخ صاحب
عشق مکین نہین ہے عاشق مکان پر ہین

کہا کر میرا کلیجہ پیتی ہے خون حسرت
مہمان کے کیسے کیسے حق میزبان پر ہین

پردیسیو اونکو جہانگا راز اونکی سن لیو سب
اک جرم آنکہہ پر ہی سو جرم کان پر ہین

اعمال خود مین اپنے کہدونگا اسی فرشتو
تمنے تو لکہہ رکہی ہین میری زبان پر ہین

اک رنگ پر نہین ہی پہولونکا بہی مقدر
شب کو کسی گلے مین دن کو دکان پر ہین

کلمہ اونہین کا پڑہتا ہر شیخ و برہمن ہے
وہ ایک ہو کہا ئی ساری جہان پر ہین

ظاہر ہون ہر کسی پر الفت کی راز کیونکر
پردے کی ساری باتین دلکی زبان پر ہین

کیون غنچہ مسکرای کیون گل ہنسی چمن مین
صرف اس خطا پہ برہم وہ باغبان پر ہین

یارب یہ دل نشانہ اوسکی خدنگ کا ہو
منت کی چلہ بندہی جس کی کمان پر ہین

ہی جنس حسن جس مین کوچہ ہی اور ہے وہ
یوسف کہین پہ سودی ہر اک دکان پر ہین

پڑہکر سنا رہی ہین عاشق کا خط عدو کو
مین خوش ہون میری باتین اونکی زبان پر ہین

چکر مین زال دنیا گردش مین ہیں گردون
دونون یہ پیر عاشق کس نوجوان پر ہین

کسطرح ناتوانی یہ بار اوٹھا رہی ہے
دفتر شکایتونکی میری زبان پر ہین

عمر روانکا تو سن کیا رام کر لیا ہے
اس چابکی مین ہمکو نازانپی ران پر ہین

کیا طور کی تو وہ بت پہنچی نہین ہے بجلی
جلوی خدائی بہر کی پہلے جو کان پر ہین

بات اتنی تہی کہ موسی دیدار کی تہے طالب
ہمسی جو کوئی پوچہی غش ہمتو شان پر ہین

میری زبانسی گویا یہ بات نظم کی ہے
اپنی زمین کی شہری آج آسمان پر ہین

گردون کا یہ ستم ہی جب اتنی فاصلہ پر
کیا حال اونکا ہوگا جو آسمان پر ہین

اسرار کردہ پہلو بہولے تو ہے قیامت
جب تک ہی خیریت ہی جب تک زبان پر ہین

اوس سبز خط کے غم مین قطرن بنا ہوا ہون
خط کا ردالم کے ہر استخوان پر ہین

اس عشق کا برا ہو چھپتا نہین یہ ظالم
میری تمہاری چرچے سب کی زبان پر ہین

نیل اونکے رخ کا اونکو بدنام کر رہا ہے
لوگون کو کیسے کیسے وہم اس نشان پر ہین

کیا اوج ہی زمین کا اونکے نقوش پا سے
تبلائی کوئی اتنے چاند آسمان پر ہین

وہی نقش پا سے تیری نسبت جو مہر و مہ کو
ای بت دماغ اونکے اب آسمان پر ہین

خنجر سے اونکے ظاہر ہے سوز دل ہمارا
دیکھو کہ آجتک بھی چھالے زبان پر ہین

اس نظم کا صلہ کیون سرکار سے نہ مانگین
ای بزم ناز کرتے سب قدردان پر ہین

بر ترجمہ جناب سید اعتبار حسین صاحب خلف الرشید جناب مضطر خیرآبادی مدظلہ

دن رات جو گردون ساری جہان پر ہین
چھائی ہوی یہ حضرت سبکی مکان پر ہین

تھوڑا سا دم ہی باقی اسکا بھی فیصلہ ہو
نظرین وہ ڈالتا جا جو امتحان پر ہین

اپنی تو ان بنون مین اچھی گذر گئی ہے
حورونکو وہ ہی چاہین جو آسمان پر ہین

اس عشق پردہ در کی بدنامیان نہ پوچھو
میری تمہاری چرچے سبکی زبان پر ہین

ہم صدق پہ قسمین کہانیکی کیا ضرورت
بس سن چکو یہ باتین سب کی زبان پر ہین

تیری گلی مین ایسا آرام دل نے پایا
ہم عمر بھر یہ سمجھے اپنے مکان پر ہین

ایسونکی بیقراری محشر مین کوی دیکھے
عشق بتان کی صدمہ جن کی جان پر ہین

ایسا نہ ہو اوچک لین ارمان کی نگاہین
پردے مین جاکے بیٹھو جوبن اوٹھان پر ہین

تو یہ تمہاری گیسو آفت ہین یا بلائین
باندہو تو سر پہ کھیلین چھوڑو تو کان پر ہین

تم یہ بت ہین انسے سب کو خدا بچاوے
ٹوٹین تو سر پہ آئین برسین تو جان پر ہین

یہ چشم ناز تیری یہ قتل عام تیرا
تیغ ادا کی احسان ساری جہان پر ہین

دنیا کے نازوادر مدونکے واسطے ہین
زاہد تو اونکو ڈہونڈہین جو آسمان پر ہین

برتر ابھی نہ بولو گو تم سمجھہ چکے ہو
جس ناک مین عدو ہو وہ جس گمان پر ہین

بیخود - جناب احمد علی خان صاحب عرف امن خان صاحب رامپوری

وان تیغ کھینچ رہی ہے نظرین یہی یہان پر ہین
یان سیکڑون دعائین اپنی زبان پر ہین

جی کو جلا دیا ہے چھالے زبان پر ہین
آہین ہمارے اسپر پہر آسمان پر ہین

عشق و ہوس کا جھگڑا طے ہو رہا تھا دم مین
کچھہ کچھہ تلی ہوئی وہ اب امتحان پر ہین

کیون جوش غم سے تیری اتنا ہی انس دلکو
کیون پیار کی نگاہین اس مہمان پر ہین

صیاد پھینکتا ہے بجلی جلا رہی ہے
دونون کی جور اپنی اک آشیان پر ہین

پیری مین لطف کیسا نفرت ہی ہر کسیکو
عیش و نشاط عالم عاشق جوان پر ہین

محشر مین دیکھتے ہین کس بیکسی سے مجھکو
اونکی تمام جھگڑی میرے بیان پر ہین

اوس شوخ کی گلی تک لے آئی ہوا اوڑا کر
باد صبا کے احسان مجھہ ناتوان پر ہین

کیا خوف حشر تمکو کب لب مرے کھلینگے
تیری گلی یہان کب میری زبان پر ہین

محشر اگر اوٹھائے جنبش نہین ہی ممکن
پکڑی ہوئی زمین ہم اوس آستان پر ہین

اوس آنکھہ مین ہی شوخی شوخی مین ہی لگاوٹ
یہ قہر کی ادائین کس امتحان پر ہین

کہتے ہین قتلگہہ مین آتا نہین نظر تو
الزام رکھتے کیا کیا مجھہ ناتوان پر ہین

آنسو ہون یا ہون نالے الفت کے ہین تماشے
یہ خاک پر پڑے ہین وہ آسمان پر ہین

وہ دن گئے جگہ تھی اپنی کسیکے دلمین
دشمن ہمارے قابض اب اس مکان پر ہین

جوش جنون کی باعث رسوائیان ہین کیا کیا
وہ بھی ہماری صورت سبکی زبان پر ہین

دشنام دی رہے ہین کچھ تو سمجھ رہے ہین
کیا کم خوشی ہے ہمکو اونکی زبان پر ہین

وہ غیر پر ہین مائل ہم موت کے ہین طالب
وہ اپنی بات پر ہین ہم اپنی آن پر ہین

ہر رگ مین نیش غم ہین ہر نیش جانگزا ہے
کاوش کی زور کیا کیا مجھ ناتوان پر ہین

عارض مین ہے ملاحت ہونٹونمین ہے حلاوت
کیا نعمتین فراہم خوبی کی خوان پر ہین

تیغ ادا سے کیا کیا وہ کام لے رہے ہین
تیور بدل رہے ہین کس آن بان پر ہین

اس بہکی گفتگو پر آتا ہے پیار کیا کیا
وہ کیسے لوٹ دلسے میرے بیان پر ہین

کوچہ نہین ہے تیرا یہ دشت کربلا ہے
دنیا کی بان بلائین اک میری جان پر ہین

لطف نگاہ بیخود پروانہ کو ملا ہے
یون سوز دلکی دعوی سب کی زبان پر ہین

بیخ جناب سید عسکری مرزا خانصاحب لکھنوی

محشر مین بھی وہی سب قصے زبان پر ہین
سچ پوچھئی تو مجرم اپنے بیان پر ہین

موجود باوفا کے پھر امتحان پر ہین
ہر وقت اک ہمین ہم اونکی زبان پر ہین

جب سے پڑا ہے عکس برق جمال جانان
داغ جگر ہمارے اب اور شان پر ہین

اے بیخودی وحشت کیا تو نے کی قیامت
میرے تمام ارمان سب کی زبان پر ہین

آنے لگی جوانی رنگ مزاج بدلا
کچھ اور ہین ارادے اب آن بان پر ہین

تیرے سوا کسی سے کیا مشکلین ہون آسان
ارمان دلمین کیا ہین غم لاکھون جان پر ہین

سوز جگر کی حالت کچھہ اسطرح بیان کی
مدت ہوی کہ چھالے ابتک زبان پر ہین

اونکی تو دلگی ہے وعدہ کا ٹالدینا
یہان سو طرح کے صدمے وقت مین جان پر ہین

کہتا ہی آہین کرکے جوش جنون مین وحشی
یہ تیر جسقدر ہین سب آسمان پر ہین

یہ کچھہ نہین سمجھتے انجام کار کیا ہو
اتنو کہ ہم نازان اپنی زبان پر ہین

سیکھے بتای مرکر سب کو طریق الفت
اپنے وفا کی احسان ساری جہان پر ہین

وحشت ہی دل ہی ویران ہر وقت تک رہا ہون
ارمان جسقدر ہین گویا زبان پر ہین

جھگڑے تڑپ تڑپ کی فرقت مین ہم مرے تھے
ہر ایک کی نگاہین اوتنی نشان پر ہین

نقش قدم تمہارے کس باوفا نے چومے
کچھہ خون دل کی قطرے ہر اک نشان پر ہین

بیخود - جناب حکیم سید شاہ محمد فاخر صاحب الہ آبادی

اہل سخن جو بیٹھے اس آستان پر ہین
گو ساکن زمین ہین پر آسمان پر ہین

فوج مژہ کے حملے بھہ نا توان پر ہین
لاکھون بلائین نازل اس ایک جان پر ہین

قاتل نے تیغ کھینچی گردن جھکائی ہمنے
وہ اپنی آن پر ہین ہم اپنی آن پر ہین

بس اُنسے کوی کہدے کہلوائین منہ نہ میرا
دو فرشکا تیون کے رکھے زبان پر ہین

ہم اور بت نہین ہین می سے دونون آخر
یارب دماغ انکے کیون آسمان پر ہین

اللہ ری چال بازی تری نسیم گلشن
مرغان باغ صدقے پھولونکی آن پر ہین

تو شیخ سے لگا کر جل جانا اُف نکرنا
پروانو حوصلے یہ اتنی سی جان پر ہین

صیقل ہے خنجرون پر عشاق کی طلب ہو
ان روزون آپ مائل کیا امتحان پر ہین

سجدے کیے سبھون نے وہ بت جدہر گیا ہے
نقش جبین ہزارون اک اک نشان پر ہین

ہین دل کو گر دیکھا ارمان وصل جانان
آبادیان تصدق اجڑے مکان پر ہین

سفلون کو ہی ترقی اس دور مین کچھ ایسی
جو ساکن زمین تھے وہ آسمان پر ہین

قصے شب الم کے یا ماجرائے وصلت
آنکھون مین ہین تمہارے میری زبان پر ہین

ہی آج دخت رز کی روزہ کشائی شاید
بیخود لگائے بیٹھے جو کان اذان پر ہین

بارق جناب مرزا مظفر حسین صاحب شاگرد حضرت داغ مرحوم

فرق نیاز جنکے اوس آستان پر ہین
حق ہی دماغ اونکے گر آسمان پر ہین

ناراض مجھ سے کیون وہ میری بیان پر ہین
ظلم و ستم تو اونکے سب کی زبان پر ہین

حورین ہون یا ہون مہوش ہین عاشقون کی خاطر
یہ تو زمین پر ہین وہ آسمان پر ہین

اسکی خبر کہان ہے بجلی ہے آہ میری
بھولے ہوے وہ اپنے پکے مکان پر ہین

عاشق ہی غیر یا ہین تم آزما کے دیکھو
موقوف یہ تو باتین سب امتحان پر ہین

حق ناشناس اونکو کہتے ہین لوگ ساری
شکوے ہمارے جب سے اونکی زبان پر ہین

لاکھون تبونکی جلوے ہین سامنے نظر کے
ہم لوٹ پوٹ جب تو ہندوستان پر ہین

کسواسطے گئی ہین عیسیٰ فلک پہ یارب
بیمار کچھ فرشتے کیا آسمان پر ہین

الفت خمیر مین ہی الفت سے کیا ڈرینگے
کھیلے ہوے ازل سے ہم اپنی جان پر ہین

جو آنیوالے دل مین رو کر سو کیا کرینگے
بیفائدہ یہ پہرے اونکے مکان پر ہین

کچھ پیر میکدہ سے ہے شیخ جی کو الفت
بیٹھے ہوے جو حضرت اسکی دوکان پر ہین

سوز درون کی حالت کیونکر بیان کرونمین
اُف اُف سے رات دنکی چھالے زبان پر ہین

کیونکر چلاؤ دشمن ہنگام قتل جب ہم
رکھی ہوی سر اپنا قاتل کی ران پر ہین

چلتی نہین کسیکی تقریر اونکے آگے
چلتی ہوی وہ فقرے اونکی زبان پر ہین

مقصود اس سے کیا ہے اے آسمان تیرا
کیا غیر کی حقیقت کیا وہ اوٹھا سکے گا
بھر بھر کے جام دلبر غیروں کو دے رہا ہے
کیون آے دنکے حملے مجھ ناتوان پر ہین
اونکی تو ناز غمزے سب میری جان پر ہین
عشاق صبح سے آج ایک ایک پان پر ہین

صیقل نے اوسکی اسکو آئینہ کر دیا ہے
احسان داغ بارق اور دو زبان پر ہین

بسلسلہ جناب صاحبزادہ محمد عمر تضی خانصاحب تلمیذ حضرت جلال لکھنوی

قربان ہمتو تیری نخوت کی شان پر ہین
ہے دعوی خدائی وہ آن بان پر ہین
شکر بھی نقش پا کی قربان شان پر ہین
دامن ہے تیرا قاتل کیا میری خونکا محضر
لیتے ہین بل کی مجھسے گیسوی پر چشم ایجان
یہ صدمے تو اوٹھائے تو ہی کسیکو چاہے
مسکن دل و جگر ہین ارمانونکی غمونکی
لیتے ہین باتون باتو نمین دلمین چٹکیان وہ
گھر اونکو دیکھتا ہون گھر گھر کو دیکھتا ہون
دنیا مین دیکھا پایا کیا صرف اک مجھی کو
کیونکر نہ پیشوائی کو آئے یہ لعبو نیر
آگے سپاہ غم کی ہین رو دو نالہ دل
آنے مین عذر اونکو مین جذب دلپہ نازان

کیا لاکھ لاکھ جوبن ایک ایک آن پر ہین
گویا خدا کی باتین بت کی زبان پر ہین
ہم لوگ ہی مٹے ہے تیرے نشان پر ہین
چھینٹے لہو کی مہرین اک اک نشان پر ہین
باتین نہ مجھسے کیجے غماز کان پر ہین
یہ تیری جان پر ہون جو میری جان پر ہین
کچھ اس مکان پر ہین کچھ اوس مکان پر ہین
قسمین عدو کی سر کی اونکی زبان پر ہین
میرا مکان ہے یہ میرے مکان پر ہین
لاکھون بلائین نازل میری مکان پر ہین
فرقت کی شب قضا کی احسان جان پر ہین
اوڑتی ہوی ہے میری فوجی نشان پر ہین
مین اپنی آن پر ہون وہ اپنی آن پر ہین

اللہ رے لڑکپن حیرت سے کہہ رہے ہین
پروانہا نمکشتہ کیون شمعدان پر ہین

یہ گرد باد تیری کشتونکی خاک کے ہین
نبکر شفق نمایان جو آسمان پر ہین

منہ رکھکے آئنے پر بوسہ وہ لے رہی ہین
خود ہی مٹی ہوی وہ جوبن کی شان پر ہین

آامی اجل شب غم آنا ہے آخر اکدن
وہ اپنی مرنیوالون کے امتحان پر ہین

ذکر عدو ملا کر حال اوسنے کہہ رہا ہون
کیسے رجوع میری وہ داستان پر ہین

تیر نگہہ سے کشتہ دل اور جگر کرو تم
ایجان یہ خون ناحق کیسی ہی جان پر ہین

بیٹھا جو خاک ہوکر اوٹھا نہ اوس گلی سی
احسان ضعف کیا کیا مجھہ ناتوان پر ہین

خورشید و ماہ تابان ہرگز نہین ہین رخشان
عکس عذار تیری کیا آسمان پر ہین

شرب شراب کوثر زاہد تجھے مبارک
اب ہمتو پیر مغ کی بیٹھے دکان پر ہین

یارب ہی قصر جانان کیا کوئی کاخ گردون
خورشید و ماہ کی شک ہر تابدان پر ہین

خنجر بدست عریان آگی اجل رجز خوان
قربان مرنیوالے قاتل کی شان پر ہین

روٹھی رہین یہ سمجھکر دان حور سی لے گا
بیت سی منہ کو پھیرے وہ اس گمان پر ہین

کیا چیز جنس دل ہی اک بھیڑ سی لگی ہی
کیا کیا ہی حسن والی میری دکان پر ہین

کیا بجا بیان گرمی رہین اوس گردش نگہہ کی
گاہی زمین پر رہین گہہ آسمان پر ہین

ششدر ہون یا الٰہی قاصد کو کیا پتا دون
مین تو مکان پر ہون وہ لامکان پر ہین

مجھتک لگا ہی لایا پاتو نہین اونکو قاصد
قربان ہمتو ایسے رطب اللسان پر ہین

عشق بتان مین نالہ اے شیخ دیکھہ کیسے
ناقوس کی رہین ہمسر فایق اذان پر ہین

خنجر سے اپنے پوچھو گرمی ہماری خونکی
کیا دم پہ بنگی ہے چھالی زبان پر ہین

دیکھو ندو گلوری تم ہاتھہ سے عدو کو
سو خون حسرتونکی حصر ایک پان پر ہین

صدمے تمہارے ناحق برباد سہہ رہے ہین
اون سب کی جانمین لیلو جس جس کو جان پر ہین

بیٹوں حال مین کیا بزم سخن ہے برپا
یہ بہر شہ دعائین سب کی زبان پر ہین

ق

اللہ تا قیامت یہ شہ رہے سلامت
کیا پرورش کی نظرین اب خاندان پر ہین

کیا لڑنے کی حسرت قاتل نکل رہی ہے
احسان نیمجانی بسمل کی جان پر ہین

بجناب جناب مولوی امتیاز احمد صاحب تلمیذ حضرت تسلیم لکھنوی

احسان و لطف اونکے ساری جہان پر ہین
لیکن ستم ہزارون میری ہی جان پر ہین

آمادہ جس گھڑی سے وہ امتحان پر ہین
ہم اپنے سر کو رکھے اوس آستان پر ہین

تنہا غم جدائی مجھ پر پڑے تو کیونکر
لاکھون طرح کے صدمے مجھ ناتوان پر ہین

آئینہ ہاتھ مین ہے صورت کو تک رہے ہین
شیدا وہ خود ہی اپنی اس آن بان پر ہین

لطف و کرم عنایت ہر روز غیر پر ہے
ہر آن سو جفائین مجھ ناتوان پر ہین

رہتے ہین دل مین میرے سکن یہی ہے اونکا
کب وہ زمین پر ہین کب آسمان پر ہین

مکھ خبر ہی کیا ہے غم میرے دل سے پوچھو
اندوہ کیسے کیسے مجھ ناتوان پر ہین

طعنے نہین جو مجھسے بدنام ہو گئے ہو
میری تمہاری چرچے سبکی زبان پر ہین

عالم کو دل مین حسرت اونکی وصال کی ہے
فرقت مین اونکی آہین سبکی زبان پر ہین

وہ ہین ہی ہون کہ اف تک کرتا نہین وگرنہ
شکوے تری جفا کے سب کی زبان پر ہین

بجناب ضبط کر دل اس آہ کو خدارا
اللہ کو پاس بندے کی طاقت آسمان پر ہے

برش جناب منشی دولت امر صاحب محرر باغات تلمیذ جناب بیخود

چھوڑے ہین جو مکان کو وہ لامکان پر ہین
جو خاک مین ملے ہین وہ آسمان پر ہین

تلوار ہاتھہ مین ہی قاتل کی شان پر ہین
سینہ سپہر مین حاضر وہ امتحان پر ہین

لاکھون مٹا کی ہر دم وہ امتحان پر ہین
جب دیکھتا ہون اونکو قاتل کی شان پر ہین

اونکی نظر ہی ہم پر اپنی نظر ہے اون پر
وہ بام پر کھڑی ہین ہم نردبان پر ہین

ہی عشق نام میرا بازار حسن مین ہون
یوسف سی بڑھکے لاکھون میری دوکان پر ہین

احوال میرا اونکو کیسے عیان ہی کوئی
جب دیکھیو عدو کو اونکی مکان پر ہین

حوریون کی تیری صورت اوسپر لطیف سیرت
نادم ہین وہ فرشتے جو آسمان پر ہین

جو حسن کی ہے خوبی سب ختم ہے کسی پر
جو عشق کی ہین صدمہ عاشق کی جان پر ہین

قاتل سو جا کر کہدو ای برق تم اسیدم
سر اپنا زیر دامن تیری مکان پر ہین

بحر - جناب محمد عبد اللہ خان صاحب تلمیذ حضرت احسان

آئینہ وار حیران ہم جسکی شان پر ہین
کب راز اوسکی کہلتی وہم اور گمان پر ہین

آمادہ تیغ کس کر وہ امتحان پر ہین
کیون اتنا بوجھہ باندہی سی جان پر ہین

دلمین ہجوم غم ہے نالے زبان پر ہین
وہ کیا کہون جو صدمے فرقتمین جان پر ہین

واعظ و ناصحے کی واعظ جو ہین مفسر
اوصاف زلف و رخ کے گویا زبان پر ہین

دلکی طرح سی دشمن پہلو ی یار مین ہے
مانند سنگ درہم اوس آستان پر ہین

ہم ڈہونڈہنے کو اونکے پہونچے حرم مین لیکن
موجود شیخ صاحب می کی دکان پر ہین

زلفونکا اوسکی سودا کیا سر مین پر سمایا
اولجھی ہوی جو مضمون میری زبان پر ہین

ہین شائق شہادت میری سوا ہی یارب
ہی تیری ہاتھہ عزت وہ امتحان پر ہین

پاہی لحد کا اب حکم دی رہے ہین
وہ نام کو مٹا کر ہم نشان پر ہین

سرمی کو کب کہیے ہین اون ابرو نپٹ دوری
چلے چڑہے ہوی یہہ گویا کمان پر ہین

امیدین جنسے صدہا پر کچہہ نہین نتیجا
ایسے ہزارون فقرے اونکی زبان پر ہین

کیون چشم کی نہ گردش برپا کرے قیامت
اونکی نظر کے خنجر پتلی کی سان پر ہین

امیدوار جلوہ مثل جناب موسیٰ
استادہ تیری شیدا تیری مکان پر ہین

خنجر چلیگا کیسے نازک ہین ہاتہہ اونکے
اور مجسے سخت جان کردہ امتحان پر ہین

موہوم سا ہے نقطہ گویا دہن کسیکا
کیا کیا یقین جہان کو اپنے گمان پر ہین

ناز و ادا کی خنجر کیا کم تہے اے ستمگر
جو اسلحۂ آہن رکہوای سان پر ہین

دندان و لب کا اوسکی مضمون یہ ہاتہہ آیا
دو سمت لعل گویا ہیرے کی کان پر ہین

احسان یہ ضعف کا ہی اوٹہنی نہین دیا ہی
افتادہ جیسے اونکی ہم استان پر ہین

قاتل کی چشم و ابرو کیون دیکہکر نہ سمجہین
تار نظر کے چلے باندہے کمان پر ہین

انصاف سے تو دیکہین جلوہ ہے کسکا اونمین
نازان تہان مہوش کیا اپنی شان پر ہین

نظر و نسی سب کی نہان ہر شی مین پہر نمایان
ہمتو نثار اے جان اس آن بان پر ہین

زاہد کو گر بہروسا اعمال نیک پر ہے
ہمکو بہی ناز تیری رحمت کی شان پر ہین

دنیا مین اونکو ڈہونڈا لیکن کہین نہ پایا
سنتے مین ہان یہہ آیا وہ لامکان پر ہین

کہلتا نہین کسی پر غماز کونسا ہے
جو تیری راز مخفی ظاہر جہان پر ہین

سیماب وار مضطر ہر دم رہے نکبو نکر
اندوہ ہجر دلبر بسمل کی جان پر ہین

دیگر

آمادہ آپ اسدم گر امتحان پر ہین
کیسے ہوی مریجان ہم بہی تو جان پر ہین

جان دادہ ہم تبونکی کب آن بان پر ہین
ہین شیفتہ تو بیشک تیری ہی شان پر ہین

اندوہ و سوز و حسرت ارمان و رنج فرقت
اتنی بلائین نازل عاشق کی جان پر ہین

شیرین لبونکے بوسے مینے کبھی لئے تھے
اب دل مرے وہ ابتک میری زبان پر ہین

قمریکا ذکر کیا ہے طوطی بھی بلبلین بھی
غنچے کی طرح ساکت تیرے بیان پر ہین

افشان چمک رہی ہی کیا فرق مہ جبین پر
یا کہکشان کے جلوے یہہ آسمان پر ہین

دشمن سے ہاتھہ اوٹھا عاشق پر آزمائن
شمشیر کے وہ اپنی گرامتحان پر ہین

ارمان میری دل کی ہون کسطرح سی پوری
عذرات سو طرح کی اونکی زبان پر ہین

قلب و جگر کو میری تاکا اگر نہین ہے
ہر بار کیون نگاہین تیرا ورکمان پر ہین

ہین ساقی سات میری دشمن بھی یا الٰہی
ہو مجھکو سرخ روئی وہ امتحان پر ہین

نالونسے بلبلونکی بڑ ہتی ہی بد دماغی
اسدرتبہ چنچتی کیون پھولونکے کان پر ہین

رفتار سے یہ کسنی برپا کئے ہین فتنے
آثار حشر پہیلے کیسے جہان پر ہین

سب کی جہاز ہستی جب غرق یہہ کریگا
پھر مطمئن نفس کے کیون بادبان پر ہین

کچھہ کہنا چاہتا تھا بولے وہ کچھہ نہ کہنا
باتین تمہاری دلکی میری زبان پر ہین

وہ شمع بزم بنکر مجھکو جلائینگے کیا
جو گرم گرم فقرے اونکی زبان پر ہین

کیونکر کہین کہ کبھی پاہی بلند رہتے
ہم سر بسجدہ جبسے اوس آستان پر ہین

خوبان خلق ساری اوآن بان والے
صدقے تری ادا پر قربان شان پر ہین

سنگ در بتان پر کیون سر کو رکہین جاکر
ہم جبہہ سا کسیکے اب آستان پر ہین

رخسار پر ضیا پر آنکہین ہوی ہین شیدا
جان و جگر ہماری قربان آن پر ہین

سوز فراق کسکا ای دل جلا رہا ہے
پھر سرد سرد آہین کیسی زبان پر ہین

خون جگر کے قطرے نوک مژہ پہ کب ہین
سر عاشقونکی بسمل یکسر سنان پر ہین

برق جناب میر کریم الدین صاحب ساکن راولپنڈی

ابرو ہین یا کہ مژگان کیا آن بان پر ہین
پھولے ہوے ہو ہی وہ دیکھو تیر و کمان پر ہین

اپنی نفع کی خاطر ہیہات ہم تھے خامش
تسپر تو ہو ہی وہ اکثر زیان پر ہین

روٹھے سے وہ ہمارے خندان ہین کیا غضب ہے
آثار کیسے بگڑے اونکر وہان پر ہین

پوچھا رہو کدہر تم اپنا پتہ بتادو
کہنے لگے کہ رہتے ہم لامکان پر ہین

کس کس کو یہ بتاؤن سر بستہ راز یہ ہی
طالب ہمارے کہنے گویا جہان پر ہین

مینے کہا کہ مجھکو کرتے ہو یاد گاہی
لانے لگے وہ دشنام اپنی زبان پر ہین

واعظون بخت ہم ہین شکوہ کرین تو کسکا
الزام سب ہمارے وہم و گمان پر ہین

وحشت کو دیکھہ اپنے مجنون بھی بڑبڑاے
لیلے کا ذکر بھولے اس داستان پر ہین

رنگ چمن ہمارا اڑتا ہی ایک پل مین
بلبل بھی رو رہی اب اپنی خزان پر ہین

پھولون نے جب حکایت میری سنی تو بولے
تیری یہ آہ و حسرت کیون بوستان پر ہین

غنچون نے اس ادا مین دیکھا سکت کا عالم
کہنے لگے یہ شکوے کیا باغبان پر ہین

آفاق مین عیان ہی رسم فلک بھی ہی
غلطی سی لوگ بھولے پچھلے نشان پر ہین

ڈھونڈا ہی ہم نے ہر جا عنقا صفت ہی پیارا
سمجھے نہ ہم وہ طائر کس آشیان پر ہین

کچھہ طور دہر بدلا ہم بھی بدل گئے کچھہ
تنبیہ بگوش ہوتے سن کر اذان پر ہین

بسمل پڑے ہین غم مین شاہد نہو بگانہ
ہی وای یہ بلائین کیون نیم جان پر ہین

دست دعائی عاصی رحمت کی ملتجی ہین
اکڑی ہو ہو وہ زاہد حور جنان پر ہین

راحت کی جو گھڑی تھی پیری مین مٹگئی وہ
آرام و عیش قربان طفل و جوان پر ہین

جلسہ یہ ہو مبارک اے رامپور والو
وہ برق زیب مجلس کنج نہان پر ہین

بسمل ۔ جناب منشی محمد علی خان صاحب تلمیذ حضرت داغ مرحوم

ابتو دماغ اونکے کچھہ آسمان پر ہین
اوبھرا ہوا اونکا جوبن وہ آن بان پر ہین

دنیا کی ظلم سارے مجھہ ناتوان پر ہین
خنجر کے وار قاتل کیون نیم جان پر ہین

ماتم مین میری پہنے پوشاک نیلگون ہی
افلاک ہل رہا ہی جو ظلم جان پر ہین

ابرو کھنچی یہ کیون ہی تیور بدل رہی ہو
مژگان کے تیر سارے ترکی کمان پر ہین

عالم مین آج اتنا شور و فشور کیون ہی
نالے ہمارے غم کی کیا لامکان پر ہین

تقصیر کیا کری ہے تفسیر کیجے صاحب
احکام قتل جاری وہم و گمان پر ہین

اللہ ری ظلم ظالم ہر استخوان سے اپنے
آواز الامان ہے جو ظلم جان پر ہین

انوار مصطفائی جلوے دکھا رہے ہین
خورشید و ماہ و اختر سب آسمان پر ہین

افسانہ اپنا اپنا کیا کیا عالم مین ہو رہی ہین
چرچے ہمارے ہر سو اب تو زبان پر ہین

یاد خدا کریگا کوئی اگر جہان مین
جنت مین گھر ملینگے کچھہ لامکان پر ہین

کہنا ہمین نہ ایسے دل ٹوٹ ہی نجائی
آمادہ ہمتو قاصد تیرے بیان پر ہین

کانون مین بجلیان ہین گوہر چمک رہے ہین
وہ بالیان سنہری ہیرے کی کان پر ہین

پامال کرکے مجھکو قاتل کو رحم آیا
افسانی رنج و غم کی اونکی زبان پر ہین

دشمن نے کیا لگائے جو آتشین نہین مین
افسوس ظلم اتنے مجھہ خستہ جان پر ہین

سرگشتگان الفت ہرگز نہین منصرف
دل عاشقونکے ہر دم نوک سنان پر ہین

بیباکیان غضب کی صفا کیون سی جسکی
صدمی نئی نئی ہین ہر استخوان پر ہین

آنکھونمین اوس پری نی سرمہ نہین لگایا
دو تیغین تیز اوسنے کی آج سان پر ہین

خاموش کیون ہو صاحب کیا غم ہی بتاؤ
برچھیان ہزارون بسمل کی جان پر ہین

برق جناب مرزا محمد سلطان شکوہ صاحب تلمید حضرت فائز بنارسی

دل لیتے ہی سخن یہ اونکی زبان پر ہین
دنیا ہم اسکی قیمت تیری بیان پر ہین

سو سو طرح کی صدمہ اس ایک جان پر ہین
کیا زور شور الفت ہم نا توان پر ہین

کیونکر چھپی محبت سمجھو تو اے پیر و
میری تمہاری چرچے سب کی زبان پر ہین

لپٹے کبھی گلیسے گاہی حجاب آیا
ہمتو فدا صنم کی اس آن بان پر ہین

پہنچا ہدف تک اہی دل تیرو عا ہمارا
جب ہمنی چلے باندہی اونکی کمان پر ہین

سجدی کئی ہین کسنی خاک در صنم پر
ظاہر وفا کی شکلین ہر اک نشان پر ہین

وہ ہنسکی مجھسی ابلی الفت کی کلفتین سب
کیون میری جان پر ہین یا تیری جان پر ہین

الفت بڑہی یہان تک مانند قیس و لیلی
میری تمہاری چرچے سبکی زبان پر ہین

محفل مین بوسہ لینگی اوس فتنہ جو کی رخ کا
لو کہیل جاتی ہم بھی آج اپنی جان پر ہین

وہ مہربان ہون ایدل ہرگز نہین یہ ممکن
دعوی عبث تجھے بھی اپنی گمان پر ہین

دلدیا ہی اونکو کوئی نہین نوشتہ
ہمکو جو آسرے ہین اونکی زبان پر ہین

تپ بھی ہی درد سر بھی وحشت بھی بیخودی بھی
ایسی مرض ہزارون عاشق کی جان پر ہین

میری لحد پر آکر دو پھول جو چڑہاے
احسان اونکی گویا ساری جہان پر ہین

مانی نمانی کوئی یہ بات دوسری ہی
احسان ہماری جد کی ہر خاندان پر ہین

یہ برق مدتوں سے ہے تفتہ محبت
سرگرم آپ ناحق کیون امتحان پرہین

۱۷۵۲

تسلیم جناب منشی محمد امیر اللہ صاحب لکھنوی شاگرد رشید حضرت نسیم مرحوم

عاشق نہ حسن پر ہین شیدا نہ شان پر ہین
قربان جان و دل سی ہم اونکی آن پر ہین

خوش خوش وہ آج آئے میری مکان پر ہین
صدقے جانیوالے دشمن کی جان پر ہین

ہر چند ہی خیالی اپنا یہہ نقش ہستی
پھر بھی گران جہان مین ہم سبکی جان پر ہین

دیکھین تو مان لین ہم اونکی کمر کو ورنہ
کہنے کو کہتی سب کچھ اپنے گمان پر ہین

مانین برا کہا تنک پھر گالیان تو ہمدم
اس عاشقی مین ہر دم اونکی زبان پر ہین

تنکا سجھکے بلبل گلشن سی لیا اڑی ہی
ہم ناتوان ابتک اک آشیان پر ہین

کسنے مٹا دیا ہے کہہ کہکے نام تیرا
بے نام و بے نشان ہم کس کے نشان پر ہین

کہنا نہ میرا مانا چھوڑی نہ عشقبازی
اے دل بتا یہہ صدمے اب کسکی جان پر ہین

جرچند ہو گی ہین نازک مزاجیون سی
پھر بھی گران ہم اپنی ہر وقت جان پر ہین

عیسی کرین مداوا درد جسکا کیونکر
مین لوٹتا زمین پر وہ آسمان پر ہین

پھر پھاڑین وہ تنہا قصد اونی لیکن
چھائے ہوی ہمیشہ ساری جہان پر ہین

بگڑی ہی ایسی باہم ہے ترک آمد و شد
وہ اپنی آن پر ہین ہم اپنی آن پر ہین

پیر مغان سے بیعت شیخ نرم نرکی ہی
جب دیکھی یہہ بیٹھے مے کی دکان پر ہین

دشمن کو دی ہی تھی مینے جو لے لیا ہی
غصے مین سرخ بیٹھے وہ ایک پان پر ہین

کرتی ہین وہ اشارے مجھسے جو انجمن مین
ابرو کی جنبش ہر بان دشمن کی جان پر ہین

دل ہی سو اجگر ہے مشتاق تیر قاتل
دونون کی چرتی آنکھین کہا کیا مان پر ہین

تصویر سی ہم اونکی کرتی ہین باتین دلمین
کہتی ہین ہامی عاشق کس بیزبان پر ہین

الفت کی یکدلی سے سب بہید جانتا ہون
جو تم چہپا رہے ہو میری زبان پر ہین

اے مرگ کاہشون سے تو کیون نہین ہو باقی
ہم بی نشان ہو کر کیا لامکان پر ہین

خورشید و ماہ و اختر کرسی و عرش اعظم
جلوی جو نور کے ہین سب آسمان پر ہین

نقش قدم تی ہستی وہ بہی نہین ہو باقی
ایسی مٹی ہوی ہم کس بی نشان پر ہین

حاضر ہی ہر کہین ہین غائب بہی ہین نظر سی
اپنی دو رنگیون سی اک طرفہ شان پر ہین

اللہ ری بی نیازی پوچہا کبہی نہ اتنا
ہر سون سی آپ بیٹہے کیون آستان پر ہین

کہتا ہون جب ہین اونسی دل تہا ابی ہوا کیا
انجان بن کے رکہتے وہ ہاتہ کان پر ہین

جنکا پتہ نہین کچہہ غائب نظر سے ہر دم
ہم جستجو مین اوسکی اپنے گمان پر ہین

مد نظر ہے قاتل کیا قتل عام تجہسکو
تلوارین رکہی جاتین کیون آج سان پر ہین

اللہ ری شوق بادہ دیکہو جناب واعظ
خرقی کو رہن رکہتے مے کی دکان پر ہین

جانون مین سو ہی مقتل اوس طفل نوجوان سے
تنگ آکی ہم بہی کہیلا اب اپنی جان پر ہین

اللہ ری بد دماغی برہم ہین بوی گل سی
غصہ اوتارتے وہ ہر باغبان پر ہین

وقت شباب ہونگے تسلیم پار سا کیا
پیری مین جبکہ مرتے اک نوجوان پر ہین

تہور جناب تہور علیخان صاحب تلمیذ جناب انجم لکہنوی

آمادہ وہ تہور اب امتحان پر ہین
کہیلے ہوی یہان ہی ہم اپنی جان پر ہین

ساقی کے دور دوری اب آسمان پر ہین
جب سی جناب واعظ حاضر دکان پر ہین

اک روز حشر بہی ہو واعظ انہین مین شامل
ایسے بہت بلائین عاشق کی جان پر ہین

اک روز حشر بھی ہی واعظ انہین مین مثل
ایسی بہت بلائین عاشق کی جان پر ہین

صد چاک کر رہا ہی دلکو ٹاون اون کا
سو خنجرونکی دھارین گویا زبان پر ہین

دکھلائینگی ضرور اب طوفان نوح اونکو
سب طفل اشک حاضر اس امتحان پر ہین

فرصت ہی تو سلطان کہدون ہزار دفتر
موقوف کیا مضامین اس داستان پر ہین

کیا برق ہو رہی ہین انکھونکی گردشون سی
اون ابروؤنکی خنجر ہر وقت سان پر ہین

سامان فراق کی ہین اب خیر وصل کی ہو
میری تمہارے چرچے سب کی زبان پر ہین

خون اپنا عشق کر دی واعظ تو ہم کہاوین
جان و جگر فصد فی حبیب کی آن پر ہین

اوجھلی کہین ہو پگڑی ہستی کہین ہو ساغر
ساقی عجب تماشے تیری دکان پر ہین

مین اوسکی پاس جاؤن نظر نہی جسکی کیونکر
آنکھین لگی ہزارون جسکی مکان پر ہین

جائین کدہر سو در پہ بیٹھا ہی رعب اونکا
دشوار یان نظر کو بھی آستان پر ہین

آراستہ کیا ہی جسنے یہہ باغ عالم
جانو جگر سے قربان اوس مہربان پر ہین

اک جلوہ صنم سی خود رفتہ یون ہین واعظ
لو نام سے اذان کر اب ہانکان پر ہین

کھینچے سے دخت رز کی سب تاک مین کمر ہی
قاضی بھی محتسب بھی حاضر دکان پر ہین

نل اور دمن کا قصہ سنتا نہین ہو کوئی
میری تمہارے چرچے سب کی زبان پر ہین

جور و ستم کسیکی اور دشمنون کی طعنے
کس کس طرح کی صد مو عاشق کی جان پر ہین

ظلم و ستم تمہارے جو کچھ ہوے ہین مجھپر
کیونکر چھپاؤن اونکو ظاہر جہان پر ہین

رنج و الم کو میرے تم خوب جانتے ہو
موقوف کچھ نہین وہ میری بیان پر ہین

اچھا نہین ہی ایدل اونکی مکان پہ جانا
جھنجھلا رہی وہ اپنے کچھ پاسبان پر ہین

ظاہر ہوا ہی سب پر میرا جو راز الفت
ناراض جسسے مجھسے میری بیان پر ہین

کھنچے نہین ہے جیسے یہ دخت رز کسی سے
سب تاکنے کو واعظ حاضر دکان پر ہین

کرتا ہی ذکر کوئی یوسف کے حسن کا جب
ہوتے خفا وہ اوس سے اس استان پر ہین

سمجھو ہین یہہ تصور آئینگا ماہ پیکر
ثابت قدم اسی سے بیٹھے مکان پر ہین

تمیز - جناب کالیر اے صاحب ضلع دار کورٹ آف ادی ترو ا

اے جان جان یہہ قصے ظاہر جہان پر ہین
میری تمہاری چرچے سبکی زبان پر ہین

دل باختہ ہم ایسے قاتل کی شان پر ہین
دیتے کو جان حاضر ہر آن بان پر ہین

کوہ فراق اے بت بالائے سر ہی جب سے
صدہا ہزارون لاکھون دل اور جان پر ہین

کس طرح اون تنہا اے بیوفا یہہ بتلا
اغیار جمع صدہا تیرے مکان پر ہین

پڑیا ہین زہر کی وہ پوچھو جو فی الحقیقت
ظاہر مین میٹھی باتین اونکی زبان پر ہین

غنچے چمن مین دیکھی عشق دہن مین دلکون
مفتون ہنفشہ سنبل زلفونکی شان پر ہین

پھرتا ہی بال کھولی ہر سو جو وہ پری رو
کیا کیا نہین بلائین نازل جہان پر ہین

ہی عکس دونو رخ کا اے بحر حسن وخوبی
شمس و قمر یہ تابان کب آسمان پر ہین

ابرو پر اوسکی کسکو ہی عذر جان دہی مین
قربان جان و دل کے سب اس کمان پر ہین

اپنا قد خمیدہ ہے دل پسند خوبان
شیدا یتان سرکش سب اس کمان پر ہین

زنار لیکے پہنا بھولے خدا پرستی
زاہد بھی ایسی بیجو داس بت کی شان پر ہین

ہر دم جو تیغ ابرو چمکاتی ہین وہ ہر سو
جانباز بھی ہی کوئی اس امتحان پر ہین

کیون طفل دل نہ اپنا غلطان ہو میرے واعظ
زاہد پیر لٹو جب اوس جوان پر ہین

سینہ شگاف عاشق ہین یہ ادائین ساری
دونو طرف جو قلمین اس گل کے کان پر ہین

تقریر ہو کہ جادو سحر اے تمیز نبلا
خود رفتہ اہل معنی تیرے بیان پر ہین

پیش - جناب منشی راوان شنکر صاحب فرخ آبادی

مداح جعد مشکین رفعت کی شان پر ہین
چوٹی کی شعر ہر دم اپنی زبان پر ہین

دونون جہان کی جھگڑی آدم کی جان پر ہین
یہ بار کیسی کیسی اس ناتوان پر ہین

جزو حقیر ہو کر کل کی گمان پر ہین
دریا کی جوش مین ہین قطرہ کی شان پر ہین

جتنی کہ نعمتین ہین سب اوسکی خوان پر ہین
قانع فقیر جسکی اک خشک نان پر ہین

جلوی تمام جسکی ہفت آسمان پر ہین
شمس و قمر کی بہری اونکی مکان پر ہین

کیا کیا نشان اچھو کس کی نشان پر ہین
یہہ کسکی نقش و نداں تیر و کمان پر ہین

ہم عشق مین سراسر وہ حسن سراپا
چرچے ہمارے اونکی سبکی زبان پر ہین

حق حق مین بولتا ہون سر جای تو بلا سے
لکھی ہوی یہ کلمی میرے زبان پر ہین

پامال ہو کی پسنا ہی رسم زمانہ ہی
دیکھو غبار بنکر ہم آسمان پر ہین

چکر سے اس کی خالی کوئی نہین جہان پر
کیا ظلم پیر گردون ہر نوجوان پر ہین

جای پناہ اپنی ہے اوس قسم کی در پر
بندی خدا کی ساری جس کی مکان پر ہین

دنیا کا تو ہی حاکم عقبی کا تو ہی مالک
احسان ایک تیری دونون جہان پر ہین

جسکو مین دیکھتا ہون بوتا ہی تخم الفت
کیا کہیت ملک دل کی سستی لگان پر ہین

پای طلب اوٹھای اوٹھتی نہین زمین سے
دست دعا ہمارے بہی آسمان پر ہین

زاہد زمین پر ہین جنت کی آرزو مین
حور و قصور غلمان سب آسمان پر ہین

کیا پوچھتی ہو حالت ہم تشنگان غم کی
لب خشک ہو رہے ہین کانٹے زبان پر ہین

تو قصر دل کا ساکن ہر دم حجاب مین ہے
آنکھون کی سات پردی تیری مکان پر ہین

ظاہر کو بھی تعلق باطن سے ہو رہا ہی
کچھ فال حال کی بھی اپنی زبان پر ہین

اپنی نیاز مین ہو کیونکر نہ بے نیازی
سمجھو تو ناز ہمکو کس مہربان پر ہین

اخلاق بو ترابی کیسے پسند آوے
مولا جہان کے ہین بندونکی شان پر ہین

دیکھو تو کون دیکھی جانے تو کون جانی
بیکس کے دل کی صدمے بیکس کی جان پر ہین

ایسا کریم کوئی دیکھا نہ سنا نہ بھالا
سب نعمتین جہان کی خوان پر ہین

مجھسے کرور بندے کرتے ہین جبہہ سائی
میری سے سر ہزارون اوس آستان پر ہین

عزلت نشین ہو کر سیاح ہین جہانکی
رہتی ہین ہم سفر مین بیٹھے مکان پر ہین

مقتول تیغ لا ہین اللہ ہے نام اپنا
زندی کہا رہی ہین مردون کی شان پر ہین

ایسا وسیع کوئی اقلیم ہی نہین ہے
دلبر ہین جنکی فیضی قابض جہان پر ہین

تیرو ہما چلی کیا حالت ہے جب شکستہ
ٹوٹے ہوے سے چلہ اپنی کمان پر ہین

اے مطرب حقیقی سب ہین تیرے ترانے
سو تان مین سے ہر اک اک تان پر ہین

ہم یار اونکو جانین وہ غیر ہمکو سمجھین
ہم کس یقین پر ہین وہ کس گمان پر ہین

ہر دم شکستہ دل سے ہین تیر آہ جاری
ہمکو بھی زور اپنی ٹوٹی کمان پر ہین

مجبور ہو رہا ہون احکام خامشی سے
دیکھو تو لاکھ مہرین میری دہان پر ہین

کرتی ہین سجدہ ہوا وسکو ہر دم خیال والے
سو دی ہون لاکھ سر مین سر آستان پر ہین

ذوق فنا ہی جنکو پروا نہین کسی کی
بے آن بان والے کس آن بان پر ہین

شاہنشہ شہیدان ہین سرخ رو ے محشر
وہ لال لال پرچم جنکو نشان پر ہین

بیش از ظہور عالم جو تھا عدم مین غائب
اب بے نشان قادر ہم اوس نشان پر ہین

تجھے کوئی کھینچ کیا گوشہ کہین ملے کیا
تیر قضا ستمگر تیری کمان پر ہین

نقش قدم ہے جنکا عرش بریں کے سر پر
اوس نقش کی مسماری بھی آسمان پر ہین

مٹ جاہی جو وہ پائے فقر و فنا کا رستہ
ملتے ہین کس مکان مین جو لامکان پر ہین

سب خاک سے بنی ہین سب خاک کی ہین پتلے
وہ پنجتن ہین فائق جو دو جہان پر ہین

اک ملکۂ دل کی خاطر اے ترک ناوک افگن
ناز و ادا کی تو ہین ہر دم کمان پر ہین

دیدہ کی بیٹھتے ہو نیچی نظر ہے ہر دم
جو ہین نوا پہ ریجھو کس اوٹھان پر ہین

گریاد ہر تو اوکی اور ذکر ہے ترا دنکا
دلمین ہر ایک کی ہین ہر اک زبان پر ہین

جبر کی ادا ہین اوسپر اوس ترک کا ہے قبضہ
تلوار پر ہین قبضے جلو کمان پر ہین

عرفا تڑپ تڑپ کر ہے رقص کا تماشہ
تامل کر جو ستم ہین بسمل کی جان پر ہین

بازار مین جہان کے ہین حسن و عشق تاجر
سودے طرح طرح کے انکی دوکان پر ہین

دلبر تجھی پہ دلکی الفت مین دل مرا ہے
جو میری سوز دل ہین اوسکی زبان پر ہین

تاج جناب سید عظمت شاہ صاحب تلمیذ جناب اوج رامپوری

وہ دیکھتے نہین ہین مغرور شان پر ہین
ہم بھی کہے ہوے ہین شکوہ زبان پر ہین

جتنے حسین ہین صدمے وہ تیری آن پر ہین
شمس و قمر تصدق عارض کی شان پر ہین

اوسکی ستم سہی پر بیکر رشک عدو ہے
الفت مین سو بلا ہین اک میری جان پر ہین

جو رعدو کا مین نے کیدن کہا تماشہ
جسکی عوض مین لاکھون طعنے زبان پر ہین

زاہد حرم کو جائے تجھ کو برہمن
پیر مغان کی جنبد بیٹھے دکان پر ہین

تم ہو جفا مین یکتا مین ہون وفا مین کامل
میری تمہاری چرچے سبکی زبان پر ہین

آئی جو تیر جانان پہلو مین ہم نہانین — مدت سے آرزو کی نظرین کمان پر ہین
دیکھین جفا مین وہ ہین یا ہم وفا مین کامل — دونون مکر کو باندہے اب امتحان پر ہین
دیتے تھے گالیان بھی پہلے تو میٹھی میٹھی — لیکن یہ آج کلمے کیسے زبان پر ہین
گردون فی جسکو چاہا زیر زمین سلایا — ایسے ستم ہمیشہ اسکے جہان پر ہین
دیدار و گفتگو کے ارمان کیسے نکلین — ہم دید کے ہین بھوکے شنید ایمان پر ہین
گھر پر بلا کے اپنے کرتے ہو جو رہیا — لطف و کرم یہ کیسے اس میہمان پر ہین
نخل مراد میرا ہے بار ور الٰہی — یا ایک سرو قد کی جوبن اوٹھان پر ہین
سنتے ہین سب وہ لیکن جب آئے ذکر عاشق — نفرت سے ہاتھ اپنے رکھہ لیتے کان پر ہین

ای تارج حال میرا کب پوچھتے ہین مجھسے
انداز یہ ہین نازان مغرور شان پر ہین

ترجمہ۔ جناب مرزا مکرم بخت صاحب گورگانی شاگرد جناب فروغ مرحوم

سر دیکے خوش کرینگے ہم کیسے جہان پر ہین — مقتل مین سر ہی چرچے سبکی زبان پر ہین
ہر شئی فنا ہے لیکن دنیا مین پھنس رہے ہین — کیون دل لگا ہی ناحق اس بے نشان پر ہین
کوہ الم کا دامن بار گران ہے تن پر — جور و ستم یہہ ناحق بہمہ ناتوان پر ہین
کیا حشر ہوگا اونکا معلوم کچھہ نہین جب — پھولے ہوئے یہہ زاہد کس گمان پر ہین
سوز درون شعلہ یہان غم کا اوٹھہ رہا ہی — میری رقیب بیٹھے تیرے مکان پر ہین
پاکر شمیم الفت ہر کس ہے مست ہر سو — احسان گلرخون کی ساری جہان پر ہین
فرقت فی تیری ظالم اتنا جلایا مجھکو — سوز فغان سی چھالے میری زبان پر ہین
ہانہون کو مسکرا کر گردن مین ڈالدینا — قربان ہم تو اونکی اس آن بان پر ہین

ظلم وستم تمہارا میری وفاشعاری
میری تمہاری چرچے سبکی زبان پر ہین

ڈھونڈا فلک نے ہر جا لیکر چراغ مہ کو
پھر بھی نہین وہ ملتا اپنے مکان پر ہین

کیا فیصلہ ترحم ہوگا حشر کے دن
موقوف ساری جھگڑی اونکی زبان پر ہین

تسلیم جناب محمد غفور الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر بیسٹر بریلی

حورین ہین بے ملاحت گو آسمان پر ہین
تسلیم پہنچے کیون او بنی دکان پر ہین

کہیے نہ شیخ صاحب ہم آسمان پر ہین
بے پر ہی اڑ کے پہونچے یا مہربان پر ہین

کہا یا ہی تمنے پڑا یا قتل پر اٹھایا
سو خون عاشقون کی اس ایک بان پر ہین

او ستمی ہمارا لاشہ کیون بار بار دیکھا
اب سو گمان ہمکو اس بدگمان پر ہین

دندان و لب کو اوسکے اغیار چاہتے ہین
کچھ دانت دشمنون کی ہیرے کی کان پر ہین

کیون لڈ جا نکالا لالچ دیکے انکو حضرت دل
وہ خود ادھار کھائے ان مہربان پر ہین

یون ذبح کرکے قاتل دیتا ہی جھ سائی
وہ سر ہون زیر زانو ون جو آسمان پر ہین

کہتے جناب عیسیٰ کیونکر علاج ہوگا
بیمار ہین زمین پر آپ آسمان پر ہین

تو دل مین بس رہا ہی عیسیٰ ہون چلتے پھرتے
پہلے زمین پر تھے اب آسمان پر ہین

سچ پوچھو تو ان کو دل مین جگہ نہین ہی
گو سچ جھوٹ وعدے لاکھون زبان پر ہین

سن حال زار بلبل کل کیا تمانچ کیا ہی
بے گوشت استخوان ہوکر استخوان پر ہین

جو جیتے رہ نشان ہین شایان عمر و شان ہین
وہ بے نشان ہونگے مرتے جو شان پر ہین

سوسن نہین ہی گویا کیسی زبان درازی
اہل زبان کی بہتان اس بے زبان پر ہین

ہو حسن جور و لکش موسیٰ ہون لوز پرغش
ای جان ہمتو فرمان اس آن بان پر ہین

تم سو رہو تو اپنے دربان سے یہ کہدون
جو تمکو پوچھے کہدی کہ اپنے مکان پر ہین

تم دیدو یا ن جسکو ہو سب مین سرخرو وہ
لاکھون نگاہین اس سے اس پاندان پر ہین

سوز درد ن کسیکو کسطرح ہین سناؤن
دو ہچکی منہ پہ آسے چھالی زبان پر ہین

واعظ کو ڈھونڈھتے ہین مسجد مین انکی شالق
یہ کون موذنہ چھپا ہے کی دکان پر ہین

شور فغان بلبل سنتے نہین ہین کیون گل
نقارے کی اتنی بجے ہرون کی کان پر ہین

لاشی ہے حسن ظن ہو یا سوء ظن کہ دونون
خارج یقین سے ہین مبنی گمان پر ہین

گھڑیون ہمارے ہجر مین ملاکو جیتے دو
لیلی و نہار عالم کیا اس اذان پر ہین

دل دیکر اونسے واپس کسطرح کوئی مانگے
جو دلکا نام سنکر آجائے جان پر ہین

بیتہ ہین جو رضا پر تسلیم دین وہ اب سر
اس ترک تیغ زن کی ابرو کمان پر ہین

تخلص جناب محمد علی اکبر خان صاحب ساکن مراد آباد محلہ منڈی

تم نازنین نیازمین ہم ایک شان پر ہین
میری تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

منت سے التجا مین یہان آن آن پر ہین
وہان عذر گونہ گونہ طرز بیان پر ہین

کیون خوبی پسند نازان حسن گمان پر ہین
تا کامیاب ہو تو جب امتحان پر ہین

اسلام والو دیکھو اب چشم عبرت
دنیا مین غیر قومین کس اوج شان پر ہین

وہ اتحاد وحب و امداد باہمی سے
غالب ہمیشہ دیگر ہم عصریان پر ہین

وہ علم و حرفہ و فن ہر یک مین ہو کر کامل
فاخر حسب پہ اکثر کم خاندان پر ہین

اونمین نہین کسیکو بغض و حسد کسی سے
وہ رہتے مرحبا کو ہم پیشہ گان پر ہین

اونمین سے جو مین خاطی پرسش سے ہو کر خائف
تہمت نہین لگاتی پیر و جوان پر ہین

وہ زر کو نا شنو نہین کہوتے نہین ہین بس بہر
اوسکی گشادہ انکھین سود و زیان پر ہین

آپسکے تصفیے سے کرلیتے ہین وہ فیصل
ہوتی جو کچھہ نزاعین ملک و مکان پر ہین

اونمین سے حکم والی واقع سمجھنے والے
تحقیق مین نہ جا بر کچھہ لمزمان پر ہین

وہ ہینگے ایسے منصف بی جور و جبر جنکی
پاداش وہ نگاہین ہان مجرمان پر ہین

کاہل نہین وہ دینی ملکی امور مین جو
مبنی امید نظم خوش ملکیان پر ہین

وہ روکتے ہین دلکو خود ایسی خواہشونسے
جور و کی جانی واجب نام اوران پر ہین

اونمین جو ہین توانا وقتاً فوقتاً از خود
وہ التفات فرما ہر ناتوان پر ہین

تم اونکو دیکھکر تواب اپنی ہو لو ورنہ
بڑہجائینگے مصائب جو مردمان پر ہین

اتبو روانہ رکھو تم جملہ ایسی باتین
جو چھوڑی جانی لازم اہل الزمان پر ہین

سیکھو سکھاؤ وہ فن نافع جو ہون عموماً
موقوف گو باجرا وہ منعمان پر ہین

ہان جملہ مایہ داران ایسی نہین جو مطلق
نا ملتفت سوال بے مایہ گان پر ہین

دنیا کو جاہی چاہو پر دین کو نہ چھوڑو
آیۂ نصوص قرآن سب بندگان پر ہین

تمکین وہی ہین اپنی جو ہین بجب قومی
صدمہ اوٹھاتی اپنی دل اور جان پر ہین

ثانی ۔ جناب مولوی احسن اللہ خان صاحب بدایونی

ای انقلاب چرچے جنکے زبان پر ہین
وہ کس زمین مین ہین کس آسمان پر ہین

صدمے نصیب اعدا اب کسکی جان پر ہین
شکوے گلے عدو کے کسکی زبان پر ہین

ای ضعف ہم رسینگے کیا روکنے سے تیری
دربان لاکہہ ایسے اونکی مکان پر ہین

فتنونکی تیری گنتی کیا چشم مست ساقی
کتنے دوکان مین ہین کتنے دوکان پر ہین

سوز نہانی قصے کیونکر بیان ہون اُنسے
دل مین کہان جو چالے میری زبان پر ہین

کیا جانے کسکو دیکھا کو ہی عدو مین تنہا
وہ بدگمان مجھسے بیجا گمان پر ہین

کیا دہوم محتسب کی ہی میکدے مین ساقی
مینا و جام صدقے ایک ایک آن پر ہین

منصور و دار کیسی کہدین لہو کے قطرے
میری تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

کیا ٹھیک ایسی چپ کا دونون ہوے نہ رسوا
میری تمہاری چرچے سبکی زبان پر ہین

پای ہین مہر و مہ نے کب یہ ملیح چہرے
پکوان ساری پھیکی اونچی دکان پر ہین

مستونکی تیری ساقی ہر آن ہے نرالی
مسجد ہے زمین پر ہین سر آسمان پر ہین

دلپر کہنچے ہین نقشے عالم کے موشگافی
سب مال اونچا دونچا اپنی دکان پر ہین

اے بیقراریٔ دل ملنا ہے اُنکا مشکل
مین کیا کہون وہ اسدم کسکے مکان پر ہین

غیرون سے لن ترانی مجھسے یہ بدگمانی
سنکر مری کہانی کیون ہاتھ کان پر ہین

ثاقب گدا و سلطان دو روز کی ہین مہمان
ناداں ہین پھر جو نازان نوبت نشان پر ہین

ثابت جناب سید صغیر حسین صاحب امروہوی تلمیذ حضرت ضیا لکھنوی

نازک خیال نازان لطف زبان پر ہین
ہم بے لیاقتی سے قاصر بیان پر ہین

ہین پرتو ضیائی رخسار یار دونون
شمس و قمر جو روشن یہ آسمان پر ہین

پیشانی صنم کی افشان کاسہے نمونہ
سیارہ و کواکب جو آسمان پر ہین

حیرت ہی مجھکو اسکی کسنے یہ دی ہے شہرت
میری تمہاری چرچے سبکی زبان پر ہین

واعظ کا میکدے مین کیا کام جو ہان ہے
مثل بلائے مبرم نازل وہ جان پر ہین

کچھ حال میرے دل کا سنو تو مین سناؤن
ایسے حضور مائل گرد استان پر ہین

میری بیان غم کو پتھر کا دل بھی سنکر
ہو جائے موم لیکن آپ آن بان پر ہین

امید مہربانی ہو یہ خیال باطل
کیسا خیال باطل بیجا گمان پر ہین

کیا بیوفائیون کا اونکی گلا ہو مجھکو
بد عہد جب وہ ثابت ساری جہان پر ہین

جرم و خطا کو میری فرمائین بھی تو آخر
دشمن وہ میری کیون ہین اور کس گمان پر ہین

کوچہ سے یار کا ثابت قدم ہٹانا
اچھا نہین یہ شیوہ وہ امتحان پر ہین

ثروت جناب عتیق الرحمن خانصاحب امپوری

کہدو نہین ہین گھر پر یہان ہان کہان پر ہین
وہ اپنی آن پر ہین ہم اپنی آن پر ہین

اب یاد کسکو قصے ہین اگلی صحبتون کی
میری تمہاری چرچے سب کی زبان پر ہین

کیا اعتبار ساقی ہے ہمسے میکشون کا
آج اس دکان پر ہین کل اوس دکان پر ہین

معدن پہ جیسے ہر سو پہر زمین کا لے بچھو
بل کہائے اونکے گیسو کچھ ایسے کان پر ہین

قاتل کی ابرووں سے سینہ نگار ہو نہین
یہ نیمچے دو دھارے ہر وقت سان پہ ہین

پیری مین ولولے ہین دن دو نے انہی ابدل
ہم جان دینے والے اک نوجوان پر ہین

مشتاق تیرے دل کچھ اسقدر ہمارا
ہر دم نگاہین قاتل تیری کمان پر ہین

تقدیر کا سکندر ایسا ہون وصل کی شب
رکھی ہو میرا سر وہ اپنی ران پر ہین

جوبن او بہار پر ہے وہ کیون نہ رنگ لائین
نام خدا جوان ہین اپنے اوٹھان پر ہین

وقت اخیر کیسے چھوٹے گا در تمہارا
یہ سون سے جبہہ سا ہم اس آستان پر ہین

جھنڈی مری گڑی تھی جنکو وہ قبر مین پڑے ہین
اب کوئی اونکو دیکھے کیسی نشان پر ہین

ظالم نے پیاسا مارا اصغر کو یہ نہ دیکھا
کیا کیا اذیتین اس ننھی سی جان پر ہین

کیا خشک سا لیو نمین اشعار زمین شروت
فاقے پہ فاقے ا تبو ہر ناتوان پر ہین

جادو جناب سید تہور حسین صاحب تلمیذ حضرت جلال لکھنوی

مانع وہ ناز کی ہے وہ استحان پر ہین
جہگڑے ہی فنا بقا کے مجہہ ناتوان پر ہین

پکہہ تاران رگونکے جو استخوان پر ہین
وہ تیر بن گئی ہین کیا صد ہی جان پر ہین

یہ اور تازہ صد ہی اسوقت جان پر ہین
منہ دشمنونکے میری ظالم کی کان پر ہین

داغونکی پہول دلمین ہین خار غم جگر مین
صحرا بہی ہے چمن بہی پہر صد ہی جان پر ہین

ہی غیر گہر کے اندر مرمٹنے والے باہر
بالا ی خاک غلطان اوس آستان پر ہین

تاکید ضبط کی ہے یہ ہای ہای کیسے
آنکہون سی دیکہی گا جو صد ہی جان پر ہین

یہ شان کوہکن بہی ہی دیکہنے کے قابل
تیشہ گرا ہی سر مین بیٹہی چٹان پر ہین

سمجہو ہو جن کو تاری آہونکے یہ شرر ہین
روشن چراغ میرے ہر آسمان پر ہین

یہ نخل عشق تن کی شاخونکی پہول پہل ہین
جو داغ ہین جگر مین جو صد ہی جان پر ہین

فریاد و آہ کے در سب بند ہوگئے ہین
ضبط فغان کی مہر ہین میری زبان پر ہین

مژگان سی ابرون کی کیون کر بنے ستمگر
یہ نوک جہوک پر ہین وہ آن تان پر ہین

یہ قصۂ الم ہے ذکر وصال جہوٹے
اونکی زبانین کاٹو جنکی زبان پر ہین

تیر نظر کسی کا یہ کہکے دل مین بیٹہا
مین ہون طبیب اونکا جو صد ہی جان پر ہین

بہوشی جنو نمین یہ بہی خبر نہین ہے
بیٹہی ہین ہم زمین پر یا آسمان پر ہین

گم گشتگی کو میری گم گشتگی کی دہوکہ
وہ ناتوان ہو نمین مجہہ ناتوان پر ہین

غیرو نسی کیون وہ پوچہین مجہکو وہ ہین بلائین
یا آپ آکے دیکہین جو صد ہی جان پر ہین

ان پارہ ہائے تن کی باد فنا پہ گت ہی
سگہائے کوے قاتل ہر استخوان پر ہین

عشاق ٹکڑے ہو کر تقسیم ہو گئے ہین
تن خاک رہگذر پر سر آستان پر ہین

تصویرین ای تصور کھینچی ہوی ہین تیری
جو جسم ناتوانکے ہر استخوان پر ہین

اونکا علاج کرنے عیسےٰ گئے ہین شاید
تیری مریض الفت جو آسمان پر ہین

اس آتش جگر کے سوز درون دل کے
چھالے نہین ہین ظالم شاہد زبان پر ہین

تیرونکی انپی مہرین تم بھی وہین لگاؤ
الفت کے نام کندہ جن استخوان پر ہین

افشان جبین سے چھٹ کر ابرو پہ جم گئی ہی
مہتاب کی ستارے روشن کمان پر ہین

شاہد ہین کوہ عشق فرہاد تیشہ زن کے
سر کی لہو کے دہبے ہر اک چٹان پر ہین

سنگ تپ الم سے اے درد سینکدینا
سینہ زنی کی چوٹین جو استخوان پر ہین

دکھ درد مول لینا یہ کام ہے ہمارا
انکی دوا نکرنا جو صدمے جان پر ہین

وہ پارہ ہائے سر ہین جو خاک پر پڑے ہین
وہ استخوان ہین میری جو آستان پر ہین

بیعزتی کے تمغے ناطاقتی کے طغے
چار و نطرف سے پڑتے مہمہ ناتوان پر ہین

عشق بتانکے صدمے جو درد نکو آرزو ہین
دونون جہانکی جگر کی جاوید جان پر ہین

جوہر جناب حافظ نبی محمد صاحب گوالیاری تلمیذ حضرت مضطر مدظلہ

دل سینکڑون تصدق ظالم کی شان پر ہین
قربان لاکھ جانین اوس آن بان پر ہین

سب راحتین جہانکی ہین آپ کو میسر
سب آفتین جہانکی اک میری جان پر ہین

کیونکر سناؤن حال سوز تپ جدائی
میری زبان تو دیکھو چھالے زبان پر ہین

نیرنگی زمانہ کیا رنگ لائی دیکھین
میری تمہاری چرچے سبکی زبان پر ہین

حیران ہین مسیحا ئین تو آئین کیونکر
مین ہون زمین کیا اور پروہ آسمان پر ہین

سنتا ہے کب موذن فریاد وصل میری
ظالم کر ہاتھ رکھو پہلے ہی کان پر ہین

کس طرح حل معما ہو یار کر دہن کا
لاکھون یقین پر ہین لاکھون گمان پر ہین

نقارۂ خدا ہے گویا زبان عالم
میرے تمہاری چرچے ہے سبکی زبان پر ہین

صدمے تیری جفا کے کانٹے میری وفا کے
ایسونکی آنکھ مین ہین ایسونکی جان پر ہین

اوصاف دلبری مین کیا خوب چل رہی ہی
تیغ ادا کے مکڑے جوہر زبان پر ہین

جفا۔ جناب حکیم خادم حسین صاحب ساکن گوالیار

تم فرد ہی جو صدمے سب کی زبان پر ہین
مین نے جو داغ کھائے روشن جہان پر ہین

اک تم کہ جسنے میری درد دل نہ پوچھو
اک مین کہ صبر جسکے دشمن کی جان پر ہین

میری امید بنکر ہر سال بڑھ رہے ہین
جو بن تو خیر جوبن وہ خود اوٹھان پر ہین

اے آہ نارسا تو پہرتی ہے کیون بھٹکتی
پردے مین رہنے والے اپنے مکان پر ہین

مین نے کہا پری ہو یا حور ہو تو بولے
ڈھونڈو کہ قاف مین ہین یا آسمان پر ہین

عشق صمد کے طعنے دیتے ہین میری دل کو
الزام کیسے کیسے اس بے زبان پر ہین

اک حسن کی ہے دولت تابع ہے اونکا عالم
بیٹھے مکان مین ہین قادر جہان پر ہین

چاہت مین بہ رہی ہین کیون آنسوؤنکی دریا
آنکھون کو کیا ہوا ہی صدمے تو جان پر ہین

اک مین کہ بات جسکی کانٹے کبھی نہ پونچھین
اک تو کہ جسکے چرچے گل کی زبان پر ہین

مجھکو کیا پریشان دل جنہین کرانہین نے
یہ تیری الجھی سلجھے گیسو جو کان پر ہین

آنکھون کو کون دیکھے یہ تیر کون کھائے
مین اونکو دیکھتا ہون جو امتحان پر ہین

سوز تپ درون سے طاقت نہیں جو بولون
ضبط فغان سے ظالم چھاتی زبان پر ہین

نیچی نیچی نظرین ہم خوب جانتے ہین
رنگ حیا جما ہے جو بن اوٹھان پر ہین

مژگان کے تیر توڑ دکھہ دلمین کچھہ جگر مین
صدقے ہزار جائین ان سبکی شان پر ہین

اللہ دو گھڑی کو تم پر بھی ڈال دیتا
رشک عدو کی صد مے جو میری جان پر ہین

دشمن کو تمنے چاہا اور ذکر اوسکا مجھسے
یہ ظلم بھی نئے ہین جو میری جان پر ہین

ہین عاشقی مین کامل تم دلبری مین یکتا
میری تمہاری چرچے سب کی زبان پر ہین

دونون کا شیفتہ ہون دل کسکو دون خفا ہین
زلف اپنی شان پر ہے رخ اپنی شان پر ہین

دیگر

احسان پنجتن کے پیرا ور جوان پر ہین
پیرا ور جوان کیسے دونون جہان پر ہین

تطہیر کا بھی اُنکی ہے شان مین آیا
جتنی فضیلتین ہین روشن جہان پر ہین

وصف حسینؑ کیونکر ممکن ہو انس وجن سے
کرتی ہین مدح وہ بھی جو آسمان پر ہین

تعریف حسن کیا ہو اکبر سے نوجوانکی
ختم الرسلؐ کی باتین ختم انکی شان پر ہین

عشق امامؑ دین نے مشہور کردیا ہے
حرؑ کی وفا کے چرچے سبکی زبان پر ہین

کیون فکر اسقدر ہے مشکلؑ کشا ہین حامی
مٹجا ئینگے خفا یہ صدمے جو جان پر ہین

جگر جناب محمد محفوظ علی خان صاحب تلمیذ جناب سیف شاہجہانپوری

جب سے ملی ہو تم وہ کچھہ امتحان پر ہین
کیا کیا بلائین نازل دشمن کی جان پر ہین

چنگز جبین پر افشان بیٹھے ہین بام پر وہ
بے نور سب ستارے آج آسمان پر ہین

بے مہر و بہروت بے درد و بہو فا بہی
ابتو یہ نام اونکے سبکی زبان پر ہین

کی چال ناز کی نے ہر چند اُنسے لیکن
ہمراہ نقش عاشق وہ نامجان پر ہین

جب آزما چکے ہو عشاق باوفا کو
پھر امتحان اونکی کیون امتحان پر ہین

رندون نے کیا انہین بھی کچھ جاٹ پر لگایا
یہ آج شیخ جی کیون مغ کی دوکان پر ہین

جیسے ہوا ہی سودا ان گیسوؤنکا دلکو
لاکھون بلائین نازل اک بیزبان پر ہین

اٹھوا رہا ہے دیسے بار غم جدائی
کیا کیا ستم فلک کی اک ناتوان پر ہین

فرقت مین آفتون کو ہمنے نہ ٹلتے دیکھا
یہ جسکی جان پر ہین پس اُسکی جان پر ہین

تشبیہہ کس سے دیکر تبلائین اسکا نقشہ
قربان جان و دل سے ہم جس جوان پر ہین

ایجرخ ایکدن تو ہم یہ خبر بھی سنتی
آمادہ اب عدو کی وہ امتحان پر ہین

یون حال دل ہمارا سنتی ہین ای جگر وہ
گویا کہ لوٹ غم کی اس داستان پر ہین

جوہر جناب سید عبد الرحیم صاحب

بندہ نواز بان کیا اک میری جان پر ہین
احسان تیرے بار سبھی جہان پر ہین

کیا کچھ یقین دلکو اونکے بیان پر ہین
کیا کیا گمان ہمکو جھوٹی زبان پر ہین

تری مزاج واعظ کیون آسمان پر ہین
ہم سجدہ زیر آخر کس آستان پر ہین

کسب ضیا ہین کرتے خورشید و ماہ و انجم
جلوہ تو اونکی دیکھو کیا لامکان پر ہین

جور فلک الگ ہی جور صنم الگ ہے
یہ لطف اور احسان اس ناتوان پر ہین

برباد یان ہماری آخر کو رنگ لائین
کیسے فریفتہ وہ اس داستان پر ہین

دزدنگاہ آیا دل مین تو کیا جسے آیا
الزام جھوٹی سچے اک مہمان پر ہین

بدخو ہین بدزبان ہین بے مہر و بے وفا ہین
اوصاف اونکے کیا کیا سبکی زبان پر ہین

جب سے دل اسکے دلکی باقی نہین ہے کہکیون
باتین ہماری دلکی اونکی زبان پر ہین

ارمان دلکے پوری ہوتے لگے ہین اب تو
احسان اونکے کیا کیا اس بدزبان پر ہین

مجنون ہی اسنے لیلی وامق کہین نہ عذرا
میری تمہاری چرچے سبکی زبان پر ہین

تم قتل عام کرکے کرتے ہو خون کسکا
رشک ابد کی صدمے کیون میری جان پر ہین

جور و ستم کے شکوے ہمکو نہین کسی سے
بے مہرونکے دعوے اک مہربان پر ہین

اے تیغ یار آخر ہے انتظار کس کا
آمادہ وہ بھی ہم بھی اب امتحان پر ہین

عیسیٰ سے ہوسکیگا اپنا کہان مداوا
ہم خاک پر فتادہ وہ آسمان پر ہین

پہلو مین بیٹھکر وہ یہ پوچھتے ہین مجھسے
اب تو دماغ تیرے کیون آسمان پر ہین

اوستاد اک جہان کی جو شہر مین نام لیوا
پھر ناز حق بجانب اردو زبان پر ہین

جگر جناب محمد افتخار علی خان صاحب تلمیذ حضرت امیر مینائی مرحوم

کمسن نہین ہے وہ کچھ اور شان پر ہین
آنکھین بہین ملاقی جوبن ادھان پر ہین

دل سے تلی سمگر خود امتحان پر ہین
او جان لینے والے ہم کیلی جان پر ہین

اے ماہ پارہ تیری ہر وقت کان پر ہین
گونا رسا ہین نالے پر آسمان پر ہین

میری لحد پہ چڑھکر کس ناز سے وہ بولے
تم ہو زمین کے نیچے ہم آسمان پر ہین

دشمن سے آج اشارے محفل مین ہونگے ہنسکر
بجلی گرانے والے وہ میری جان پر ہین

پکھرہگی جبین پر افشان وصال کی شب
تھوڑے سے ستارے باقی اب آسمان پر ہین

نالان ہر روز محشر اللہ سے خدائی
جور بتان کی شکوے سب کی زبان پر ہین

لہرا کے زلف رخ پہ ساقی پلا رہا ہے
بادل سیہ جو چھائی آج آسمان پر ہین

گالی بھی اور سنی منہ سے مجھکو کبھی نہین دی
جسکے لئے دعائین ہر دم زبان پر ہین

ڈھونڈھین کہان ہم انکو غائب ہین شیخ صاحب
مسجد مین ہین نہ حضرت مے کی دکان پر ہین

اپنی نظر سے مجھکو ہونا ہے رشک کیا کیا
آنچل ترا ڈھلا ہے جوبن اوٹھان پر ہین

انا و حال حسرت سنتے نہین ہمارا
پر کان کیون لگائے ہر داستان پر ہین

ارمان بھائی حسرت ہر شخص کے ڈھیر دیکھے
سودے طرح طرح کے دلکی دکان پر ہین

جانان کی تو یہ ہے جمشید وقت ہین وہ
جو فاقہ مست ساقی تیری دکان پر ہین

کسکی گلی مین تڑپین نالہ کرین کہان ہم
کیا جانے وہ سوئے کسکے مکان پر ہین

تسنیم اور کوثر زاہد کو مبارک
پینے پلانے والے مے کی دکان پر ہین

ہم مر گئے گلی مین وہ بام سے نہ اترے
بیٹھے مسیح بنکر خوب آسمان پر ہین

جو ہے وہ دل بسنہا لی کوچے مین پھر رہا ہے
وہ میہمان جو شب کو میرے مکان پر ہین

بلوے جو دخت رز کے آنکھون کو بھا گئے ہین
جب دیکھی جگر کو مے کی دکان پر ہین

حسب عالی جناب کرنل صاحبزادہ محمد حسن رضا خان صاحب بہادر کمانڈنگ افواج ریاست رامپور

ہم مٹنے والے اونکی ٹھوکر کی شان پر ہین
جو حشر ڈھانے والے محشر کی جان پر ہین

زیبا سہ گالیان کب اوس بت کی شان پر ہین
کیون کڑوی کڑوی باتین میٹھی زبان پر ہین

یہ جھیلے بھائی نہین سنتے نہین کسی کی
ان کے دماغ یارب کیون آسمان پر ہین

اک میں کہ شکر تیرا ہر وقت میرے لب پر
اک تو کہ میری شکوے ہر دم زبان پر ہین

تیری مژہ کے بسمل تیری بھوؤنکی کھائل
قربان تیر پر ہین صدسے کمان پر ہین

دنیا مین ناز اونکی اوٹھتی نہین کسی سے
ہین وہان بان لیکن بھاری جہان پر ہین

سنتے ہین مرنے والا کوئی وہان نہین ہی
پھر یہہ جناب عیسیٰ کیون آسمان پر ہین

پانی کو ریگ صحرا دوڑی جو پاؤن پڑنے
چھالے پکار اوٹھے کانٹے زبان پر ہین

بازار حسن مین ہم دل کس کے ہاتھ بیچین
یوسف لقا ہزارون اک اک دکان پر ہین

فرہاد و قیس و وامق باقی نہین ہین لیکن
ان نامیون کے قصے اب تک زبان پر ہین

کشتون کی تیری قسمت زندون سے بڑھ گئی ہی
جو ہین زمین کے نیچے وہ آسمان پر ہین

کس کس بری طرح سے چھیڑا ہی ہین نے اونکو
کیا کیا مزے کی شکوے اونکی زبان پر ہین

بہکے کا نقش پا ہی کوئی عدو ہین یارب
سجدے کے نقش لاکھون کیون اس نشان پر ہین

رسم وفا کا بیڑا اور مدعی اوٹھالے
بہتونکے خون ایجان اس ایک پان پر ہین

میری تمہاری باتین افسانہ بن رہی ہین
میری تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

دیر و حرم ہے کیا شے کعبہ وہی ہی اپنا
جبریل سر بسجدہ جس آستان پر ہین

کیونکر نہ دین دعا مین اوس بادشہ کو اپنے
دل سے حسن تصدق جس مہربان پر ہین

حامد جناب مولوی حامد حسن صاحب قادری تلمیذ حضرت مائل لکھنوی

شکوے تری جفا کے اوسکی زبان پر ہین
اب میری دل کے صدمے دشمن کی جان پر ہین

کس کس ادا نے ماری چرکے ترے جگر پر
موقوف فیصلے یہ ان کے بیان پر ہین

محفل مین پوچھتے ہین حیران ہوکے سب سے
یہ دانے تسبیح کیون شہیدان پر ہین

جب آنکھ مین دیکھا ابرو کو کھل گیا دل
وہ ہی تو لوٹ اپنی بانکی کمان پر ہین

مشہور تم جفا مین بدنام مین وفا مین
میری ہی تمہاری ہر چہ سے سبکی زبان پر ہین

عاشق کشی سزا ونکو نفرت ہے یہ تو مانا
اچھا تلے ہوے کیون وہ امتحان پر ہین

صیاد سنگدل نے کیا ظلم مین کمی کی
اب بجلیون کی جملے کیون آشیان پر ہین

کس دل مین بیٹھنا ہے قاتل کا تیر دیکھین
ساری جہان کی نظرین اونکی کمان پر ہین

عجز و غرور سے ہے یہ بات صاف ظاہر
عاشق زمین پر ہین وہ آسمان پر ہین

جب بات کی ادا سی مکڑی ہوی جگر کے
کیا تیز تیز فقرے اونکی زبان پر ہین

آپ اوسطرف خفا ہین دشمن ادہر فلک ہے
صدمو ہزار اکیلے حامد کی جان پر ہین

جواب جناب محمد الف خانصاحب

بل تیغ پر ہے اونکو نازان کمان پر ہین
بانکی بنی ہوی ہین لیس امتحان پر ہین

بیٹھی جماے لیتے تیری دکان پر ہین
اک جام ادہر بہی ساقی کانٹے زبان پر ہین

آتی جو حرف مطلب میری زبان پر ہین
گھبراسکے ہاتھ رکہتے وہ اپنے کان پر ہین

کچھ کم نہین یہ صدمے ہر میری جان پر ہین
ناحق کمر کو باندہے وہ امتحان پر ہین

پیکر شراب وحدت آنکھین چڑہین فلک پر
اپنی نظر سے گویا ہم آسمان پر ہین

یاران رفتہ جاکر یہہ کیسی نیند سوے
سنتے نہین جو نالے میری زبان پر ہین

اے خارزار الفت سب ہی یہ فیض تیرا
پھانسے چبھی ہین دلمین کانٹے زبان پر ہین

اے مے فروش تجکو سوگند خدا ہی لازم
وہ واعظ بہی آج آئی تیری دکان پر ہین

ہم زرد ہو کر غم مین قسمت کو رو رہے ہین
خوش ہو کے لوگ ہنستے کیون زعفران پر ہین

آواز ہے تمہاری یا ہے کمند جادو
دل کھچ رہے ہزارون اک ایک تان پر ہین

خنجر ملے گلے سے تو سمجھون اعید قربان
شکر خدا وہ مائل آج امتحان پر ہین

آہین بلند ہو کر کتنی گئے ہین اونچے
مین تو زمین پر ہون وہ آسمان پر ہین

دیر و حرم کے جھگڑے دنیا کے مخمسے سب
دونونکے زندگی مین کیا رنج جان پر ہین

منہ زخم کا کہلا جب خنجر ہی کر گیا تہا
الزام جھوٹے ناحق اس بیزبان پر ہین

کوٹھے پہ چھنکے افشان وہ ماہ وش ہے سوتا
تارے یہہ جھلملاتے کیون آسمان پر ہین

پائی کہان سے نالا عشاق کارسائی
پردے تو غفلتون کے ظالم ترے کان پر ہین

دیر و حرم کی رونق ہے اونکے ایک دم سے
فضل خدا سے قابض ہر اک مکان پر ہین

جانبازیون کے دعوے کہتا ہے سنکر قاتل
موقوف تیری باتین سب امتحان پر ہین

روند و جگر کے ٹکڑے پرزے اڑاؤ دلکے
یہ منچلے سپاہی سب کھیلے جان پر ہین

مجھکو کبھی گلوری دی تھی نہ ہاتھ اٹھاکر
اب فاتحہ وہ کرتے کیون پھول پان پر ہین

رکھو حباب دلمین تم یاد بیخبرون کی
موقوف سب فضائل اس قدردان پر ہین

حبیب جناب محمد حبیب النبی خانصاحب رامپوری تلمیذ حضرت تسلیم مدظلہ

صدمے نئی طرح کے روز اپنی جان پر ہین
جیسے کہ شیفتہ ہم اک نوجوان پر ہین

تیار اونکی آنکہین آج امتحان پر ہین
دو تیر چلنے والے اس ایک جان پر ہین

یوسف سے انکو کیونکر تشبیہ دیسکین ہم
وہ اپنی شان پر تھے یہ اپنی شان پر ہین

صدمو سے جانکنی کے کیا رو منگین یہ آنکہین
جب زخم ہنسنے والے مجھہ ناتوان پر ہین

کیونکر نہو فلک پر اپنا دماغ ہمدم
سجدے مین آج انکی ہم آستان پر ہین

تم حسن مین ہو یکتا ہم عاشقی مین کامل
تم اوس گمان پر ہو ہم اس گمان پر ہین

کہنے کو یون تو عاشق انکی ہزار ہونگے
جو ظلم ہین فلک کر وہ میری جان پر ہین

خود ہی بگاڑا ہمنے رشک مسیح کہکر
نخوت مین آکے گویا وہ آسمان پر ہین

ہم اونسے اور بڑہکر معشوق ڈہونڈہ لینگے
مغرور بنکے بیٹھے وہ کس گمان پر ہین

عاشق سے پہلے ملکر کرتے ہو ظلم آخر
شیوے تمہارے صاحب روشن جہان پر ہین

اب مین چہپاؤن یا نہ بیکار ہی عبث ہے
میری تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

عشاق کی وہان پر اک بہیڑ سی لگی ہی
تصویرین اُنکی ہمدم جسکی دکان پر ہین

دشمن مین بات کیا ہی سنتے ہو خوب اوسکی
تیور چڑہے ہوے کیون میری بیان پر ہین

اُن ابرو مژہ سے ای دل ضرور بچنا
ہر وقت لیس اتنے تیر اک کمان پر ہین

انسان اور فرشتے سب ہین تمہارے عاشق
کچہہ تو زمین پر ہین کچہہ آسمان پر ہین

تیرونکی تم ٹہکانے غیرون سے پوچہتے ہو
کچہہ ہین میرے دل مین اور کچہہ کمان پر ہین

دکہہ درد سنکے میرا تسکین دی رہے ہو
فقری ہین یا بہ کلمے سبحی زبان پر ہین

پوچہا جو صبے اونکو دربان یہ ہنسکے بولا
دشمن جو آپ کا ہی اُسکی دکان پر ہین

قاتل کو روز محشر بس ہو چکین سزا مین
میری زبان پر گر میری بیان پر ہین

آرام ہے زمین کو چکر ہے ہر فلک کو
گردش اونہین کو ہوگی جو آسمان پر ہین

کیا شوق میکشی ہے مسجد پڑی ہی خالی
پیر مغان کی واعظ بیٹہے دکان پر ہین

اے آسمان والے اس آسمان کی تیرے
ظلم و ستم ہین جتنے سب میری جان پر ہین

اس بیکسی پہ میری ہمدم نہ کوئی رویا
یہ بیکسی ہماری کیسی زبان پر ہین

حسرت جناب سید آل حسین صاحب پوری تلمیذ حضرت مسلم مدظلہ

ہم سب سے جدا اک نو ہوا ان پر ہین
صد حیف طرح طرح کی اس دلسپہ جان پر ہین

کب دیکھیو بر آئین دل کی مری اُمیدین
آمادہ مدتون سے وہ امتحان پر ہین

الفت مین گلرخونکی یہہ حال ہے ہمارا
روتی ہین خون آنکھین نالی زبان پر ہین

قاصد سے یون وہ بولی کیون جائین کیا غرض ہے
مغرور وہ وفا پر ہم آن بان پر ہین

نظرون کے سامنے تو اونکی نہ پیچ ایدل
تیرونکو وہ چڑھائے زہ پر کمان پر ہین

آجا ذرا یہان بھی اٹھلاکے چلنے والی
ہم صدقے دلسے تیری اس آن بان پر ہین

دم بھر رہا ہے عالم میری وفا کا دیکھو
جور و ستم تمہاری روشن جہان پر ہین

دیتی ہو دھمکیان کیون کر ڈالو قتل ہمکو
مدت سے کھیلے بیٹھے ہم اپنی جان پر ہین

وہ بار بار ترچھی نظرون سے دیکھتے ہین
چھریونکو تیز کرتے اس دلکی سان پر ہین

تجھکو قسم ہے ظالم ہمپر نہ رحم کھانا
ہم صدمے جھیل لینگے جو اپنی جان پر ہین

یارب ملینگی کب وہ نکلینگے حسرتین کب
دنرات یہ دعائین میری زبان پر ہین

مرجاؤنگا یہی گر غفلت رہی تمہاری
کیا پوچھتی ہو صدمے جو میری جان پر ہین

کیا بائے حال دل مین اونکو سناؤن ہمدم
لاتا یقین کب وہ میرے بیان پر ہین

دل لوٹتا ہے میرا انکی مفارقت مین
آرام سے وہ بیٹھے اپنے مکان پر ہین

کرتے نہین ذرا وہ افسوس رحم ہمپر
ہم کہتے اونسے سب کچھ اپنی گمان پر ہین

حسرت خیال کچھ بھی اوسکو نہین ہمارا
ہم جان و دل سے شیدا جس نوجوان پر ہین

حسرت جناب محمد عبدالرب خانصاحب عرف پیارے خان رامپوری کی

صدمے شب جدائی کیون میری جان پر ہین
کیونکر یہ بار اشواک ناتوان پر ہین

ہم مرگئے ہین اوسپر ہمکو جلائین آکر
بیٹھے جناب عیسیٰ کیون آسمان پر ہین

کیا رد کتا ہی ناصح اب اوسکی عاشقی سر
پہلے ہی مٹ چکو ہم اوس نوجوان پر ہین

اک بت کا روز ہمکو رہتا ہے جو تصور
بیٹھے ہوی کہ گویا اب آسمان پر ہین

افسوس وای قسمت ہم آپڑے پر رہی ہین
غیرونکی روز جلسے اونکے مکان پر ہین

کرتا ہی اوس سے جاکر تو اپنی منہ سے باتین
قاصد فریفتہ ہم تیری زبان پر ہین

افسوس مجھکو ہر دم بے موت مارتی ہین
صدمے جو ہجر کی شب مجھ خستہ جان پر ہین

حسرت یہہ عاشقونکو مژدہ سناؤ جاکر
مقتل مین آج سب کی وہ امتحان پر ہین

حکیم - جناب سید عبد الحکیم صاحب نقوی سب انسپکٹر پلاسپور

ظاہر پرست شید احسن حسان پر ہین
ہم جان و دلسے صدقے صانع کی شان پر ہین

کرنے سے کیا ہی ہوگی سینہ کی پردہ داری
اوس خوروش کی پیشان بیدرد ہان پر ہین

پوچھا سبب کہ اعدا ہون مورد مراحم
جبر و ستم تمہاری جب میرجان پر ہین

بے سود ہی یہ کوشش پنہان ہو راز الفت
میری تمہارے چرچے سب کی زبان پر ہین

اے بیخودی بتادے لذت تو ہی مجھکو
ہم سر جہکائے بیٹھے کس آستان پر ہین

اے جان تیرا جوبن خود ہی بتا رہا ہے
ہم کیا کہین کہ عاشق کس بانکی آن پر ہین

بڑہجائینگے فصاحت اسکے مشاعرہ سے
سرکار کے یہ احسان اردو زبان پر ہین

یارب ہی سالامت وہ قدردان سخنہا
اہل سخن کے جمگھٹ جسکے مکان پر ہین

دی ہی حکیم بیکو جن نے جو طبع نازک
اہل کمال مفتون تیری بیان پر ہین

حشر - جناب محمود احمد صاحب تلمیذ جناب ہنر سندیلوی

جور و ستم سے تیری صدمے کیا کیا نہ جان پر ہین
شکوی نہین جفا کے لیکن زبان پر ہین

زلفین یہ قرب ابرو سے چلے کمان پر ہین — ناوک نظر سے ملکین اسے ترکمان پر ہین
بیجا حریف نازان اپنے بیان پر ہین — موقوف سب یہ باتین اب امتحان پر ہین
مدت ہار اگرچہ کھیلے ہم اپنی جان پر ہین — آمادہ لو وہ دیکھو کب امتحان پر ہین
شمشیر نے پیا تھا جو خون گرم بسمل — چھالے ہزارون قاتل تیغ زبان پر ہین
کرتی ہین دیکھئے کیا تیری نئی ادائین — ظالم یہی تو باتین سب کی زبان پر ہین
دل مین نہین ہون رکھتا باتین ہین جتنی دل مین — ہر ایک ان مین ہون رکھتا راز دل کو پنہان — باتین ہین جتنی دل مین مری زبان پر ہین
ہر چند کہ کشش ہو کب دسترس ہو کیا کہنا — چلئے چھڑا ہی ہو کر کیون تری کمان پر ہین
قامت کی فتنہ دسکے بچپن مین تھی نیامت — اب اور یہ غضب ہے جوبن اوٹھان پر ہین
چاہا اگر جدا نے محشر مین ہونگے جھوٹے — نازان غضب کی ہیبت اپنی بیان پر ہین
اہل زمین حیران اہل فلک پریشان — جور و ستم کسیکی دونون جہان پر ہین
دیکھا دوانہی افشان ہو زعم انکا باطل — تارون کو ہی یہہ دعوے ہم آسمان پر ہین
گنتا ہون شام فرقت مین یاد مین کسیکی — آنکھین لگائے تارے کیون آسمان پر ہین
انبوہ ہماری اونکی جس رہچکی محبت — ہم فرش خاک پر ہین وہ آسمان پر ہین
کیونکر سخن کسیکی خوبان مہر طلعت — اونکی دماغ ہی تو اب آسمان پر ہین
ہر شے کو دیکھنے سے اسکا نشان ہی ظاہر — ہم جان و دل سے عاشق جس بینشان پر ہین
زاہد خیال رکھنا بیوقت کی نہ کہنا — موقوف سب یہ باتین تری اذان پر ہین
کیا مرتفع بنایا دھوکے مین سبکو لایا — عرش بریں کے شبہے تری مکان پر ہین
پھر پھر کے گرد صدقے ہوتی ہین رات دن جو — کیا مہر و ماہ عاشق تیرے مکان پر ہین
کعبہ مین ہین مسلمان بتخانہ مین نہ ہندو — دونون کی دونون حاضر اور آستان پر ہین

نکلی زمین قدم سے یا آسمان سر کے
دھونی رمائے بیٹھا اوس آستان پر ہین

سج دھج عجب ہی اوسکی جوبن غضب ہی ڈھاویگا
عالم کی نظرین پڑتی اوس نوجوان پر ہین

ابتدا ہی رنج فرقت وصل صنم کی حسرت
کیا کیا مصیبتین یہ اک مری جان پر ہین

گاہک ہین دل کی صد بادلدارین ہزارون
وہ سمجھ کیا ہین دل مین وہ کس گمان پر ہین

راتونکو آہ وزاری ہے دنکو بیقراری
وہ جانتے نہین مین کیا صدمے جان پر ہین

محفل مین سب سے بولین غیر دنسے لیکے کہیگر
ساری شکوک اونکو بس مری بان پر ہین

سوز درونکی حالت منہ سے کبھی کہی تھی
چھالے ہزارون اتنک لب پر زبان پر ہین

پہلو وہ کب تھے ایسے اب بدزبان مین جیسے
الفاظ ناسزا اب اونکی زبان پر ہین

مین فرد عاشقونمین تم حسن مین ہو یکتا
میری تمہاری چرچے سب کی زبان پر ہین

تپ اسقدر چڑھی ہی تیرے مریض غم کو
آنچین نکل رہی ہین یہ رنج جان پر ہین

یا وصل ہوگا اونکا یا جان دینگے اپنی
ٹھانے ہوے یہ بیٹھے اوس آستان پر ہین

چہرہ نکھر رہا ہی جوبن اوبھر رہا ہے
اک حشر اونکو دیکھو کس آن بان پر ہین

حنا۔ جناب شیخ محمد انوار حسن صاحب رامپوری

مغرور حسن پر ہین مست آن بان پر ہین
ہم پاینگی کے طعنے ساری جہان پر ہین

جور وستم فلک کے وہ میری جان پر ہین
سوز نہان سے جسکے چھالے زبان پر ہین

جوبن اوبھر رہا ہی نام خدا جوان ہین
بالا حسن مین ہین اونچے گمان پر ہین

میری تو کیا حقیقت مرتے ہین اچھے اچھے
لاکھون کو دانت صاحب اوس نوجوان پر ہین

کیونکر بنیگی اونسے وہ شاہ مین گدا ہون
مین ہون زمین کی اوپر وہ آسمان پر ہین

دم دے کے گھر بلانا جور و جفا مین کرنا
ظالم روا ستم یہ کب مہمان پر ہین

اختر فلک یہ میرے داغ دل و جگر ہین
بعد فنا یہ چمکے اب آسمان پر ہین

قصہ جب یہ ٹھہری دل کی میرے ہو ظالم
پھر کس لئے جفا مین اس بد زبان پر ہین

اللہ میری عزت رکھنا تو عاشقون مین
آمادہ آج بیٹھے وہ امتحان پر ہین

ای چرخ سفلہ پرور کیا مجھسے دشمنی ہی
کمبخت کیون ستم یہ مجھ نیم جان پر ہین

یہ حسن چار دن مین ہو جائے گا فسانہ
آپ ای حضور اتنی جسکے گمان پر ہین

پڑ جای خاک یارب اس دلکی حسرتون پر
جسکے طفیل لاکھون اندوہ جان پر ہین

نالونکی میری ڈنکے عالم مین بج رہی ہین
چرچے میری فغان کی ہفت آسمان پر ہین

آراستی ہین وہ کیا کیا ناز و ادا پر اپنی
کم سن ابھی ہین لیکن کس کس گمان پر ہین

بڑھکر ہجوم غم سے یہ ہو گئی ہے نوبت
نالے مرے پہونچتے اب آسمان پر ہین

ہم مست عشق اونکی وہ غرق بحر نخوت
ہم اپنی حال مین ہین وہ اپنی شان پر ہین

کس رنگ مین حنا ہو دل کسپہ آگیا ہی
بہر نہ ہو سرد آہین نالے زبان پر ہین

حیرت جناب اسد یار خان صاحب رامپوری تلمیذ حضرت مسکین

کیا کیا ستم کسیکے دلپہ ہین جان پر ہین
سو فضل ہین کہ میری منہ پر زبان پر ہین

کیا شان ایزدی ہی دلہ دیا ہی جنکو
کیسے دماغ اونکے آج آسمان پر ہین

غم کا میری فسانہ ہنس ہنسکے سن رہی ہین
کہتے ہین ہمتو شیدا اس داستان پر ہین

ناز و ادا کرشمہ غمزہ چہری لئی ہے
انداز ختم سارے اوس نوجوان پر ہین

پوشیدگی مین بھی وہ چھپتے نہین کسی سے
قربان ہزار جانین اس کی ان بان پر ہین

وعدہ کیا تھا مجھسے پہنچے رقیب کے گھر
جور و ستم تمہارے کیون میری جان پر ہین

ہم عشق کے ہین بندے دل کیا ہے جان دیتے
جس آن جان پر ہین اُس آن جان پر ہین

اقبال شہریاری قایم رہے ابد تک
دل سے دعا کرین سب جو اس مکان پر ہین

کہنے کہانہ ہین نے حیرت ہے مجھکو کیونکر
میری تمہارے جیسے سب کی زبان پر ہین

حسن ۔ جناب محمد حسن صاحب سبتہلی متعلم مدرسہ عالیہ رامپور

شکوے ترے جفا کے سب کی زبان پر ہین
میری وفا ہین نظر تمہاری جہان پر ہین

ہونا تھا جو ہوا وہ چھپتا نہین چھپائے
میری تمہاری جیسے سبکی زبان پر ہین

شوخی و ناز غمزہ انداز اور عشوا
ساری ستم بس انکی اک میری جان پر ہین

قسمت سے اوسکی چلکر قسمت کو ہم بدل لین
وہ مہربان یارب کس مہربان پر ہین

برسہ ندوگے جب تک دل ہی نہین ملیگا
تم اپنی آن پر ہو ہم اپنی آن پر ہین

طعنے اوہر عدو کو اُنکی اُدہر جفائین
کیا کیا مصیبتین اب عاشق کی جان پر ہین

نظر و نیسہ وہ چڑہا کر دم مین اُتار لی ہین
گہہ ہم زمین پر ہین گہہ آسمان پر ہین

آسان کچھہ نہین ہے عاشق کا قتل کرنا
کیا جانین دل مین اپنے وہ کس گمان پر ہین

دل اُنکی ہے امانت جب چاہین لین اُنہی کی
آمادہ پھر وہ یارب کیون امتحان پر ہین

حسین ۔ جناب سید باقر حسین صاحب تلمیذ حضرت تعشق مرحوم لکھنوی

کہنے ہو مجھ سے الفت مین آج جان پر ہین
رکھو ہو سر اپنا اوس آستان پر ہین

شکوہ کرے ہے اوسکا صاحب اوسکی زبان پر ہین
نازان ہم آپ اپنے اس آن بان پر ہین

اے اہل بزم تم سب کچھ شمع کی بھی سن لو
سوز و گداز کے ذکر اوسکی زبان پر ہین

اغیار کو جگہ دین پہلو مین کسطرح ہمدم
جب وہ ازل ہی سے خانہ بدوش و مکان پر ہین

ذکر جناب یوسف سو بار سن چکے ہین
مصر و رامسفر وہ اب کس گمان پر ہین

خورشید و ماہ جنکو سمجھے ہین اہل دنیا
نقش قدم تمہارے یہ آسمان پر ہین

ہو آرزو عرش تک تم محبوب ہو خدا کے
کیا فخر ہے مسیحا گر آسمان پر ہین

قصہ نہ اس جہان کا دیوانو تمکو عرض کیا
باتین جو عشق کی ہین وہ سب زبان پر ہین

افشان ہوا اوس جبین پر چھوٹی ہوئی ہین بالفعل
روشن ہے سب ستارہ جو آسمان پر ہین

لاکھون ہی کم سے کم ہین یون تو جیب اپنی
وہ مہربان ہی نازان جس مہربان پر ہین

دیوانے ہین یہ یکسان ہے ظاہر و باطن
جتنی ہین دل مین باتین اتنی زبان پر ہین

جی چاہتا ہی روون مین ہجر مین کسی کی
چھائی ہوئی جو ہر سو ابر آسمان پر ہین

غیرون کی جھوٹ دعوی اور چرب دفائین
موقوف ساری باتین اک امتحان پر ہین

قربان خط و رخ کے کیجے ہین صاحب حسن
صورت پہ ہی نکیر مغرور شان پر ہین

دل پاس نہ تھا تو کیا تھا اور اب نہین تو کیا ہی
لاکھ آفتین ہمیشہ عاشق کی جان پر ہین

سودا جنون وحشت بکتے ہین تیرے در پر
جتنی ہین ایسی سودی سب اس دکان پر ہین

دکھلا رہی ہی اب تک اپنا اثر جوانی
گو پیر ہو گئے ہم عاشق جوان پر ہین

تربیت کا جو سبب ہین رونے کا ہین جو باعث
سونا ہو تو نکو ہر بار کان پر ہین

بازار عشق مین جو ٹوٹا ہے دل ہمارا
اس آئینہ کے ٹکڑے ہر اک دکان پر ہین

جب تک جی عشق جان اپنی مجھ کو جانا
صمدی حمید لاکھون اب میری جان پر ہین

حسرت۔ جناب محمد حسین صاحب تلمیذ حضرت عرشی

فرقت مین اوس پری کے آفات جان پر ہین
رنج والم کے صدمے ایک ناتوان پر ہین

جلتی ہین حسرتون سے اغیار کیسے کیسے
جیسے کہ جلوہ گردہ میرے مکان پر ہین

مجھکو جدا ہی رکھا اوس مہ لقا سے تو نے
اے چرخ تیری شکوہ میری زبان پر ہین

مسند نشین مین جیسے نواب رشک قیصر
آثار رحمت حق ہندوستان پر ہین

تیور بدل نگاہین مقتل مین زیر خنجر
مین سن رہا ہون ابدال وہ امتحان پر ہین

قاصد سب اونسے کہنا جو کچھ ہو میری حالت
موقوف یہ مضامین تیری بیان پر ہین

مجھکو یقین نہین ہو وعدہ کا اونکے حسرت
باتین تو میٹھی میٹھی اونکی زبان پر ہین

حیدر۔ جناب محمد حیدر خان صاحب ساکن قصبہ پیلی بھیت

شمس و قمر خجل سے کیون آسمان پر ہین
جلوہ نما وہ شاید اونچے مکان پر ہین

تیغ و تبر جو دونون رکھوائے ساتھ پر ہین
آمادہ آج شاید وہ امتحان پر ہین

جیسے ہین کھیل وہ تو ظلم و ستم کو اپنے
اونکی بلا سے صدمے جو میرے جان پر ہین

ہمکو جناب دلبر آتے ہنسی نہ کیونکر
پیری مین شیفتہ یہ اک نوجوان پر ہین

اوس حور وش کی جلوے دیکھے ہین جسنے اکثر
صدمے نئی طرح کے زاہد کی جان پر ہین

مین بھی ہون غیر بھی ہین دونونکو آزمائین
باندھے ہوئے کمر وہ گر امتحان پر ہین

ہم زانوی الم پر بیٹھے ہین سر جھکائے
سر دشمنون کے لیکن دلبر کی ران پر ہین

بالائے بام وہ ہین کچھ بات ہو تو کیونکر
ہم ہین زمین کے اوپر وہ آسمان پر ہین

شان خدا کی جلوے اے شیخ دیکھتے ہین
شیدا نہین تبھی ہم آن بان پر ہین

الفت نے تیری ایسا مجبور کر دیا ہے
ذی اختیار دل پر قابض نہ جان پر ہیں

شمشاد و سرو طوبیٰ شرما رہے ہیں کیا کیا
اُس قد کے وصف جب سے میری زبان پر ہیں

پیر فلک اوسی کی انداز لے اوڑا ہے
سو جان سے شیفتہ ہم جس نوجوان پر ہیں

حور و نکا ذکر ہرگز ہمکو سنا نہ واعظ
ہم اور ہی کسی کے مائل بیان پر ہیں

خورشید و مہ فلک پر شرمندہ ہوں نکیونکر
اوصاف رخ کے پیہم میری زبان پر ہیں

ہم کب ہنر ہو تیرے باہر کہنچیں کمر سے خنجر
آمادہ وہ ہمارے گر امتحان پر ہیں

کیوں مہر و ماہ حیران سنبل ہے کیوں پریشان
کیا زلف و رخ کے مضمون میری زبان پر ہیں

شیدا ہی چشم و ابرو سمجھو ہمیں جب سے مجھکو
پڑتی نگاہیں اونکی تیر اور کمان پر ہیں

کچھ بن سکیگا میرا دشمن سے فلک کے
موقوف سب یہ باتیں اونکی زبان پر ہیں

سرکار کا ہماری کیا رعب و دبدبہ ہے
قبضہ ہر ملک پر ہے بیٹھے مکان پر ہیں

اندوہ و یاس ہر دم مثل قضای مبرم
فرقت میں تیری ہمدل حیدر کی جان پر ہیں

حسن - جناب سید نور الحسن صاحب واجد میکاز منبر حضرت علیہ

خوبان تیر مارکے ابرو کمان پر ہیں
کیا کیا نشانیاں بازبان عاشق کی زبان پر ہیں

زلفونکو یوں بکھیر اکہ شانہ لگائے کا
ہندو بنوں ہی بل کہا ئے ہو مسلمان پر ہیں

اے واے مریض عشق نہ آئینگے سیدھے
سنئے میں یوں آیا ہو کہ وہ آسمان پر ہیں

بت ہی خدا نیا و زمانہ ہے بت پرست
کوئی نکر خدائی کرتے ہی جہان جہان پر ہیں

چلا لیا کسی نے خنا پر لگا ہے تھپڑ
یہ بد گمانیاں ہیں کہ وہ اس گمان پر ہیں

دونوں جگہ مقام محبت ہیں ان تو سنکے
دلمیں تو ہی تصور چہ چہ زبان پر ہیں

چہرہ پر سرخی زبان میں لب خشک میں نمک کر
دیکھ کر عاشق کا کہ آسمان پر ہیں

حکیم جناب محمد عبدالحکیم خان صاحب شیر پوری ریاست پٹیالہ

کرتا ہے قصد تیرے عنچہ دہان پر ہیں — بالا بلند سرو کے چرچے جہان پر ہیں
عاشق ہزار جانسے سے دو جہان پر ہیں — شیدا نثار و شیفتہ روح روان پر ہیں
رہا دو دار صاحبا شیریں لسان پر ہیں — دامن عنادل جان جہان پر ہیں
شعر نثار طوطی شکر فشان پر ہیں — نازک مزاج گلبدن شیریں بیان پر ہیں
تسبیح خوان ہیں گلکے ناصح کہان پر ہیں — دل ہے ہمارا بلبل چھپے زبان پر ہیں
گلکے دہان بلبل بیدل ہر لب ہے — قصہ رسا ہے اسکے اسکی زبان پر ہیں
عاشق نگار گلشن خوبی جوان پر ہیں — طالب ز کوئے حسن پڑے آستان پر ہیں
عاشق حسین رعنا گل گلستان پر ہیں — جنت سکے فخر لعل لب جان جان پر ہیں
بلبل مثال شیفتہ سرو روان پر ہیں — حیرت بخشت صد کہ جان جہان پر ہیں

حکیم دلرشاہ تمہان پر ہیں
مفتون ماہ فلک کہ ہر زبان پر ہیں

فضیلت جناب مولوی قاضی محمد فضیل صاحب بریلوی

کہتے ہیں کہ ذرا بہت سی تھوڑی سی جان پر ہیں — شکوہ نہیں ہمارے لیکن زبان پر ہیں
کیا غم دہان تنگ ہیں جو آسمان پر ہیں — ہم بھی یہاں تو کھیلدت سے جان پر ہیں
آہو نکلو ہر دل میں سمجھے حضور کیا ہیں — گاڑے نشان اپنا یہ آسمان پر ہیں
آخر کہا نظر نے اُنسے اشارتا کیا — منہ آئی کیوں وہ اتنا اس پر زبان پر ہیں

کچھہ رحم کی بھی باتین ظالم ہین تجکو آتی
یا گالیان ہی ہر دم تیری زبان پر ہین

قاتل نہ کسطرح ہون اس شوخ کی نگاہین
تیغین لگی ہوئین یہ بجلی کی سان پر ہین

باتو نہ ان تمونکے ایدل کبھی نہ جانا
دل مین نہین یہ باتین جسنی زبان پر ہین

کیا آستین چڑہائے خنجر لئے ہے آتا
قربان ہمتو اپنے قاتل کی شان پر ہین

یہ حکم ہے کہ کوئی آنے ادہر نہ پاوے
پہرے تمام بیٹھے اُنکے مکان پر ہین

حسرت یہی ہی دل کو سب داغ دلکی ہوتے
تارے چمکتے جتنے یہہ آسمان پر ہین

دیکھین بدی مین کیا کیا رسوائیان جہانمین
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

کرتے تو قتل سبکو بن ٹھن کے ہر گھڑی ہین
پوچھو تو ہاتھہ رکھتے اپنے وہ کان پر ہین

قاتل کی میرے گھر کا قاصد یہی پتا ہے
چھاپے لگے لہو کے اُسکے مکان پر ہین

مضبوط جو ہو ڈھونڈھے وہ سنگدل تمونکو
ہم ناتوان مین مرتے اک دہان پان پر ہین

قربان اپنے ہم اس نازک مزاجیون کے
عاشق کسی پہ ہین تو اک پھول پان پر ہین

چلتے ہین کسپہ دیکھین تیر نگاہ اُنکے
چلے چڑہے ہوئونکے بنکی کمان پر ہین

جب بل نہین ہوئون پر بدلی نہین نظر کیون
تیراب چڑہی ہوئی کیون اتری کمان پر ہین

گیسو کا یہی ہی سودا کاکل کا بھی ہے سودا
دہری بلائین نازل اک میری جان پر ہین

شاہ و گدا کی منزل آخر مین ایک ہی ہی
سوئے ہوئے یہ ناحق تربت نشان پر ہین

بندہ خلیل جب سے تو ہو گیا بتون کا
اُنکے دماغ ہر دم اور آسمان پر ہین

خیال - جناب سید شمس الحق صاحب وکیل

دشمن کے بھید اکثر ظاہر جہان پر ہین
میری زبان پر کیا سب کی زبان پر ہین

دنیا کا خرخشہ ہے عقبیٰ کا دغدغہ ہے
دونون جہان کو صدمہ اک میرے جان پر ہین

ہر اک نے درد دل کی دولت تجھی سے پائی
اے عشق تیرے احسان ساری جہان پر ہین

آفت ہی ڈھاتی مجھپر سن لے اگر وہ ظالم
فرقت کی شب جو باتین میری زبان پر ہین

ہمسے مریض غم کو علسے سے کیا شفا ہو
روے زمین پہ ہم ہین وہ آسمان پر ہین

غم کی مری کہانی سنکر مری زبانی
سو جان سے فدا وہ میری بیان پر ہین

سو جو دہر جگہہ ہین لیکن کہین نہین ہین
ہم ڈھونڈتے ہین جنکو وہ لامکان پر ہین

مجھکو تری قسم کا کیا اعتبار آے
جھوٹے ہزار قسمین جھوٹی زبان پر ہین

دشمن کا آزمانا کہیے تو بات کیا ہے
شک ہمکو سو طرح کی اس امتحان پر ہین

لپٹا جو تیر تیرا دل سے جگر کے پارا
الطاف مہمانہ کیا میزبان پر ہین

مین جانتا ہون جو کچھہ باتین ہونگی میری
تیرے تو دل مین ہونگی میری زبان پر ہین

فرقت مین جان جاے رہجاے بات لیکن
ہم آن بان والے قربان آن پر ہین

انکے ستم اوٹھاؤن یا انکے ناز اٹھاؤن
دو بار ایک دم سے مجھہ ناتوان پر ہین

تم پارسا ہو مانا تم با وفا ہو جانا
میرے تمام شکوے جھوٹے گمان پر ہین

ہان شیخ پارسا کو طاعت پہ فخر ہوگا
ہم پر گناہ نازان رحمت کی شان پر ہین

باتین خیال اسکی کیونکر نہ دلنشین ہون
چہیتے ہوے ہزارون فقرے زبان پر ہین

خالص جناب محمد سلیمان صاحب ساکن بھوپال تلمیذ حضرت شہید ٹونکی

جتنے کرم تمہارے سارے جہان پر ہین
جور و ستم ہی اکیلے اک میرے جان پر ہین

جن داغ جنکو دلپر یا رنج جان پر ہین
وہ لوگ ہین زمین مین یا آسمان پر ہین

ہین تیرے داغ دلمین چھالے زبان پرہین
پیکان ہین جگر مین آلام جان پرہین

دیکھین تو آج اوں سے لڑتی ہے کسکی قسمت
کچھہ مہربان ہین مجھپر کچھ پاسبان پرہین

رکھتا ہون لکھکے قاصد مین نامہ مصیبت
پہلے تو دیکھہ لو آدہ بھی مکان پرہین

دشمن کو بے مروت اب کون کہہ رہا ہے
تھی جن سے چڑ وہ شکوے کسکی زبان پرہین

کچھہ مین بھی جانتا ہون کچھہ دل بھی جانتا ہے
جیسے گمان میرے اوس بدگمان پرہین

اورونکی دل مین حسرت آتی ہے کب تمہارے
ہم جان سے تصدق اس مہمان پرہین

ارمان کا نکلنا وعدے کا پورا ہونا
موقوف سب کے سب پہ اک امتحان پرہین

سر آپ نے چڑہا کر مغرور کر دیا ہے
غیرونکی بھی دماغ اب تو آسمان پرہین

اے ہمنشین وہانتک کیا مین نہ جاسکونگا
کیا مطمئن وہ رہتے اب پاسبان پرہین

کیون میری بات کہائین کیون میرے پھول پہنین
بھولی ہوئی عدو کو وہ پھول پان پرہین

اس عشق کی بدولت دلون نے پائی شہرت
افسانے میرے اونکے سبکی زبان پرہین

کچھہ سوجھتا نہین ہے اللہ کیا کرون مین
لاکھون بلائین نازل اک میرے جان پرہین

کیا حال پوچھتے ہو بے حال ہو رہے ہین
ناسور ہین جگر مین آلام جان پرہین

اقرار اون سے جب لو کہدیتے ہین وہ ہنسکر
ہم تو جناب اپنی پہلے زبان پرہین

وہ غیر کی جفا کا کرتے ہین ذکر ہم سے
شکوے تو ہین یہ کسکے کسکی زبان پرہین

جتنی مری خوشی تھی وہ دشمنون کو پہونچی
جتنے تھے اونکے صدمے وہ میری جان پرہین

اک تم ہو اور عالم آنکھون پہ لے رہا ہے
ایک ہم ہین اور بہاری ساری جہان پرہین

غیرون کی میہمانی کرتے ہین کس خوشی سے
ہم میزبان ہین لیکن بار اونکی جان پرہین

غیرون کی یاد کا کیا تم پوچھتے ہو دن سے
ہر دم وہ چت چڑہے ہین ہر دم زبان پرہین

قربان ہون اونپر جاکر کب آئے اسکی نوبت
یان تو ابھی تصدق ہم پاسبان پر ہین

اے حامد علی خان نواب فخر شاہان
تیری کمال روشن ساری جہان پر ہین

تو رشک پیشیان ہے تو فخر ہم زمان ہے
آثار جاہ تیرے رفعت کی شان پر ہین

تو ابر درفشان ہے تو چشمۂ سخا ہے
تیری کرم کے چھینٹے ساری جہان پر ہین

ملجا ہے بیکسون کا ماوا ہے عاجزونکا
چرچے تری سخا کے ہفت آسمان پر ہین

اقبال و عمر و دولت ہو شاہ کی زیادہ
خالص یہی دعائین اپنی زبان پر ہین

خاکپا۔ جناب سید جعفر علی صاحب پیشکار دفتر فوجی

بیخوف آتے جاتے دشمن مکان پر ہین
میری طرف سے کھٹکے گیون پاسبان پر ہین

کعبہ کی سمت منہ ہے یہہ سچ ہے کہہ رہے ہین
ہم صدق دل سے مائل اوس نوجوان پر ہین

ہم دیکھتے نہین تھے جنکو نظر اوٹھاکر
اللہ دماغ اونکے اب آسمان پر ہین

کسکو شہید کرکے پائی ہے اوسنے عزت
بند ہے جو روز چلی اونکی کمان پر ہین

دل دیچکے ہین وہ بھی مری طرح کسیکو
کہلتا نہین کہ مرتے کس نوجوان پر ہین

ہم سن چکے ہین پہلے وہ کل سے گھر نہین ہین
معلوم ہی نہین کچھ کسکے مکان پر ہین

وہ کہہ رہے ہین میرا ثانی نہین ہے کوئی
ہم دیچکے گواہی اونکی بیان پر ہین

انصاف کر فسانہ خود مشتہر ہوے ہین
کیا نام نامیون کے نوبت نشان پر ہین

وہ کیون بگڑ رہے ہین جانیگے اپنے گھر ہم
اور آج کل کے مہمان اونکے مکان پر ہین

حق بات کہنے والے کتنے نہین کہین پر
گو سر چڑھا کے اونکی تیغ و سنان پر ہین

امین خاکپا علی ہون مجھکو ستم سے غم کیا
ہوتی ہی ظلم آخر اس خاندان پر ہین

خوش دل جناب حمید الظفر خان صاحب

گردش مین چاند سورج کیون آسمان پر ہین
کسکی تلاش مین ہین غش کسکی آن پر ہین

یاد الٰہی دل سے کر لیتے ہین ہمیشہ
قربان جان و دل سو قدرت نشان پر ہین

ترچھی نظر کسیکی دلمین چبھی ہوی ہے
ہم جان و دل فدا ہی بانکے جوان پر ہین

وہ پیار کی نگاہین غیرون پہ ڈالتے ہین
ہمسے کھنچے ہوے ہین مغرور شان پر ہین

ملتے نہین ہین مجکو یارب مین کس سے پوچھون
مہمان کس کے گھر ہین وہ کس مکان پر ہین

وہ تذکرہ ہمارا کرتا ہے دشمنون سے
ہم اوسکی دھیان مین ہین اوسکی زبان پر ہین

خوش دل کہین کسیجا جس کا پتہ نہ پایا
ہم جان و دل سے شیدا اُس بے نشان پر ہین

ولیر جناب سید امیر حسن صاحب مارہروی تلمیذ حضرت داغ دہلوی مرحوم

ناراض مجھسے آخر وہ کس گمان پر ہین
حور ین زمین پر ہین یا آسمان پر ہین

ظالم تیرے ستم کب ساری جہان پر ہین
میری ہی جان پر تو میری ہی جان پر ہین

نالون سے میری غافل وہ کس گمان پر ہین
کیا بام پر نہین اب آسمان پر ہین

اک آہ کھینچنے مین کھل جائیگا یہ پردہ
اور آسمان کتنے اس آسمان پر ہین

کس منہ سے نام لین ہم اے گل عذار تیرا
سو زخم تیغ درون سی کانٹے زبان پر ہین

زخم جگر دکھائین یا داغ دل دکھائین
کہئے تو آپ راضی کس امتحان پر ہین

کسکی جفا کی شکوہ ہی تیری جفا کے شکوے
کس کی زبان پر ہین ہم میری زبان پر ہین

ہم نے تو راز تیرے رکھے ہین اپنے دلمین
اوسکی زبان پر ہون جسکی زبان پر ہین

کیا آپ کر رہے ہین دشمن سے ترک الفت
توبہ ہی کیون زبان پر کیون ہاتھ کان پر ہین

ہان کیون نہین کسی پر چشم عنایت اُنکی
کچھہ غیر پر کرم ہین کچھہ پاسبان پر ہین

دشمن سہی اور دوست سے کیا واسطہ ہی ناداں
یہ کسکی منہ کی باتین تیری زبان پر ہین

جو جی مین آوے کہدا ی سیفہ دوش ہمکو
تیری دکا نپر ہین تیری مکان پر ہین

شکوی کئی زبان نے دل کا قصور کیا ہے
کیون قہر کی نگاہین اس بیزبان پر ہین

احوال درد دل مین کیا ہی بجز تاسف
کیون لوٹ سننے والے اس داستان پر ہین

کیا چارہ ساز جانے کیا غمگسار جانے
مین جانتا ہون صدمے جو میری جان پر ہین

ضبط فغان سے اپنا کچھہ تو بہرم رہیگا
مانا زبان ہی منہ مین قادر بیان پر ہین

جو ہی عزیز جس کو اوسپر ہے فخر اس کو
نازان وہ تیغ پر ہین ہم اپنی جان پر ہین

داغ جبین نہین ہے یہ کالنک کا ہے
زاہد کو اتنی خوش کیون اس نشان پر ہین

جب وہ نہین ملاقی ہم کیون دلیر جائین
وہ اپنی بات پر ہین ہم اپنی آن پر ہین

دانش جناب خدا احمد صاحب لکھنوی

آٹا دعای شب غم ہم کیون بیان پر ہین
محمول حال فرقت جب داستان پر ہین

آنکھین پھرا رہی ہین ای انتظار ہم تو
وعدہ خلاف ابہی تک اپنی مکان پر ہین

بہر مٹ ہین اختر ونکی ہر دور جام مہ کا
نقشے کس انجمن کی اس آسمان پر ہین

عرش بریں سے پوچھو اوسکی بلندیونکو
سر ہسی جبہہ سا ئے جس آستان پر ہین

اللہ رے بتونکی کیا صورتین بنائین
صد فخر ہزار دلسی خالق کی شان پر ہین

مجکو جو ہوش آوے پھر اس نظر سے دیکہون
قاتل کی اب ادائین کس آن بان پر ہین

ای ضبط عشق تجسے امداد چاہتا ہون
ایذائین درد دلکی سب میری جان پر ہین

شدت سے درد دلکی ہی اضطراب فرقت
ہم گاہ ہین زمین پہ گاہ آسمان پر ہین

وا فرضدا فی مجھکو دی نعمت قناعت
سب لذتین جہانکی میری زبان پر ہین

ای مے کے پینوالو کہنیچو یہی انکو ملکے
واعظ ہین منبر و نپر یا آسمان پر ہین

تصویر ہین جن توکی ہین نقش بنکے دلمین
خلوت مین نام اونکی میری زبان پر ہین

یہ رنگ و بو ہوا ہی ہوئے تو دو سحر کو
پھولے پھرے ہی چمن مین گل کس گمان پر ہین

بجلی نپھنگے آہین دلے میری نکلکے
سرگرم وہ عدو کے کیون امتحان پر ہین

ای رند صاف باطن ان زاہدو نکر آگے
وہ ہی جبین کے غالب دلکی نشان پر ہین

اپنی اثر سے پہلے کل عرش پر یہ ہونگی
گو میری دلکی آہین آج آسمان پر ہین

دلکو میرے بٹھایا یا اوٹھکو مجھکو روکا
کیون خنگیان تمہاری مہر یا ستان پر ہین

ای اعتماد باطن اس در دسی مین خوش ہون
اوٹھتی ہی ہوک دلمین ایذا مین جان پر ہین

برگشتگی ہماری تقدیر سے نہ پوچھو
جو خاک ہی سبک ہین وہ آسمان پر ہین

گلچینیون نے تیری کیا کیا ستم نہ ڈہائی
گلشن مین بلبلونکے ای باغبان پر ہین

کس قبلہ مین ہوے مین پوچھتا ہون دنیی
ہے نام پر لڑائی جھگڑے نشان پر ہین

پڑتی ہی آنکھ واعظ ساری جہانکی اوسپر
ہین کیا کہون جو عالم اوس نوجوان پر ہین

ذاکر جناب محمد علی خان صاحب تلمیذ جناب وفا مراد آبادی

آمادہ کیا وہ میرے آج امتحان پر ہین
تیغ ستم کچھ ہے خنجر بھی سان پر ہین

مین اور اونکا شکوہ ڈرے فلک عدو پر
بہتان مفت باندہی مجھہ بے زبان پر ہین

وہ مجھسے کہہ رہی ہین غیرون سے جی ہی کھٹا
کیا میٹھی میٹھی باتین اونکی زبان پر ہین

ہنسی ہین کس ادا سی ٹھکرا کے میری میت
دم دیکے سو گیا ہی وہ اس گمان پر ہین

خون چاٹ کر ہمارا اکتی ہی تیغ قاتل
ابتک لہو کے چسکی میری زبان پر ہین

مجھسے بوقت خلوت پردہ نشین یہ بولا
میرے تمہاری جرچی سبکی زبان پر ہین

ڈرہے کمر نہ لچکے دہری نہو کلائی
تولے ہوے وہ خنجر مجھہ ناتوان پر ہین

صبح وصال تونے کیا کہدیا ہمایدل
شکوی جو وقت رخصت انکی زبان پر ہین

قصہ ہی میری غم کا کیا قیس کا فسانہ
کان اپنی وہ لگا ی اس داستان پر ہین

دیکھو خدا کی قدرت جنکو تھی مجھسے نفرت
وہ بر بلا ئی آئے میرے مکان پر ہین

وہ بار بار پڑہکر دیتے ہین داد مجھکو
اشعار میری ذاکر انکی زبان پر ہین

ذاکر جناب سید ذاکر علی صاحب نور پوری

نام خدا وہ جب سی کچھہ کچھہ اوٹھان پر ہین
دل عاشقون کی قربان ہر آن بان پر ہین

ماتا کہ آپ قایم اپنی زبان پر ہین
پھر یہ جفائین کیسی مجھہ ناتوان پر ہین

تم وہ کہ چارون مین عہد وفا کو توڑا
ہم وہ کہ مرتے دم تک قایم زبان پر ہین

ہم بھی تو دیکھین ہمکو دربان ترا اوٹھاوی
مرنے کو آج بیٹھے اس آستان پر ہین

انسان تو کیا فرشتہ کہا جاوی مین دہوکا
چلتے ہوے وہ فقری انکی زبان پر ہین

مٹی مین دل دبا کر کیسا مسل رہی ہین
پوچھی تو کوئی صدمہ یہ کسکی جان پر ہین

سنکا میرا فسانہ کہتے ہین کس مزے سی
قربان ہر ادا کے اس داستان پر ہین

یہ شوخیان کہان تھین جب تک کہ کسنی تھی
اتبو ترے فسانے سبکی زبان پر ہین

ناصح یہ کہہ رہا ہی کر میکشی سے توبہ
چھائے ہوئی گھٹائین یان آسمان پر ہین

مین آپ کاٹ ڈالون اپنا گلا یہہ کہدو	ہم جان و دل سے راضی اس امتحان پر ہین

دنیا کی بے ثباتی ظاہر ہی سب پہ ذاکر
گر دیدہ آپ باقی نام و نشان پر ہین

رسا جناب محمد حیات بخش صاحب ابلمد کلکٹری فرخ آباد شاگرد جناب داغ صاحب

اف تک نہ نکلی مونہہ سے گو صدمے جان پر ہین	ہم بھی ہین بات والے اپنی زبان پر ہین
آئینہ سامنے ہے غش اپنی آن پر ہین	چاہت کی اب تو صدقے دشمن کی جان پر ہین
اچھی کہی کہ صدقے کیون تیری جان پر ہین	یون ہین کہ ایسے فقرے تیری زبان پر ہین
پیمانہ مونہہ دکھاسے گو صدمے جان پر ہین	صدقے رسا کے ہم تو اس آن بان پر ہین
جتنے ہین مرنیوالے تیری زبان پر ہین	صدقے ہزار جانین اس ایک جان پر ہین
ہان ہان ضرور صدقے دشمن کی جان پر ہین	جب اپنی جان پر ہین صدقے جہان پر ہین
محشر کے سب نتیجے تیرے بیان پر ہین	ہو قدر کیا رسا کی اس امتحان پر ہین
یہ صدقے جان پر ہین وہ صدقے جان پر ہین	ہو فتح کس طرح اس دلستان پر ہین
ہر دم نئی جفائین اس ناتوان پر ہین	کتنی بلائین آخر اس آسمان پر ہین
اب اپنی بن پڑی ہی وہ امتحان پر ہین	جو اسطرح تو صدقے دشمن کی جان پر ہین
اے تیغ آج چلکر قاتل سے سرخرو کر	اہل وفا کے جوہر تیری زبان پر ہین
اتنے کئے ہین سجدے تقصیر قدمبوسی	سر سو نشان طاعت اک آستان پر ہین
اسطرح چپ کھڑے ہین وہ مجھکو قتل کرکے	گویا تمام صدقے میری ہی جان پر ہین
ہم تم ہی غش نہین ہین حسن و جمال والے	جتنے تمہین بنایا غش ماہ سلی شان پر ہین
تم اسپہ کیون ہوئے ہو صدقے جو تین چون	لوگون کی سیر ہے سب تیری ہی جان پر ہین

آپی تو وصف دشمن ہوتا ہی میری مونہہ پر
پھر آپی پوچھتے ہین کیا صدمے جان پر ہین

تم عرض مدعا پر میری زبان نہ کھینچو
ہاتھو نمین چبھہ نہ جائین کانٹے زبان پر ہین

آتا ہی جبمین قاصد تیری بلائین لیلون
اونکی زبان کو فقرے تیری زبان پر ہین

فریادیونکی خاطر روز جزا بنا ہے
آزار دینوالے اب کس گمان پر ہین

تو بزم مین بٹھائے ہمکو تو کون اوٹھائی
تلکر تیری نظر مین بہاری جہان پر ہین

چٹکی مین تیر ہوتا اونکی تو بات کیا تھی
رونا تو یہہ ہی سارا طعنے زبان پر ہین

میری ہی دم قدم سے محفوظ ہے زمانہ
جتنی ہین سب بلائین میری ہی جان پر ہین

دنیا مین رہکے ہمسے رندونکو تنگ کرتے
اچھا ہوا فرشتے سب آسمان پر ہین

کیا کوئی پوچھتا ہی فرقت کی رات کیا ہی
اونمین کی اک بلا ہی جو آسمان پر ہین

دشمن نے کی خطائین مجھکو ملی سزائین
اورونکی بھی بلائین میری ہی جان پر ہین

فرقت مین کچھہ نہ پوچھو کیسی گذر رہی ہے
اللہ جانتا ہے جو صدمے جان پر ہین

آہونکو باز رکھنا لونکو قید رکھنا
احسان میرے کیا کیا اس آسمان پر ہین

کہتے ہین کس ادا سے سن سن کے میری آہین
کمبخت سو بلائین میری ہی جان پر ہین

پہلوی غیر مین وہ بیٹھے ہین بن سنور کر
کس دن کو یہ بلائین اس آسمان پر ہین

کہتے ہین دم چرایا میری جفا سے تو نے
بہتان کیسے کیسے اس ناتوان پر ہین

پھر کوسنے مجھی دو تمکو قسم ہے میری
یہ لو وہ پھر دعائین میری زبان پر ہین

غیرونکی بیوفائی کوئی ڈھکی چھپی ہے
کردار انکے روشن ساری جہان پر ہین

جب تک ہونمین سلامت ہی پاسبان نوکر
جب تک یہ دم ہی پہرے اونکے مکان پر ہین

تسکین ہو تو کیا ہوا قرار پر تمہارے
لب پر ہنسی ہے سکراہٹ وعدے زبان پر ہین

یہ آہ و فغان کی چوٹین کسپر ہین میری دل پر
یہ آہ و فغان کی صدمے کسپر ہین جان پر ہین

مجھکو مٹاکے آئے تربت ہی کیا مٹائی
اب مہربانیان کیون اس بے نشان پر ہین

دشمن کے گھر گئے وہ دربان سے اپنے کہکر
پوچھے ہمین جو کوئی کہنا مکان پر ہین

کس ڈھب کے آدمی ہین یہ حضرت رسا بھی
سو بار توبہ کرکے مے کی دوکان پر ہین

رفیع۔ جناب مرزا محمد طاہر صاحب لکھنوی

کوٹھے پہ سات اونکو اونچے مکان پر ہین
پہلو مین اکستر کی ہم آسمان پر ہین

یہ ناز ہی کہ تیری ہم آستان پر ہین
جو پاؤن تھی زمین اب آسمان پر ہین

سو بلبلین تصدق میری زبان پر ہین
صد قمری ہزار نغمے میری بیان پر ہین

یہ حسن بندشونکا دلچسپ یہ مضامین
کہا کہا ہمارے احسان اردو زبان پر ہین

سوز فراق جانان آخر یہانمین آیا
جو دلمین تھی پھولی اب وہ زبان پر ہین

نازاونکو حسن پر ہی الفت پہ ہمکو نازش
وہ کس گھمنڈ پر ہین ہم کس گمان پر ہین

جو وصل کی تھین راتین اب ہوگئین وہ باتین
جو عیش کے مزے تھے اب وہ زبان پر ہین

آہو فسے میری اکدن نکلی تھی کچھ شرارے
بن بنکے وہ ستارے اب آسمان پر ہین

الکذر ہی بے نیازی ناکامیون پہ صد وہی
لاکھ آرزوئین صد قے اس آن بان پر ہین

دیوانے ان جنونکو اس بہید کو نہ سمجھے
عاشق وہ فی الحقیقت تیری ہی شان پر ہین

پوچھو نہ حال دل کا آباد یہ کبھی تھا
برباد ہونکے حملے اب اس مکان پر ہین

تھی دلفریبیون مین وہ چشم مست کیا کم
صبر آزما نگاہین اب امتحان پر ہین

اک غیر شکر جبکا سنتے ہین اونکی منہ سے
اک ہم کہ جسکے شکوے اونکی زبان پر ہین

کیا قہر ہے کہ دشمن سنگدل ہمیں آنکھ دکھاتے ہیں
جو امتحان ہمیں تھے اب امتحان پر ہیں

اونسے یہ کوئی پوچھے تمکو ہوا ہی کیا ہے
میری زبان پر ہیں

عظمت نشان ہمیں کی چھوٹی بڑی ہوا فشانی
چنگے ہوکر یہ تارے جو آسمان پر ہیں

کہلا کر ابرو انکو کہتے ہیں وہ نگاہیں
دل کس کی تذر پیکاں دو ہری کمان پر ہیں

تم پردہ حیا سے باہر کبھی نہ نکلے
موقوف سب کے شمس و قمر جہان پر ہیں

خاموش کیوں رہو نہ جل جائیں جنبدوالے
بھڑکی ہے آگ دلمیں شعلے زبان پر ہیں

صیاد پر کتر کے کس بے بسی سے مارا
ناداں یہ نہ سمجھا بلبل کی جان پر ہیں

تمہید شوق بیجا اظہار عشق باطل
یہ اعتراض اونکے میرے بیان پر ہیں

ترک وفا کا وعدہ اب ہی نہ تو قسمت
کہنے سے میرے مائل وہ امتحان پر ہیں

دی اپنی جان گلبر جس ایک شت پر نے
کانٹو نپہ یہ اوس کی اے باغبان پر ہیں

پہلو میں خود بلا کر اوسنے مجھے جگہ دی
اب میرے دل کی صدمے دشمن کی جان پر ہیں

مرحبا شکوہ قصر حضور عالی
سر آسمان جھکائے اس آستان پر ہیں

نواب دی حشم کا اقبال ہو زیادہ
دن رات یہ دعا میں دلکی زبان پر ہیں

لکھ سمائیو نکو تری رشیع سنکر
شیدا ہزار دستان اس داستان پر ہیں

رسا جناب محمد اسمعیل خانصاحب مالک اخبار نجم پانڑغ مراد آباد

دن رات دشمنوں کے چرچے زبان پر ہیں
اور نام سی ہمارا ہاتھ اونکے کان پر ہیں

کوٹھے سے نیچے آؤ تو بات کا ہو موقع
میں بر سر زمین ہوں آپ آسمان پر ہیں

ہر بات میں ہمیں کو اقرار جان نثاری
ہر روز جھوٹے وعدہ اونکی زبان پر ہیں

کب یاس و نا امیدی نکلین ہماری دل سے
دونون بغیر بیت ہین اپنے مکان پر ہین

اک مین کہ عشق مین ہون احسان مند سب کا
اک تم کہ جنکے احسان ہاری جہان پر ہین

مجھکو ہے فخر چاہت اونکو ہے زعم صورت
مین اس گھمنڈ مین ہون وہ اس گمان پر ہین

یہ آرزو تمہاری رندو تمہین مبارک
شیخ آج آکر بیٹھو میکی دوکان پر ہین

تلکر چلے کدہر کو ٹھیرو تو اے قمر تو
اب جا بچ سبھا کی ہوگی وہ امتحان پر ہین

اور بیت سوا ہی رسا تو گر مانگنا نہین کچھ
کیون سنکڑون دعائین تیری زبان پر ہین

رسوا۔ جناب مرزا محمد ہادی صاحب

وہ بدگمان عدو سے میرے بیان پر ہین
پھر کیون نہو جو دعوے مجھکو زبان پر ہین

ہان اے نبی یہ سن لو جنے تمہین بنایا
عاشق ہزار جی سے ہم اوسکی شان پر ہین

آزاد تری خوشدل بھرتے ہین جنگلون مین
زندان غم کے جھگڑے ناصح کی جان پر ہین

بگڑی ہو وصل مین کیون دلسے پناکی باتین
ایسے بہت سے فقرے میری زبان پر ہین

دیتے ہین بوسکی دھوکا اتنا بھی تم نہ سمجھے
کیون میرے سات راضی غیر امتحان پر ہین

ناصح تو خیر لیکن مین کہہ سمجھکے چپ ہون
ناکامیون کی مہرین میری زبان پر ہین

ہے نا امید یونسے اندھیرون ڈھاڑے
چھائے ہوئی یہ بادل سارے جہان پر ہین

سن سن کے اپنی شکوے چپ ہین ستانوالے
جو بھید تھے دلونمین وہ اب زبان پر ہین

روداد شام غم کی رسوا کرون ستا
گویا فلک کے نوک قلم زبان پر ہین

رئیس۔ جناب اسم نامعلوم

کیونکر کہون مین صدمے جو کچھ کہ جان پر ہین
دو لب نہین ہین گویا مہرین زبان پر ہین

آثار سوز دل ظاہر استخوان پر ہین — چھالے پڑے ہماکی ابتک زبان پر ہین
غنچہ گلاب کا ہو لالہ کی باکلی ہے — کیا کیا گمان مجھکو اونکے دہان پر ہین
دیکھون نہین وہ سنتے فریاد میری کیونکر — ہین ہون زمین پر نالے آسمان پر ہین
درتک گذر بھی تیرے دشوار ہے عدو کا — پہرے نشان سجدہ کے آستان پر ہین
شیرین لبون کی بوسے کس لطف کی تھی یارب — ابتک مزے وہ رکھی میری زبان پر ہین
کرتے ہین قتل جسکو کر دیتے ہین نشانی — چھاپے لہو کی لاکھون اونکے مکان پر ہین
سنتا ہو کون تیری امید یہ عبث ہے — گل کی دماغ اے بلبل آسمان پر ہین
دیکھون تو آج مین بھی اے دل تیرا کلیجا — وہ بھی تلے ہوے تیری امتحان پر ہین
بیمار ہجر کہتا ہے رنگ ہے یہہ میرا — دعوی ہزار چوری کی زعفران پر ہین
گھر بیٹھے اپنے کہتے ہین غیر مجھکو کیا کیا — کتے بھی شیر کیسے اپنے مکان پر ہین
دیکھو مرا کلیجا اف تک نہین مین کرتا — فرقت کی رنج و صدمے کیا کیا نہ جان پر ہین
بیہوش یا نکڑی ہے بیتاب ہو نیت بھی — بلبلین بھی لوٹ تیری محرم کی پان پر ہین
عشاق کو ستو ہین دیتے ہین بد دعائین — کس کس کے صبر پڑنیکو پاسبان پر ہین
دیکھین تو ہم تمہاری یہ تیغ آزمائی — کیسلے ہوی تمہاری جان باز جان پر ہین
کس کس کو مار ڈالا کس کس کو پیس ڈالا — شکوی ترے ستم کے سبکی زبان پر ہین
سنتا ہے کون لیلے مجنون کا اب فسانہ — چرچے میرے تمہاری سبکی زبان پر ہین
عاشق نہ کوئی مجسا معشوق ہے نہ تمسا — چرچے میرے تمہاری سبکی زبان پر ہین
دونون مین بڑھ کے دیکھین لیجا ہو کون بازی — لڑتے سگ و ہما میرے استخوان پر ہین
قسمت مین ہو جو لکھا ملتا ہو روز مجھکو — گالی بھی کوسنے بھی اونکی زبان پر ہین

غافل نہین سمجھتے دنیا کی ہے یہ نوبت
دولت پہ جان دیتے مرتے نشان پر ہین

پہلو مین میر بیٹھین دل کی مراد یہ ہے
منت کر چلہ باندھے تیری کمان پر ہین

قدرت نہین تمہون مین قدرت کی ہین نمونی
احسان رئیس انکے ساری جہان پر ہین

رضا جناب مرزا نظیر الدین صاحب خلف جناب مرزا رحیم الدین حسن صاحب حیا مرحوم

اہل زمین تو قدر ہمان اوس رخ کی شان پر ہین
اب وہ زمین پہ آئین جو آسمان پر ہین

غیرون کی روز جلسے اونکے مکان پر ہین
صدمہ مفارقت کو عاشق کی جان پر ہین

یون ہم ازل سے عاشق وحدت کی شان پر ہین
یکتا ہین وہ جو قابض دونون جہان پر ہین

عبرتکدہ ہے دنیا عشرتکدہ نہین ہے
نادان ہین وہ بیشک جو اس گمان پر ہین

گہ تذکرہ عدو کا گہ قیس کا فسانہ
ساری جہان کے قصے اونکی زبان پر ہین

ہمنے زمین پہ آکر کچھہ بھی مزا نہ پایا
سب اونکو لطف قربت جو آسمان پر ہین

جھنجلا کے کاٹ ڈالین گر اونکا نام نکلے
یہ اختیار اونکو میری زبان پر ہین

گلچین کو تو غرض ہے پھولونکی توڑنے سے
بلبل پہ کیا ستم ہین یا باغبان پر ہین

وہ واسطان فرقت سنکر یہ کہہ رہے ہین
دن رات جھوٹے قصے تیری زبان پر ہین

اللہ تیری جلوی سب کسطرح سے دیکھین
کچھہ ہین زمین پہ ظاہر کچھہ آسمان پر ہین

بازار مین وہ یوسف شاید ہے آنیوالا
جگمگٹ جو گاہکونکے ہر اک دکان پر ہین

دنرات اونکی باتین دنرات اونکے قصے
میری زبان پر ہین میری زبان پر ہین

باتونکا اونکی افسون مجھپر نہین چلے گا
یان سب ہین ناخون مین جو دان زبان پر ہین

ابرو جھکا کے کیسا دلکو نگہہ سے توڑا
اب تیر وہ لگا نی اوتری کمان پر ہین

کیا تاب ہی جو اونکو یہ زرد رو ہنسائے
وہ قہقہے لگاتے خود زعفران پر ہین

بزم عدو مین اپنا اب ننگ کیا جیے گا
کچھ اور کھنچے اور کھڑی جو اونکی ہان پر ہین

اونکی خوشی پہ راضی ہر طرح ہی رضا ہون
سنتا ہون مین کہ عازم وہ امتحان پر ہین

رونق جناب پیارے لال صاحب دہلوی تلمیذ جناب راسخ دہلوی مرحوم

اوصاف حسن جسکے سب ہی زبان پر ہین
رعنائیان تصدق اوس نوجوان پر ہین

اس سرزمین والے سب آسمان پر ہین
جنت کو رشک کیا کیا ہندوستان پر ہین

نقش قدم سوا اونکی آسان ہوی ہی منزل
پائے طلب ہمارے سنگ نشان پر ہین

ترچھی نگاہین سیدھی ابرو سی جا ملی ہین
دل اپنا تا دو کون بلا و ک کمان پر ہین

یہ کارگار ہی ہے بجلی کو آہ سوزان
نالی دل طپان کے کچھ آسمان پر ہین

آہون ہی سوز غم ہمکو یہ پہل ملی ہین
تبخالے ہین لبون پر چھالے زبان پر ہین

صدقے مین بیخودی کی معراج ملگئی تہی
ہم آسمان پر ہین وہ لامکان پر ہین

گھر پھونک دیکھتے ہین نالے میری تماشا
دل جل رہا ہی غم سے یہ آسمان پر ہین

قاصد ہمارے انسے حق لگتی بات کہنا
تیری زبان پر ہین تیری بیان پر ہین

اوس چشم مست کا ہے اعجاز یہ نرالا
جام و سبو کی چرچے سب کی زبان پر ہین

ہونیکو بار در ہی اونکا نہال قامت
جوبن پہ ہی جوانی کچھ کچھ اٹھان پر ہین

جن گلرخونکی ہم ہین گلخوار وہ اس جہا مین
جنت چمن ہے اونکا وہ آسمان پر ہین

سب شیخ و برہمن ہین سجاد در تمہارے
دیر و حرم کے جلوے اس آستان پر ہین

اندوہ یاس و حرمان ارمان وصل جانان
فرقت مین لاکھ صدمے اتنی سی جان پر ہین

جاہ وجلال رونق نواب کا نہ پوچھو
صد قے ہزار شانین اس ایک شان پر ہین

دیگر

حسن بیان کے جوہر مضمون کی شان پر ہین
لفظ و معانی صد قے اپنی زبان پر ہین

صد یقین کو پہونچین وہم وخیال کیونکر
ہمکو ہزار ہا شک اپنے گمان پر ہین

ترچھی نظر کا اونکی دیکھا عجب کرشمہ
لاکھون ادائین صد قے اک آن بان پر ہین

خاک قدم سے کسکی ہے یہہ زمین منور
خورشید و مہ کی نظرین اک اک نشان پر ہین

دل ہو نظر ہو مین ہون دشمن ہو پاسبان ہو
سب جان دینے والے اک اُنکی آن پر ہین

حسن اور عشق مین بھی نسبت یہ دور کی ہی
زیر زمین ہم ہین وہ آسمان پر ہین

سوز فراق جانان کیا گل کھلا رہا ہے
داغون سے دل ہی گلشن چہار زبان پر ہین

تیغ اونکی کچھہ نرالی کیل اب کھلائیگی کیا
کھیلے ہوے ازل سے ہم اپنی جان پر ہین

کہنچنے سے بڑھ گئی ہے شان اوا برونکی
ناوک کسیکی نازان بانکی کمان پر ہین

کعبہ بنا ہوا ہے اک خلق کا جہان مین
اپنے نشان سجدہ جس آستان پر ہین

سر سے ٹلے الٰہی کوہ گران یہہ کیونکر
بار گناہ لاکھون مجھہ ناتوان پر ہین

ٹکڑے اڑا دے ہین دل کے سخن سخن نے
تیغ زبان کے جوہر اُنکی زبان پر ہین

طرز نوا ہی دلکش کیا جانے کوی رونق
سب ہی زبان کے نغمے سب کی زبان پر ہین

راحت۔ جناب نثار علی صاحب

گرچہ تمام شاعر اہل زبان پر ہین
جو غور کر کے دیکھا تو شان شان پر ہین

اک روی گل کی خاطر باغی ہر سب زمانہ
واں ہین عدو ہزارون یان اپنی جان پر ہین

کیا چاہتے ہین دلکو میرے کرین نشانہ
جو مستعد وہ ہر دم تیر و کمان پر ہین

مرثیۃ السجایا محمودۃ الخصائل
کل مہ جبین و مہ رو خالق کی شان پر ہین

مجنون کی طرح ابتر اب حال ہے ہمارا
وہ ہم لیلا مفتون پیر و جوان پر ہین

تم لاکھ گر چھپاؤ ہرگز نہین چھپے گا
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

جھنجلا کے اونکا کہنا کیا خوب دلکو بھایا
شرمندہ پیش داور میرے بیان پر ہین

یارب دعا ہماری کب مستجاب ہوگی
سنتے دعا ہین مانگی لاکھون اذان پر ہین

پیک صبا تو جاکر بلبل سے یہ تو کہدے
رنج و الم کے صدمہ مجھ ناتوان پر ہین

اے خندہ بہ محبت دیکھو تیری کرامت
ہم کس خیال مین ہین وہ کس گمان پر ہین

راحت علی سنا ایجان کیا آپ کا بگاڑا
جو مسلم ہین جہان کے وہ اوسکی جان پر ہین

رفعت جناب منشی سرفراز علی خانصاحب بریلوی

دو ری مین لاکھون صدمے عاشق کی جان پر ہین
بے مٹنے عبث بھی چھپکر وہ لامکان پر ہین

انداز و ناز صد قرباوس نوجوان پر ہین
نام خدا سے جوبن جب سر اوٹھان پر ہین

پر درد جب سے نالے میری زبان پر ہین
بجپن سنے والے اپنے مکان پر ہین

اللہ ری جوش گریہ اندر مرتب جدائی
آنکھون مین اشک کانٹے میری زبان پر ہین

ملنا تو کہکے ملنا انداز ہے نرالا
دل سے ملے ہوی ہم اس آن تان پر ہین

خود ہی سوال کرنا خود ہی جواب دینا
اونکی زبانکے فقرے اپنی زبان پر ہین

چھٹکر قفس سے کیا ہو امید وصل گل کی
کیونکر اوڑیگی بلبل جب ناتوان پر ہین

کھپ جائی تیری صورت کیونکر نہ ہر نظر مین
زلفون پہ ہی جوانی جوبن اوٹھان پر ہین

کچھہ ذکر وصل لب پر بھولے سے آگیا تھا
اب اعتراض سو سو میرے بیان پر ہین

تمکو دکھاکے حق سے محشر مین یہ کہین گے
دل دادہ ہم تو یارب اس نوجوان پر ہین

منہ سے نکل کے آہین برباد ہین ہماری
کچھہ تو زمین پر ہین کچھہ آسمان پر ہین

تاثیر عشق رفعت رنگ اپنا لائی آخر
کچھہ شعر آج میرے اونکی زبان پر ہین

رمز جناب برج بہاری لال صاحب مرادآبادی

قربان جان اور دل اوس بت کی آن پر ہین
سیدھان پان صدقے اوس پھول پان پر ہین

نام خدا وہ اتبو کچھہ اور شان پر ہین
صورت نکھر رہی ہی جوبن اوٹھان پر ہین

کچھہ جھوٹھ سچ بھی کہدی تسکین دل ہی کردی
ہم مرنے جینے والے تیری زبان پر ہین

سوز فراق جانان چھالے نہ یہہ سمجھنا
ضبط فغان کی مہرین میری زبان پر ہین

کیون مجھکو کوستے ہو یون ہاتھہ اوٹھا اوٹھا کر
کیا میری جی کے صدمے دشمن کی جان پر ہین

کچھہ تو ہو غیر پر بھی گالی کہ کوسنا ہو
یا سب ستم ستمگر میری ہی جان پر ہین

نازدل عدو ہی دیکھو تو مین دکھادون
ایسے تو لاکھہ چھالے میری زبان پر ہین

دو حرف آرزو پر کیا کیا سزائین پائین
کانٹے زبان پر ہین چھالے زبان پر ہین

بازار سے بھی پہلے جمع ہین یہہ گرہ کٹ
آنکھین وہ دلگی سے پہلے ہی جان پر ہین

ای رمز کیا بیان ہو جو راز لا بیان ہو
کچھہ دل ہی جانتا ہی صدمے جو جان پر ہین

رضا جناب سید علی رضا صاحب رامپوری

اک آپکی بدولت سو صدمے جان پر ہین
غمکی پہاڑ ٹوٹے مجھہ ناتوان پر ہین

اے قادر توانا اپنی امان مین رکھنا — فوج الم کے حملے بیکس کی جان پر ہین
جانباز عشق ہو نمین یارب تو لاج رکھنا — باندھے ہوے کمر کو وہ امتحان پر ہین
ارمان و شوق دشمن رنج و بلای عالم — وہ کس کے دل نشین ہین یہ کسکی جان پر ہین
ہین عشق مین ہون یکتا نم حسن مین یگانہ — مری تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
ایدل نہ اتنے کہنا ایسے مین حال اپنا — تیوری چڑھی ہوی ہو وہ آن تان پر ہین
کہتے ہین دل چکا مین ڈر کر شکا تو نسے — ہر دم عبث یہ شکوی تیری زبان پر ہین
حال فراق مجھسے کیا پوچھتا ہے ہمدم — اللہ جانتا ہے جو صدمے جان پر ہین
میری وفا کے قصے مشہور ہین جہانمین — تیری جفا کے چرچے سبکی زبان پر ہین
ہو جاے دید جانان شاید کبھی میسر — اس آرزو مین بیٹھے ہم آستان پر ہین
ہجر و وصال سے ہی یہہ بات صاف ظاہر — راحت بھی عشق مین ہی صدمے بھی جان پر ہین
اے قبر تو جو اتنا مجھکو دبا رہی ہے — جائز کہین مظالم یہہ میہمان پر ہین
وہ پیاری پیاری صورت ہر دلمین بسرہی ہے — وہ بھولی بھولی باتین سب کی زبان پر ہین
وہ مجھسے کہہ رہے ہین کیون جی کہان رہے تم — کیا میٹھی میٹھی باتین میٹھی زبان پر ہین
سرکار کو جو دیکھا بولی ازل مین شاہی — شاہونکی خوبیان سب ختم انکی شان پر ہین
جب کان مین پڑی سنی ذکر حضور سنی — اوصاف ذات والا سبکی زبان پر ہین

دلمین رضا سمائی الفت یہہ پنجتن کی
اسمای پاک اونکے ہر دم زبان پر ہین

ربط - جناب محمد صاحب شریف اللہ صاحب مہر فی

مے حسین لاکھون ظالم جہان پر ہین — کیا جانین دل جگر میرے مفتون کس آن پر ہین

تیغ ادا سے مارا آنکھین دکھا کے مارا
ڈھایا ہے اب قیامت کس اوٹھان پر ہین

تکرار وصل کی شب بوسون پہ ہی محبت
روٹھی کو پھر منانا لذت زبان پر ہین

حور و قصور زاہد ہون تجھکو بھی مبارک
ہم مرنے مٹنے والے کچھ اور شان پر ہین

خود آکے دل مین دیکھو کیا میں نے کہا لیا ہی
گذرا جگر مین ہو کر پیکان نشان پر ہین

چاہت کو ہین جھکاتی گردش تھی یہ زلیخا
احسان بھائیون کے ماہ کنعان پر ہین

غصہ سے شعلہ خو دان لرزا سا یان بدنپر
اڑ اڑ کے نامہ بر کی اک درمیان پر ہین

لب پر ہین آہ و نالے پہلو سے دل ہی باہر
کیون کر بتاون بگڑی وہ امتحان پر ہین

دشمن حدیث کی ہین منکر رسول کے ہین
کہتے ہین یہ مسلمان عاشق قرآن پر ہین

جھنجلا کے ہائے کہنا وہ یاد ہے ستمگر
میری تمہاری چرچے سب کی زبان پر ہین

مژگان سے سینہ چھلنی دل ہی فدای ابرو
یہ تیر یہ کٹاری اک میری جان پر ہین

بالون مین تیری موتی بکھری ہی زلف رخپر
سرکاری کافرون کو بیٹھے دوکان پر ہین

بولا وہ وصل کی شب افسوس ربط یہ ہی
میرے تمہارے چرچے سب کی زبان پر ہین

رشید جناب محمد رشید احمد خان صاحب تلمیذ جناب محمود رامپوری

جتنی مصیبتین ہین عاشق کی جان پر ہین
اتنی جفا مین ظالم اک ناتوان پر ہین

بیتابیون سے دلکی اتنی خبر نہین ہے
ہم ہین زمین کی اوپر یا آسمان پر ہین

اتنے نہ اب برسی بس بند منہ کو کیجے
ورنہ بہت سی باتین میری زبان پر ہین

محروم ہے جو کوئی یہ اسکی بدنصیبی
سرکار کی کرم تو سارے جہان پر ہین

رشک عدو کا مجھسے کرتی ہو ایک شکوہ
یان دو ہزار شکوے میری زبان پر ہین

تقدیر جو دکھائے وہ دیکھینگے وہی آخر
آ بیٹھی ہم تو تیری اب آستان پر ہین

یہ حال ہے کہ مجھکو کہتے ہین دیکھکر سب
صدمے ابھی سے ایسے اس نوجوان پر ہین

گھر سے نکلکے میرے ہرجائی ہو گئی وہ
آج اس مکان پر ہین کل اُس مکان پر ہین

تلوار ہاتھہ مین ہے اور آستین چڑھی ہے
آمادہ آج کسکے وہ امتحان پر ہین

سنتے ہین روز مجھسے بلوا کے پاس اپنے
ہمدم وہ لوٹ میرے اک داستان پر ہین

کس کس کا خون ہوگا کس کسکی آزمایش
خنجر لگائے جاتی کیون آج سان پر ہین

لاکھون ہین داغ دلپر مانند شمع روشن
لاکھون چراغ جلتے اک شمعدان پر ہین

یہ کون اوس سے چھپکر اون تک رشید پہنچا
جو آج ایسے بکھرے وہ پاسبان پر ہین

رحمت۔ جناب رحمت علی صاحب ساکن ڈیرہ غازی خان تلمیذ حضرت داغ دہلوی مرحوم

میرے تمہارے چرچے سب کی زبان پر ہین
بے لاگ تم ہو ہمکیا کیا بیان پر ہین

اچھے بُرے ہین جیسے روشن جہان پر ہین
جانو نہ جانو تیرے ہم تم پہ جان پر ہین

پھندون مین تیرے آئین صیاد اب نہ ہرگز
ہم بھی سمجھہ سمجھکے اونچے مچان پر ہین

اوٹھے جہان اُٹھائے بیٹھے جہان بٹھائے
اوٹھہ اُٹھہ کے کیون نہ بولین اب اُٹھان پر ہین

سبزہ نہا خط قدرت سمجھے ہین خط جوان کا
توبہ وہ کون عاشق مرد جوان پر ہین

دیتے تھے جو نظر سے کیا شان ابر دی ہے
اونکے دماغ دیکھو اب آسمان پر ہین

آنکھین لڑی ہین جبسے ہے چین ہو رہا ہون
ہر دم نگاہین اُنکی تیر و کمان پر ہین

ساری جہان کا آیا حسن انپر دس پر کیا
شیدا ہماری قیصر ہندوستان پر ہین

ہی انتخاب سارے ملکون کی یونیون کے
کچھ بات ہی جو نادان اردو زبان پر ہین

دربار رامپور ہی آرام بخش عالم
نواب رامپور کے کسری جہان پر ہین

شیخی نہ چھوڑی جب تک چھوڑین نہ اسکا پیچھا
گو نفس پہلوان ہی ہم بھی پٹھان پر ہین

کیون اوڑھنا پہر رہا تھا نہریان نگاہ والی
تجھکو پہنسانے والی تیرے یہ جان پر ہین

لنکا کو ڈہاے بھیدی گھر کا نہ اور کوئی
محرم یہ آپ بھولی پہر کس گمان پر ہین

آنکھون ہی دل مین دلسے آنکھون مین آبرا جبین
کیا گردشین خدایا اس ناتوان پر ہین

فرہاد قیس سب فردی داد حسن کیا کیا
نکلے تمام عاشق نوشیروان پر ہین

انشا سے نام پایا حیوان نے آج انسان
شاعر بھی رحم کھاتی کیا بے زبان پر ہین

اہل مشاعرہ مین ہے بحث غیب دانی
آتے کہین توکل انکے مکان پر ہین

کوئی بھی صدمہ بڑہ کے نہ کربلا سے ہوگا
ہونگے ہوے کہ ہوتے صدمے جہان پر ہین

گل تو رہینگے بلبل ہوگا نہ پر نظامی
کیا دیکھکے یہ عاشق گلشن کی شان پر ہین

تقصیروار مین ہون پوچھا تھا آپ ہین گھر
ناراض آپ ہوتے کیون پاسبان پر ہین

باغ امید میرا تونے رقیب اجاڑا
صبر ای خزان کی بھائی بس تیری جان پر ہین

تھے آسمان کے نیچے جب تھے زمین سے اوپر
پہنچے زمین مین جاکے ہم آسمان پر ہین

منہ کیون اتر رہا ہے گہنا گیا ہی سورج
کیا ماہ میرے آگے دیگر جہان پر ہین

جب مہر کرنا رحمت رحمن کی ہی عادت
نامہربان بندی کیون مہربان پر ہین

ریاض جناب محمد ریاض اللہ خانصاحب مرادآبادی

نغمہ سرا ہی بلبل شاعر بیان پر ہین
ای حسن تیری چرچے سبکی زبان پر ہین

میرا وہ حال دل تہا جو غیر نے سنا یا
میری تہی آپ روی جس داستان پر ہین

مجھپر مرے موذن بیدرد رحم کرنا
رخصت وہ ہو نیوالی تیری اذان پر ہین

سو جان سے ہون شیدا اوس شوخ سیمتن کا
لاکہون جوان مائل جس نوجوان پر ہین

کس کس کو قتل کرکے تو سرخرو بنا ہے
کس کسکے خون ظالم اس سرخ بان پر ہین

تیر نظر چڑہا ہی ابرو کمان نہی ہی
دل اور جگر ہماری اوسکے نشان پر ہین

چانداد انکو کہون کیا تہا کیا تہو دنکی شامت
اب تو مزاج اونکے کچہہ آسمان پر ہین

ہی ای ریاض واجب انسانکو خاکساری
کل ہونگی خاک مین جو آج آسمان پر ہین

ریاض - جناب سید جعفر مرزا خان صاحب عرف منی صاحب لکھنوی

خنجر بکف جو موجود اب امتحان پر ہین
مین اور نہ جان دیدون وکس گمان پر ہین

تیرا تو راز الفت ہر دم زبان پر ہین
صد ہی یہہ جسقدر ہین مرے بیان پر ہین

درد جگر کی شدت ہونٹونپہ جان غم ہجر
کیا کیا بلائین دم بہر کی مہمان پر ہین

خوب آہی میکشونکی صحبت مین شیخ صاحب
بیشک یہ باتین زیبا حضرت کی شان پر ہین

نازان ہین عشق کرکے تجہہ ایسے مہ لقا سے
ہر وقت حضرت دل اب آسمان پر ہین

سچ پوچہئے تو مجھپر مشق ستم نہین ہے
موجود ہر ادا سے وہ امتحان پر ہین

ہمنے جنون مین سو جا دل کو لحد بنا دی
رونے کو مستعد اب اک اک نشان پر ہین

اسکی خبر نہین ہی تقدیر کیا دکہائے
خوش ہو رہی ہین نازان اپنے گمان پر ہین

فرماتی ہین وفائین ممکن نہین کسی سے
الزام اسطرح کو ساری جہان پر ہین

اللہ مرنے والیکو کسقدر خوشی ہے
جب سے سنا ہی موجود اب امتحان پر ہین

مرنیکا ذکر اونکی محفل مین ہو رہا ہی
قصہ مری وفا کی کس کس زبان پر ہین

وحشی تمہارے ای جان سنتے نہین کبھی
سب کی دماغ گویا اب آسمان پر ہین

اظہار کر رہا ہی اوڑا اوڑ کر رنگ رخکا
درد جگر کی صدمے جو جو کہ جان پر ہین

رحمت کا ذکر کر کے سب جرم بخشوائے
فضل خدا سے نازان ہم بھی زبان پر ہین

ہجران نصیب کا دم ہونٹونپہ آگیا ہے
زندہ نہ رہنے دینگے صدمے جو جان پر ہین

سب درد دلکی حالت انسے بیان کردی
کیا جانتا تھا موجود اب امتحان پر ہین

جنکے کہ مثل موسیٰ مشتاق دید رکھا
صد تی ہزار جانین اسپے بیان پر ہین

اس آسمان کو کیا مجھسے حسد پڑ رہا ہے
جو ہین ستم جہانکی میری ہی جان پر ہین

تربت مٹی ہوی کیون ڈہنڈوائی جا رہی ہی
وہ مہربان یارب کس کی نشان پر ہین

تاثیر ایسی قیس ولیلی کے عشق مین تہی
قصہ وفا جفا کے اب تک زبان پر ہین

بھولے ریاض محشر مین بھی نہ شادی وغم
سب لذتین جہانکی یہان ہی زبان پر ہین

رضوان جناب حاجی محمد رضوان علیخان صاحب مرادآبادی

شاہ نجف کی رتبے کس اوج شان پر ہین
دونون جہان سلامی اوس آستان پر ہین

اوصاف مرتضیٰ کے میری زبان پر ہین
صلے علی کی نعرے ہفت آسمان پر ہین

مداح مرتضیٰ کے اوس اوج شان پر ہین
قدسی بھی لوٹے انکی حسن بیان پر ہین

یہ بادل اور بجلی کب آسمان پر ہین
آل نبی کے پرچم عربی نشان پر ہین

میدان مدح حیدر رہوار سخن ہے اپنا
ڈنکے ہمارے بجتے ہفت آسمان پر ہین

محتاج مصقلہ کی اپنی زبان نہین ہے
خنجر وہ اور ہونگے چڑھتے جو سان پر ہین

واصفان دل ہر دو کو کہتے نہیں کسی سر — یاں تیر بنکر چلے چڑھتے کمان پر ہیں
ورد اسم مرتضیٰؑ کا آفات سے بچاوے — الیاسؑ و خضرؑ دونوں رکھتے زبان پر ہیں
کیا مرحب اور اسکر جبرئیلؑ کی اوڑے پر — تیغ علیؑ کے سکے ہفت آسمان پر ہیں
جب بدر پر ہلال تیغ حباب چمکا — کیا بجلیاں نہ ٹوٹیں اعدا کی جان پر ہیں
اژدر کا کلہ چیرا خیبر کا در اوکھاڑا — ضرب المثل یہ چرچے سب کی زبان پر ہیں
بیر العلم لیا جب جنات بول اوٹھے — فتح و ظفر تصدق اس بل اس آن پر ہیں
علوی ہوں یا کہ سفلی نوری ہوں یا کہ ناری — الطاف مرتضیٰؑ کے سارے جہان پر ہیں
رستم سے ہیں فزوں تر جملہ غلام حیدر — ہفت آسمانکی قابض وہ ہفت خوان پر ہیں
اے دیو غم نہ بک جا اے کوہ غم سرک جا — اب یا علیؑ کے نعرے میری زبان پر ہیں
شیروں کے پتے پانی ہو کر ہوا ہوئے ہیں — نعرے جو یا علیؑ کے میری زبان پر ہیں
عرش بریں کی چھت پر گنبد میں قصر شہ کے — کرسی کے اونکی پائے ہفت آسمان پر ہیں
در دولت اونکا انور شمس و قمر بھی جس کے — پردا ادب سے صدقے ہر شمعدان پر ہیں
خوش ناتی شہ کے ہیں ڈھنگ ہی نرالے — مضمون بھی بانکے بانکی کس آن بان پر ہیں
ہر مصرعہ غزل کا سرو جنان ہے قدی — وصف قد علیؑ بھی کس آن بان پر ہیں
حاضر ہیں گر خریدی تشبیہ لب تمہارے — یکتے عقیق معنی میری دکان پر ہیں
خال رخ علیؑ کے مضمون میں مری دلمیں — کیا چٹ پٹے نمکداں معنی کے خوان پر ہیں
بلبل وہ گل ہیں خلق مولا کی روح پرور — فائق ترین نکہت جو عطردان پر ہیں
یہ دلدل علیؑ کی ٹاپوں کے دو نشان ہیں — شمس و قمر چمکتے جو آسمان پر ہیں
پنجہ نہ سر طائر ہے تیر مرتضیٰؑ کا — قوسین کے فرشتے صدقے کمان پر ہیں

جن و بشر کا کیا منہ کہ لین جو لب ہلا نہیں
اوصاف اوس ولی حق کی زبان پر نہیں

سبطین کے مراثی ہون وزن کرتا رہتا
تسکین یہ تلتی رہتین مری دکان پر نہیں

آل نبی کے غم کی ہین بجلیان چمکتین
دو دفعتا کے بادل چھائے جہان پر نہیں

تلوارین شامیون کی کس کاٹ پر نہ تازان
اونسی کڑی تو فقری مری زبان پر نہیں

اکبر سے بولے قاسم پلٹن مین شامیونکی
مری تمہاری چرچے سبکی ربان پر نہیں

ارزق سے کہدو آتا کیا تیر سا ہے سیدھا
اب فوج ہاشمی کی قاسم کمان پر نہیں

تف اے فلک یہ عالت آل نبی کی ہی ہی
یک نیزہ تن نخون مین اور سر سنان پر نہیں

معراج مین ہون یکسان کیونکر کلیم و احمد
یہ کوہ طور پر ہین وہ لامکان پر نہیں

بکھری ہوی یہ ذری شب کی ہین زمین پر
چھٹکے ہوی ستارے یا آسمان پر ہین

کیا اس غزل کا رضوان دیکھین صلہ ہی ملتا
حاضر شہ نجف کے ہم آستان پر ہین

دیگر

ہجر بتان کے صدمے عاشق کی جان پر ہین
غم کے پہاڑ ٹوٹے کس ناتوان پر ہین

لا لیکے بول بالے اوس لب کی پان پر ہین
سنبل کے سارے کس بل زلفونکی آن پر ہین

وہم و خیال ہیجا نطق و بیان پر ہین
ساری مری غزل کے لطف زبان پر ہین

جب سے نگاہین اسکی زاغ کمان پر ہین
پر تیر اپنے تولے شہباز جان پر ہین

باتین سب اونکی کلیان شاخ زبان پر ہین
ہونٹونپہ پھول قربان غنچے دہان پر ہین

اے تاج خاکسار تیرا کتنا بلند تو ہے
گرتے تری جھکائے سر فرقدان پر ہین

جھٹکا کمر نہ کھائے ہاتھ اونکا دکھ نجائے
کیون تیغ کو وہ کستے جو سخت جان ہین

کپتان اونکی آنکھین مژگانکی ہین صفونمین
فوجین پریڈ پر ہین افسر کمان پر ہین

ساقی کی ابتو زندوتر پا پنجون انگلیان ہین
گھی کے چراغ جلتے اوسکی دکان پر ہین

ہاتھون مین لیکر دلکو ہین پاؤنسے مسلتے
یہہ بھی کوئی ادا ہی مرنے کس آن پر ہین

قاتل سے کوئی کہدی مقتل مین جلد آوے
اڑ بیٹھے ہم بھی اپنے آج امتحان پر ہین

ان بونلونمین ساقی یہ ہی شراب گلگون
یا اوترین لال پریان تری دکان پر ہین

پھولونکی پتیان ہین مستر بان اونکے لب پر
سوسن کے گل مسی بر لالہ کے پان پر ہین

رندونکے وہ امنگین مستونکی وہ ترنگین
ساقی مزے کے جلسے تری دکان پر ہین

اولہن پہ ہین دو گیسو کس بل پہ ہین دو ابرو
یہ اپنی اینٹھ پر ہین وہ اپنی آن پر ہین

اوس بت کی ہر ادا پر عاشق ہین لوٹ لاکھون
کچھہ چال ڈھال ہین کچھہ آن بان پر ہین

شربیلی وہ نگاہین اوسپر نکیلی مژگان
نیزونپہ ہین سنانین نشتر سنان پر ہین

ای انقلاب گردون کیسا یہ تفرقہ ہے
مین ہون گھراونکا اور وہ مری مکان پر ہین

شیطان و نفس بدمین جھگڑا ہمال وزر کا
لڑتے یہ دونون کتوا اک استخوان پر ہین

پہندی مین بال کر ہے مرغ خیال اونکا
کیون موشگاف اولجھی موی میان پر ہین

کیون کہتے ہو کہ ہمسا کوئی نہین جہان مین
بیکار سب یہ دعوی جھوٹے گمان پر ہین

پیر فلک بھی لٹو جس کی ہے بانکپن پر
سو جانسی ہمتو عاشق اوس نوجوان پر ہین

تم فہی راز الفت کھولا تو اب چھپے کیا
مرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

دو ماہرو ہین یکجا کوٹے پہ اپنے بیٹھے
کیا مشتری وزہرہ دیکھو قران پر ہین

شیشہ گرا سبو پر ٹکرا یا جام خم سے
رندونکے صبر ٹوٹے ساقی کی جان پر ہین

دو ہری دو ہری بھری بوسے پڑا ہے منتر
غیرون نے چھالیا ہی شک میری بان پر ہین

جیسا ہین وہ سمجھتے ایسا نہین ہین ہرگز
ساری یہ وہم اونکو جھوٹے گمان پر ہین

یہ گرم گرم مضمون یہ تازہ تازہ غزلین
مال نفیس حاضر میری دکان پر ہین

کب دیکھتا ہی غافل سنتا ہی کب کسی کی
کچھہ پردہ آنکھہ پر ہین کچھہ پردہ کان پر ہین

ظالم کا نخل تربت لاتا ہی پھول کسدن
کانٹونکے ڈھیر قبر چنگیز خان پر ہین

نام و نشان والے ہین نام و بے نشان ہین
کیون مرتے اہل دنیا نام و نشان پر ہین

رکتے کہین ہین منعم پڑتے قدم کہین ہین
آنکھین ادہر اودہر ہین منہ آسمان پر ہین

سب کائنات ترسی ہے بیجوزہ منعم
کہنے یہ پانچ نقطے چڑہ کر نشان پر ہین

ہو لیس تیر مژگان کہتے ہین اونکی ابرو
ہم تو چڑہ ہاے چلے اپنی کمان پر ہین

ابرو کی بیچ تل ہے بکہری ہین او سپہ رلفین
زہ گیر کے یہ پیچے زاغ کمان پر ہین

وحشی نے تیری ایجان اتنی تو خاک اوڑای
سا تون طبق زمین کی ہفت آسمان پر ہین

منہ پر بکہیرہ زلفین اوس گلبدن نے ہنسکر
پہندی بلا کی ٹوٹے بلبل کی جان پر ہین

ہین راہ تک رہا ہون آنکہونسے خون رواں ہی
وہ مہندی ملکے بیٹہا اپنے مکان پر ہین

ہالہ ہین چاند تاری اور کہکشان ہین ہالہ
کیا بیل بوٹ تا بان اوس خاصدان پر ہین

منہ زخم کہولتا ہی کیا لال بولتا ہے
ہا زوٹٹولتا ہے پر بے نشان پر ہین

اوڑ جاتا ہے تو کیونکر جیسے کہ موج صرصر
باہر نہ تیری اندر اے مرغ جان پر ہین

اوڑتی خبر ہی اکثر اوڑتا ہی رنگ رخ بھی
باندہی کسی نے انکی ہی نکتہ دان پر ہین

بلبل چمن سے کسکی دم توڑی پاؤن گسکے
اوڑتی پر ہین یہ کسکے اے باغبان پر ہین

کیا مرغ دل ہمارا تجھسے شکار ہو گا
تیرے تو خود ہی عنقا زاغ کمان پر ہین

کیا ذبح ہو گئے وہ بلبل جو تھے چہکتے
بتلاتے خونکے دہبے تیری نشان پر ہین

وہ بدگمان بہت ہین نہ ناراض ہان بہت ہین
نامہربان بہت ہین کچھ مہربان پر ہین

پیچون پہ اسکی صدقے انگڑائیان پر یکی
حوروں کی زلفین بکھرین اس پیچوان پر ہین

برسیگا بنکے بادل اسکا دہوان فلک سے
قوس قزح کی دہوکے اس پیچوان پر ہین

اے باغبان ہو ساقی دے پھول باگلابی
بلبل کی خشک لب ہین کانٹے زبان پر ہین

نواب جم حشم کا شاہی مشاعرہ ہے
احسان اونکے کیا کیا اردو زبان پر ہین

چشم کرم کچھ اونکے رضوان ہی پر نہین ہے
الطاف خسروانہ ہندوستان پر ہین

درپیش معرکہ ہے میدان نہ چھوڑ رضوان
جوہر ہم اپنے کسی تیغ زبان پر ہین

زائد جناب سید حسن صاحب شاگرد حضرت داغ دہلوی مرحوم

میرے ہی شکوے ہر دم انکی زبان پر ہین
یہ سب بلائین نازل ہر وقت جان پر ہین

جور و جفا مین انکی اونکی نہین تغیر
قایم اسیطرح سے وہ آن بان پر ہین

دل لیکے دوستی کی کیا خوب دل لگی ہے
کسدرجہ ظلم تیرے بیچارہ ناتوان پر ہین

تھوڑیسی زندگی ہے مہمان ہین ایکدم کے
یہ ظلم کس لئے ہے اس مہمان پر ہین

کس سے کہون جاکر غم کی حکایت اپنی
سارے تغیرے جہگڑے سامع کے دہیان پر ہین

تسمین بہی ہین تو کہا لون گر آئے انکو باور
لیکن جمے ہوئے وہ وہم و گمان پر ہین

یہ چھیڑ پہاڑ دیکہو خود پوچہتے ہین مجھسے
انصاف سے بتانا ہم کیسی شان پر ہین

مستانہ چال انکی پہر اوسپہ یہ نزاکت
نازان کمال ہم تو خالق کی شان پر ہین

مجھسے کبہی تو قسمت ہوگی مرے موافق
وہ گر کہے تو ہین اور آسمان پر ہین

زائد تمہارے دہوکو تو لطف حق پرستی
چھوڑین تو نکو ہم بہی بیجا گمان پر ہین

سائل - جناب مرزا سراج الدین احمد صاحب بلوی شاگرد حضرت داغ دہلوی مرحوم

ہم معترض ہمیشہ بستی کی شان پر ہیں
منعم غریب کیا کیا کس کس گمان پر ہیں

دنیا میں جتنے غم ہیں سب میری جان پر ہیں
درد و الم کے درمان تیری زبان پر ہیں

عاشق بھی ہم اگر ہیں سچے جوان پر ہیں
سر دادہ آن پر ہیں دلدادہ شان پر ہیں

ہم اپنی بان پر ہیں وہ اپنی آن پر ہیں
دونوں مصیبتیں ہیں دونوں کو جان پر ہیں

کہتے ہیں میری احسان ساری جہان پر ہیں
حالانکہ صرف دشمن اونکے وہیان پر ہیں

خالی ہوں یا بھری ہوں ساقی خرید لونگا
رنگین جتنے شیشے تیری دوکان پر ہیں

رسم و رہ عدو کی چرچے کئے ہیں کتنے
میری زبان پر ہیں سبکی زبان پر ہیں

جیسا سنا تھا دیکھا ہم عدو ہیں تجکو
جو صدمے آنکھ پر ہیں وہ صدمے کان پر ہیں

سر تیری باوفا کا قدموں کے نیچے ہوگا
وہ ہیں دماغ دشمن جو آسمان پر ہیں

شیریں سخن ہے میرا میرا کلام شاہد
کتنے کچھ آڑے تیرہی تیری زبان پر ہیں

صیاد آ رہا ہے باغبان بچالے
کلیاں نکل رہی ہیں سب ناتوان پر ہیں

غیروں کی بزم میں وہ ساقی بنی ہوئی تھے
جسکو بھی پڑ گئی پڑ بکرا اپنے مکان پر ہیں

گھر سے نکالڈالا اچھا کیا تمہوں کو
بالا خانہ وہ یار ہے کس آن بان پر ہیں

ارمان دید نکلے تو کس طرح سے نکلے
ہمتو زمین پر ہیں وہ آسمان پر ہیں

دیکھیں سنیں وہ کیونکر احوال زار عاشق
تو پردہ ہو آنکھ پر ہیں سر پر کان پر ہیں

پہلو میں عاشقوں کے دل نام کو نہونگے
نازاں ہیں ابرو نہر دعوی مکان پر ہیں

اللہ ری ناز دشمن اتنے ہی سر چڑھانا
پانوں زمین پر ہیں سر آسمان پر ہیں

یکشب دام لیلے خمار رہکو دیدے
گن گن کے جتنے چیرین تیری دوکان پر ہیں

احوال وصل دشمن سے نہین گوارا
ہین یہ ہی وہ فسانے جو بارکان پر ہین

وہ آسمان پہ پہنچے وہ عرش کی خبر لی
نالے اوڑان پر ہین آہین اوجان پر ہین

انداز ناز غمزہ عشوہ ادا کرشمہ
عاشق کے دلپہ ساری فوجین کمان پر ہین

دو چاند چودہوین کے آئی نظر افق پر
یہ بام یار پر ہین یا آسمان پر ہین

ہمکو وفا کا دعوی اونکو جفا پہ غرہ
ہم امتحان مین ہین وہ امتحان پر ہین

ہون تشنہ کام ساقی راہ خدا پلادی
لب خشک ہوگئے ہین کانٹے زبان پر ہین

وہ سادگی تہی کافر یہ ہے بناء ظالم
کل اور شان پر تہی آج اور شان پر ہین

برسے تو ابر آئے اچہی طرح سے چہائے
چہتڑی سے بادلونکی کیون آسمان پر ہین

خاموش کیون ہے قاتل جلدی سے قتل کرچک
مستوجب سزا جو تیرے گمان پر ہین

ایک ایک دلکا شاکی ایک ایک کو یہ رونا
احسان یہ تمہاری دنیا جہان پر ہین

کہتے ہین جنکو قطبے ہین منتظم انہین مین
کچہ ہین زمین کے اندر کچہ آسمان پر ہین

خمار یہ تو کہدے یہ اژدہام کیون ہے
جتنے ہین سب کی نظرین تیری دوکان پر ہین

کس کس کے نام لونمین کس کس کو دون بدہین
تنقید کرنے والے اردو زبان پر ہین

سائل یہ روزمرہ الفاظ سادے سادے
تیری زبان کا ہے تیری زبان پر ہین

سیف جناب سید عبدالحکیم صاحب شاہجہانپوری تلمیذ حضرت جلال لکھنوی

یون تو یہ حسن والے سب آن بان پر ہین
انداز دلبری کے ختم اک جوان پر ہین

کیا بات ہے جو اتنے وہ آن بان پر ہین
یہ کیون دماغ انکے اب آسمان پر ہین

کچھ دن کے بعد ہوگا شوق مسی بھی اُنکو — نام خدا ابھی تو مائل وہ پان پر ہین
یاد آئیگا انھین کیا اب اپنا قول دینا — بھولی ہوی بہت وہ جوبن کی شان پر ہین
اللہ وہ چھپانا مجھسے عدو کی الفت — سب جنکو دل کی باتین میری زبان پر ہین
دل مین مرے کبھی تو آ بیٹھے اُنکا ناوک — قربان لاکھ جانین اس میہمان پر ہین
اکدن کہا تھا اُنسے افسانہ سوز غم کا — چند آبلے ابھی تک میری زبان پر ہین
تیرے ستم اوٹھا کر اُف بھی نہ کی سنگدل — صدقے ہم اپنے دل کے اس آن بان پر ہین
اس غم نصیب دل کی تم خود ہی پوچھ دیکھو — مین کیا کہون کہ صدمے کیا بیزبان پر ہین
رفتار کی روش پر پستی مین دل ہزارون — نام خدا وہ اتبو کیا آن بان پر ہین
کوٹھے تک آج اُسکی گر پڑ کے ہو جو آئے — نالونکی بھی دماغ اب کچھ آسمان پر ہین
چشم فلک مین دنیا اندھیر ہو گئی ہے — رونق فزا وہ جبسے میرے مکان پر ہین
کل دعوے خدائی کا فرصنم کرینگے — جب یہ غرور انکو آج اپنی شان پر ہین
وعدے کی شب ہے آنا ای بیخودی بتا دی — ہم اپنے گھر مین ہین یا اُنکے مکان پر ہین
کہتے ہین مجھسے نظر وہ ہنس ہنس کے آج کل سے — لھلوٹ اتو ایسے جوبن کی شان پر ہین
کچھ کہہ رہا ہے دشمن سنیے تو کان رکھکر — کیا جانے کسکے شکوے اُسکی زبان پر ہین
گلشن سے جنکو باہر پھینکا ہے جا کے تونے — یہ کس ستم زدہ کے ای باغبان پر ہین

سینہ کو دیکھتی ہین تن تن کے ہر قدم پر
مغرور سیف کتنے وہ اپنی شان پر ہین

شعر شار - جناب حکیم سید عبد الصمد صاحب بریلوی

خورشید و ماہ کیا ہین جو آسمان پر ہین — وہ سب سے چڑھتے پڑھتے اونچی مکان پر ہین

سب زنگ جو ماہ و مہر آسمان پر ہین
یکجان ہین کہ پھینگی انکی دکان پر ہین

چونسٹھ کلہ پر اپنے یا آسمان پر ہین
جو کچھ ہین آپ روشن ساری جہان پر ہین

کوئی کہو زمین پر یا آسمان پر ہین
وہ تو سمجھ رہے ہین ہم لامکان پر ہین

واعظ سے وصف جنت سنتا ہون دل لگاکر
دھیان اونکی کوچہ ہین کان اسکی بیان پر ہین

دیکھا جو سر کٹانا عشاق کا تو پوچھا
یہ کن کے ذبح گاہین میرے مکان پر ہین

اللہ ری بیخودی مین خود اوسسے پوچھتا ہون
ہین آپ کون اور ہم کسکے مکان پر ہین

ہم وزن مہر تم سے ہم پلہ ماہ کیا ہو
تم تو زمین پر ہو وہ آسمان پر ہین

ہے آہ تو پلٹ دے اوسکو اٹھا کر سر پر
قسمت کی میری تارے جس آسمان پر ہین

چڑھتے ہوئی جوانی بڑھتی ہوئی ادائین
جب دیکھئے نرالی ہر آن بان پر ہین

جلوے ہزون کی ہین لانکرار فی التجلی
اللہ ہمتو عاشق اس تیری شان پر ہین

یہ شرط ہے کہ وہ خود آئین اور آزمائین
ہم جان و دل سے حاضر ہر امتحان پر ہین

ہر جائی کوئی جانے یا کوئی بڑھکائے
وہ تو سمجھ رہے ہین ہم لامکان پر ہین

بیفائدہ ہے قصد پرواز طائر روح
اوڑ سکتی ہی نہین جب یہ ناتوان پر ہین

پیاسے میری لہو کی شدت سے ہین وہ پیکان
تو کین نہین انی کی کانٹے زبان پر ہین

خون دل و جگر مین ڈوبی ہوئی ہین آہین
یا سرخ ٹیکی فوج غم کی نشان پر ہین

تیر و سنان و خنجر مژگان ابرو کمان کینچی
عاشق کشی کو اونکی فوجین کمان پر ہین

اوس چشم سرمہ سا کی غمزہ ہون یا نگاہین
خنجر تو دھار پر ہین تلوار تین سان پر ہین

کیون شیخ اور برہمن یہ جلوہ جمالی
دیر و حرم مین ہین جو اونکے مکان پر ہین

یون مست می وہ سوی شب بہر میری بغلین
یہ بھی خبر نہ تھی ہم کس کی مکان پر ہین

ای موت بار احسان تیری اوٹھائے کیونکہ
دن زندگی کے بھاری جس ناتوان پر ہین

قاصد مین کیا کہون وہ تجھکو کہان ملینگی
آج اسکی گھر مین ہین کل اوسکے مکان پر ہین

قاصد تیرے کہے کا سب کچھہ یقین ہے لیکن
اونکی زبان کی باتین تیری زبان پر ہین

بے گفتگی سے مشکو ہوا اونکی بھولا ہوا ہون پھر بھی
لاکھون مین میرے دل مین لاکھون زبان پر ہین

سجدہ کو سر جھکاؤن آنکھین بچھاؤن کیونکر
غیرونکے نقش پا بھی اوس آستان پر ہین

کعبہ کی ہر طرف سے ہین قبلہ رو نمازی
یا سر بسجدہ عاشق اونکے مکان پر ہین

غیرونکا ہاتھہ رہنے دو اوٹھاؤ یاد بان سے
پھر اسکے بار احسان مجھہ ناتوان پر ہین

محشر مین کیا کہینگے مجھہ بے زبان کی باتین
موقوف و منحصر سب اونکے بیان پر ہین

جی بھر گیا ہے پھر بھی وہ کچھہ لگی ہوئی ہے
مجھہ دل جلے کی باتین شعلہ زبان پر ہین

یہ خوش رہے خدا خوش اے بت جو میری تیری
سب فیصلہ محبت کے امتحان پر ہین

یہ اپنے دل سے پوچھو دلسے مری لگی ہے
یا یون ہی دل لگی کی باتین زبان پر ہین

سچ ہو کر آپکو کیا اور آپ سے گلہ کیا
مرضی ہی دل کی صدمہ میری ہی جان پر ہین

کیونکر وہان کسی سے چشم امید رکھیے
ہر پاسبان کی آنکھین ہر پاسبان پر ہین

قاصد سمجھکے کہنا مجھسے پیام اونکا
موت اور حیات دونو تیری زبان پر ہین

ہمخانہ ساز رندو نکالا کچھہ نہ پوچھو گھر در
کوئی جہان سے نکلی مری دکان پر ہین

سر شار رہان بلب کر کیا زندگی کی امید
ارباب بیاس ہی کو کلیسب کی زبان پر ہین

ساطان - جناب حکیم سلطان مرزا صاحب لکھنوی خلف جناب شوق مرحوم

مدح و ثنا کی چرچے سب کی زبان پر ہین
احسان رشک دیج لاکھون ساری جہان پر ہین

آنکھین لگائی میرے ہر استخوان پر ہین
کیا زاغ بھی ستم کی اوسکی کمان پر ہین

بگڑی ہین وہ کہ آہین کیون نا بہ عرش پہنچین
جو خفگیان تہین مجھپر وہ آسمان پر ہین

للہ پھول دی دی ساقی تیرے تصدق
اب تو لبون پہ دم ہے کانٹے زبان پر ہین

آسان تہین کہنا اونسے خلعت کفن کا لینا
درجے محبونکے سب امتحان پر ہین

ہم ساتوین زمین مین وہ ساتوین فلک پر
قبضے ہمارے اونکے دونون جہان پر ہین

ڈہر کن بنو تو ایدل تیرا اونکا چوک جائی
تاکی ہوی تجھہ وہ بس اس نشان پر ہین

ہر صبح دیکھتے ہین ہم اونکی شکل دل مین
حیران اس آئینہ مین خالق کی شان پر ہین

کیونکر نہ عرض مطلب ہو ناگوار ساقی
کانٹے شریک شکوہ میری زبان پر ہین

سایہ تہا وہ اونہین کا مین گہر مین کب گیا تہا
دربان سے کیون خفا وہ میرے گمان پر ہین

اخبار خلق مین اب خالی نہین قلم بہی
میری تمہاری چرچے سب کی زبان پر ہین

اللہ ری میری آہین اک اضطراب دل سے
وہ بہی لرز رہی ہین جو آسمان پر ہین

باتون سے مار ڈالین چاہین جسے جلا دین
اعجاز بہی فسون بہی اونکی زبان پر ہین

ضرب المثل ہوی وہ جو بات تو نے کہدی
سب خوبیان سخن کی تیرے بیان پر ہین

مرنے لگے زیادہ مکڑی ہوے جو دل کے
سو جانسے اب تصدق قاتل کی آن پر ہین

اس حسن و عشق کی بس اب دو جہانمین حد ہی
میری تمہاری چرچے سبکی زبان پر ہین

جو پیر تہے جوان ہین مفلس غنی ہین ساقی
کیا کیا کرامتین یہ تیری دکان پر ہین

دیکھو تو سیر الکدن میرے کتاب دل کی
قصے ہزار صدقے اس داستان پر ہین

مدت کی بعد خادم پھر رامپور آیا
آنکھونکی صاد اکثر اوس داستان پر ہین

والد نے میری برسون کہایا نمک یہانکا
اون نعمتونکی چسکے ابتک زبان پر ہین

دل اور دماغ شاعر انکا پتہ نہ پوچھو
گاہی زمین پر ہین گہہ آسمان پر ہین

روز جزا بھی ساقی ساقی زبان پہ ہوگا
ہم آسرا لگائے اونچی دکان پر ہین

ہان دخت رز سنا دی ساقی کی مونہہ کی باتین
سب کان شاعرونکی اوس داستان پر ہین

آہی بھی ہین تو ناخوش مطلب کی بات سہ وہ
میری طرف سہ رکھہ ایک ہاتھہ کان پر ہین

دربار حسن اونکا دیکھون سند کسی دے
آنکھین سخن رسونکی سب امتحان پر ہین

یارب یہ کسکی باتین ہوتی ہین بلبلون مین
پھولون نے کان کھولے کس داستان پر ہین

یون بھی کبھی ہوی ہین وہ اپنی عاشقون سے
تصویر مین بھی تیور کس آن بان پر ہین

سلطان جبھی سہ ہمنے رکھا تخلص اپنا
جسدن سہ اڑکے بیٹھے اس آستان پر ہین

سحر جناب تہور علی خانصاحب عرف عابد حسین خان رامپوری

یون حکمران یہ تیہر سب انس و جان پر ہین
کیا شان ہے خدا کی ہمت ایسی شان پر ہین

مغرور آپ اپنی تیر و کمان پر ہین
نازان ازل سی ہم بھی اس فرقہ جان پر ہین

پھولی ہین اب خوشی مین پھر آبلے جگر کے
شاید کسی کے جوبن ایدل اوٹھان پر ہین

اونکی کمر ہی کب ہے آئے نظر کہانسی
سب فرض کر رہے ہین وہم و گمان پر ہین

محشر بپا کرینگے بیشک جوان ہو کر
طفلی مین جب یہ فتنے اس آن بان پر ہین

تیر نظر کا گھائل پہلے ہی ہو چکا ہون
خم ابروون کی خنجر کیون نیم جان پر ہین

نخوت سی عرض مطلب سنتے ہین کب کسی کی
گویا دماغ اونکا اب آسمان پر ہین

ایدل بوقت ذبح نکلے نہ اف زبانسی
باندہی ہوی کمر کو وہ امتحان پر ہین

وہ کون ہی کہ شکوہ جسکو نہین تمہارا
جور و جفا کی چرچے سبکی زبان پر ہین

اونکے ضیائے رخ سے تشبیہہ کیا گہر کو
شرمندہ مہر و مہ بہی جب آسمان پر ہین

پہرتی ہین میری نالے گہیرے ہوی اثر کو
کچہہ آسمان کے نیچے کچہہ آسمان پر ہین

یہ حسن چند روزہ دائم نہین رہیگا
کیون اسقدر ہین نازان کس گمان پر ہین

نکلا ادہر کمان سے دیکہا تو دلمین پایا
اس تیر کی کہو تو کیا میری جان پر ہین

صد قدر ہین اہل فن کی ایسی غزل پڑہی ہی
شاباش کی صدائین سبکی زبان پر ہین

یہ حکم ہی سحر کو تیر و سنے چہید ڈالو
مژگان کے دور سارے اک اس کمان پر ہین

سلیمان - جناب منشی محمد حسین صاحب تلمیذ حضرت رضوان

بلبل چمن مین بیٹہے جو آشیان پر ہین
اوس گلبدن کی مائل سب داستان پر ہین

گر طعنہ زن وہ مژگان تیر و سنان پر ہین
ابرو بہی اونکی بیڑہی اپنی کمان پر ہین

ابرو کی تیغ کہیچے مقتل مین وہ جو آئے
بولے کہ سر جہکاؤ ہم امتحان پر ہین

روکے نہ رک سکیگا بہونچیگا اوس صنم تک
گرچہ ہزار پہرے اوسکے مکان پر ہین

غیرونکے پاس جانا اور مجہکو یون جلانا
کیا کیا ستم تمہارے مجہہ خستہ جان پر ہین

ایک بوسہ بیہودی مین مجہسے جو لے لیا ہے
دشنام لاکہون ہر دم اوسکی زبان پر ہین

گذری جو وصل کی شب نور سحر جو پہیلا
بولے وہ ہم بہی جاتے اپنے مکان پر ہین

کیا تاب ہی کسیکی اونسے کرے جو باتین
اب تو مزاج اونکی ہفت آسمان پر ہین

پہلو مین میری تمکو دیکہا ہی بیٹہے جب سے
مرے تمہاری چرچے سب کی زبان پر ہین

گرمی سوز غم کی یہ راز کہل بجائے
اب پہوٹ نیکو جہالے میری زبان پر ہین

وہ ہاتہہ چہوڑ قاتل باقی رہی نہ قسمہ
سب وار تری اوپر مجہہ خستہ جان پر ہین

پت جھڑ کا ہی زمانہ سر سے ہے خاک اوڑتی
گلشن کی سب بہارین اب خزان پر ہین

کیونکر نہ وہ اوڑائین دلکی ہدف ہزارون
غمزے کی تیر چڑھے ہے اونکی کمان پر ہین

تو بھی کہندا نالہ وہان ڈالکر پہونچ جا
جاکر چھپے وہ ایدل بام مکان پر ہین

اب صحن اونکے گھر کا تالاب ہی لہو کا
کشتونکی آج پشتے اونکے مکان پر ہین

افشان چھڑکی ہوئی ہین پیشانی پر وہ اپنی
لوٹے ستارے کیا کر یہ کہکشان پر ہین

جلسون مین مہوشونکی بر مونہین عاشقون کی
میرے نمہار ہی چرچے سبکی زبان پر ہین

اب تو تری سنگہی مین کیا کہ غیر کے بھی
منہ پر شکایتین ہین شکوے زبان پر ہین

پانی مین سرکشی ہین دہر ہی عروج ظالم
تیر و تپہ مین سانبین نوکین سنان پر ہین

قدر سخن کی نعمت ہمانونکی ضیافت
پکوان اچھے اچھے اونچی دوکان پر ہین

مین یاد جسدم آیا دربان سے وہ بولے
جا دیکھہ تو سلیماں اپنے مکان پر ہین

سودہ جناب بھگوتی پرشاد صاحب تلمیذ جناب طپش فرخ آبادی

اوسپر یقین ہین اپنے یاد اوسکی شان پر ہین
جس ایک حق کی قبضہ دونون جہان پر ہین

ظاہر کو اپنے ہر دم باطن سی ہی تعلق
دل مین ہین سوز الفت ہمارے زبان پر ہین

جور و ستم جفا و رنج و الم اٹھانے
طرفت مین اونکی صد مے سب میری جان پر ہین

چکر لگا رہے ہین ہر دم کسیکی خاطر
یہ مہر و ماہ انجم جو آسمان پر ہین

ہین جنس حسن و خوبی بازار مین جہان کی
پر یہ ہنر نہین ہے کس کی دکان پر ہین

ظاہر وہین کرے ملک عدم کی صورت
ہستی کی وہ نشان ہین جو لامکان پر ہین

روز ازل سی بیٹھے یاقوت لعل مرجان
خون جگر کو کھاے اس ایک بیان پر ہین

کسطرح سے سناؤن مغرور حسن وہ ہون
کیا کیا نہ حرف مطلب میری زبان پر ہین

ابرو کبھی ہوی ہین ہین تیر ناوک افگن
تیار اونکے چلہ ہر دم کمان پر ہین

اس ظلم کو تو دیکھو انکار ہی نہین ہی
اپنی ستم کے قصہ اونکی زبان پر ہین

جاہی تو جان جاہی وہ آئین یا نہ آئین
ہم اپنی آن پر ہین وہ اپنی شان پر ہین

ہے نام جیسا اپنا ہی شان اپنی ویسی
سوز درون کی ہر دم باتین زبان پر ہین

شعرہ۔ عالیجناب صاحبزادہ محمد مصطفے علی خان صاحب بہادر
پرائیوٹ سکرٹری اعلیحضرت قدر قدرت حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

کیا کیا گلون کو صدمے بلبل کی جان پر ہین
دن رات چبھتی ہے کانٹے زبان پر ہین

ظلم وستم تمہاری جو میری جان پر ہین
اچھا تمہین بتا دو کسکی زبان پر ہین

تیغ جفا سے تیری مرنا بھی زندگی ہے
امید کے نتیجے سب امتحان پر ہین

ای کمسنی کے جا میری بھی کچھ سفارش
تو چل چلاؤ پر ہے جوبن اٹھان پر ہین

سر گوشیان کرینگی بکھری ہوی یہ زلفین
کچھ ایک کان پر ہین کچھ ایک کان پر ہین

غنچے کہان سے لائین ظالم تری ادائین
لاکھون جمین تصدق اس آن بان پر ہین

جنمین وفا کی بو تھی جنکو وفا کی خو تھی
اون مہوشون کی رو مین کس آسمان پر ہین

پوری سبھی مرادین تیر نظر سے کردین
چلون کو کھولے ڈالو ناحق کمان پر ہین

اونکو دہن کے اگے دعوی نہین چلے گا
پھولون کو منہ تو دیکھو کانٹے زبان پر ہین

بدقسمتی تو دیکھو پوچھا پتہ جو اونکا
دشمن پکار اوٹھا میرے مکان پر ہین

اورون پہ اب نگاہین پڑنے لگی ہین اونکی
اب دشمنون کو صدمے دشمن کی جان پر ہین

شہرت نے نام نیکر بدنام کر دیا ہے
پردے مین تو ہی جلوی ظاہر جہان پر ہین

صرف ایک رات بھر کو ظالم مجھی دیدی
تھوڑی سی وہ بھر دے جو پاسبان پر ہین

میری تمہاری قصے اب عام ہو گئے ہین
رسوائیون کی باتین سبکی زبان پر ہین

پروانے جل رہے ہین اور شمع چپ کھڑی ہے
صد قی ہزار جانین اس بے زبان پر ہین

پوری نہونگی جس سے ملنے کی آرزوئین
شیدا بھی حضرت دل اوس دہان پر ہین

فتوی قصاص کا ہے اظہار مدعی پر
مجرم خدا کی قدرت ہم کس بیان پر ہین

جو ساغر محبت روز ازل پیا تھا
اوسکے مزے ابھی تک سوکھی زبان پر ہین

کیا چیز کھو گئی ہی کیا چیز ڈھونڈتے ہو
یہ لاکھ لاکھ پھکر کس کے مکان پر ہین

حورونکی آرزو مین دنیا کو چھوڑ بیٹھون
زاہد دماغ تیرے کس آسمان پر ہین

عاشق سمجھ رہا ہون تیرا جہان بھر کو
یہ شک وہ ہین جو مجھکو ساری جہان پر ہین

رسوا ہوا ہی تو خود سب کو زبان دیکر
تیری بتائی باتین سب کی زبان پر ہین

تیری ہی عکس رخ سے دونون چمک گئے ہین
یہ چاند اور سورج جو آسمان پر ہین

للہ باتون باتون دشمن سے کہہ نہ دینا
جو میرے دل کی باتین تیری زبان پر ہین

میری بھی سن رہا ہی دنیا کی سننے والا
بت کس خیال مین ہین بت کس گمان پر ہین

دھوکے سے اوسکے بت سے سینے کبھی لگے تھے
وہ داغ ابھی تک سوکھی زبان پر ہین

آہ شمر نے جاکر یہہ گل کھلا دیے ہین
فرقت کی رات تاری جو آسمان پر ہین

شبیر عالیجناب صاحبزادہ محمد شبیر علیخان صاحب بہادر عرف نئی صاحب بہادر

تیغ جفا کے چرچے اونکی زبان پر ہین
اللہ شرم رکھے دعا مستحان پر ہین

جو ہو چکے تعلق ربیشن جہان پر ہین
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

مجکو سنا کے کہنا ہم امتحان پر ہین
رو کو زبان یہ کیسی باتین زبان پر ہین

مانا کہ ذکر دشمن اونکی زبان پر ہین
اتنر دماغ اونکے کیون آسمان پر ہین

قسمت کو رو رہی ہین فرقت مین رونیوالی
آنکھون مین اشک غم ہین نالے زبان پر ہین

اور روٹھنا بگڑنا بیکار ہے تمہارا
شکوے جفا کے کہنی کسکی زبان پر ہین

جنت کی حور زاہد تجھکو رہے مبارک
دنیا مین ہمتو عاشق اک نوجوان پر ہین

کرتے تھے مدعی پر تم تو بڑا بھروسا
اب یہ کسیکے شکوے اوسکی زبان پر ہین

بدنام خود ہوئے ہین اور نام ہے ہمارا
اب ہم سزا کے قابل خالی گمان پر ہین

مجھکو غرض ضرور ہے من خود نہ اونگا اب
بیکار رہیہ یہ تقاضے کیون پاسبان پر ہین

اغیار کی عداوت معشوق کی محبت
لاکھون طرح کی فکر ہر اک میری جان پر ہین

عشق عدو کے صدمے تقسیم ہو گئے ہین
بکھرا اونکی جان پر ہین کچھ میری جان پر ہین

عرض وصال سنکر بولے کہ یہ نہو گا
منہ بھاکے اپنا دھو مین جو اس گمان پر ہین

بیماری محبت رشک عدو کے صدمے
دو بوجھ کس بلا کے مجھ ناتوان پر ہین

اے موت جلد آجا اے جان تو نکل چک
ہمت ذرا مدد کر وہ امتحان پر ہین

صد باطرح کے مینے کھائے ہین خار حسرت
لاکھون طرح کے کانٹے میری زبان پر ہین

وہ غیر کو بلا مین اوس سے ہنسے ہنسا مین
اونکی بلا سے صدمے جو میری جان پر ہین

تلوار لیکے اونکا تیوری چڑھا کے کہنا
اب کونسا سر جھکائے ہم امتحان پر ہین

بولا ہی جائے مجھسے بولون تو کیا مین بولون
فرقت کی آگ دل مین چھالے زبان پر ہین

بس سن لیا ہٹو بھی کیسا عدو کا قصہ
اب بے بہت فسانے میری زبان پر ہین

ٹھیرا ہو لے کیونکر یہ آسمان ابتک
مدت سے صبر عاشق ظالم کی جان پر ہین

مینے تو لامکان تک جلوہ ویسکا دیکھا
زاہد وہ تیری حورین کس آسمان پر ہین

فرقت کی شب کے قصے وصل عدو کو چھیڑے
میری زبان پر ہین ادنکی زبان پر ہین

رسم وفا کا جسکو بالکل یقین نہین ہے
شبیر ہو عاشق اوس بدگمان پر ہین

شوق جناب حافظ احمد علی خان صاحب افسر کارخانجات خاص شاگرد حضرت سریر مینائی استاد بندگان حضور پر نور دام اقبالھم و ظلھم

لب پر ہین فضل گویا ہر ہین زبان پر ہین
کر ور کر ز غصے اپنی ہی جان پر ہین

بان آئین لینے والے درد و رام صیبت
سو و ہ طرح طرح طرح کر دل کی دکان پر ہین

محفل بھری ہوئی ہو کیا کہہ رہا ہو دشمن
کہئے تو راز الفت کسکی زبان پر ہین

جوش جنون ہین کیا کیا صحرا کی خاک چھانی
کھو ئین جو چھے تھی کانٹے زبان پر ہین

بالین پہ بھی وہ آئے نکلی نہ روح تن سے
الزام اسکی سارے اپنی ہی جان پر ہین

آئینہ دیکھتے ہو خود مبتلا نہو نا
نگلہ و ہزارون قربان اس آن بان پر ہین

سن سنکے حال میرا کہتے ہین وہ بگڑ کر
کیسے ہزارون فقرے میری زبان پر ہین

انکی وفا کو روزن یا اپنی بیکسی کو
لاکھون طرح کی صدمے مجھ نیمجان پر ہین

ناز و ادا کی گھاتین پیدا ہوئی ہین تجھ سے
احسان تمہارے سچ ہو سارے جہان پر ہین

جھگڑے ہو عاشقون کا رہجائے شرم یارب
بانہ ہی ہو ئے کر کو وہ استخوان پر ہین

محفل مین اس حسین کی اک مین ہی بیزبان ہون
چھتے ہین اور اک کو دعوے زبان پر ہین

اے شوق کیا غرض ہو دنیا و دین سے اوسکو
ہم جان کھو رہے ہین اک نوجوان پر ہین

شرف جناب محمد مشرف یار خانصاحب سول رنجہ جاورہ شاگرد حضرت داغ مرحوم

کچھ ہم اوڑا رہے ہیں کچھ وہ اوڑا رہے ہیں
یہ بت زمین پر ہیں یا آسمان پر ہیں

رو رو کے لال آنکھیں ہیں خستہ کی جان پر ہیں
یکرنگ آفتیں ہیں دونوں کی جان پر ہیں

عارض ہے اوج پر ہیں سینے ہے اوٹھان پر ہیں
نیچی نگاہ والے اب آسمان پر ہیں

آتے ہی اونکے آنکھیں اب آسمان پر ہیں
آثار لامکان کے اپنے مکان پر ہیں

اونکی شہید الفت زندہ ہیں سب عدم میں
ایسی کئی زمینیں اس آسمان پر ہیں

یہ بوتلیں نہیں ہیں چھوٹی بڑی ہیں پیمان
ساقی انہیں اوڑا دے پیمانہ اوڑان پر ہیں

یہ کیا ستم ہے جب سے تکو کیا میری جان
جتنی مصیبتیں ہیں سب میری جان پر ہیں

دل شگفتہ اوا ہے بھری بیٹھی ہیں چرخ دل کی
ہمکو گمان دل کی دل کے نشان پر ہیں

کچھ تیر رصل کی شب بیٹھی ہیں وہ بکھیرے
نازک سے ہاتھ اونکے دونوں کمان پر ہیں

پیر مغان ہاں لے سودا ہی تو کرے
گن دے یہ ساری شیشہ جنبہ دکان پر ہیں

وصل و وصال کو دل کچھ کہہ ہیں یاد اب تک
باتیں پڑی ہوئی سی کچھ انکے کان پر ہیں

دل آہ کیا ملے کیا دل کی تسلیاں کیا
تیری نگاہ پر ہیں تیری زبان پر ہیں

لکھی پتہ لکھا تھا لکھا لکھا تمہارا
جسکے نصیب کی ہیں اوسکے مکان پر ہیں

یہ گورے رنگ والے یہ کالی زلفوں والے
یہ اونچی بام والے یہ سب اوڑان پر ہیں

ابرو کی اک ادا نے دل کو کیا ہے بسمل
تیغ دو دم کرد ہے تیری کمان پر ہیں

ہمکو کبھی نہ بھولی شیریں لبوں کے بوسے
بھولی نہیں مزہ وہ اب تک زبان پر ہیں

جب آئی موسم گل رندوں کی سیر دیکھو
کاسہ لئے بغل میں اک اک دوکان پر ہیں

پڑھکر سنا دیا ہے حاشق کا حرف مطلب
منہ پھیر کر ہزاروں اب ترجمان پر ہیں

جینا ہے عاشقون کو مرمر کے امتحان تک
موقوف سب نتیجے اب امتحان پر ہین

کچھ بدگمانیان ہین اونکو میری طرف سے
کچھ تمہین ادھر سے اونکے گمان پر ہین

جھوٹی ہوی کہونگا مانو برا تو مانو
شکوہ نہین ہین کانٹے میری زبان پر ہین

کیا پوچھتے ہو ہمسے رشک عدو کی صدمے
جانی بلا تمہاری ہین جسکی جان پر ہین

یہ کیا کہا کہ تمسے وعدے نہین ہین کوئی
تم اونگلیون پہ گن لو میری زبان پر ہین

گھر حضرت شرف کا برج شرف بنا ہے
اوس سے لقا کے جلسے اونکے مکان پر ہین

شمیم جناب سید محمد مرتضی خان صاحب نبیرہ امیر الملک والاجاہ مولوی صدیق حسن خان صاحب مرحوم

جوش نمو سے کیسے جوبن اوٹھان پر ہین
اس دور کے حسین بھی کیا آن بان پر ہین

درد و تعلق الم سے کیا سابقہ پڑا ہے
آرام جان سے کے صدمے آزار جان پر ہین

مین چاہتا ہون اونکو وہ بھاگتے ہین مجھسے
مین کچھ گمان مین ہون وہ کچھ گمان پر ہین

جلوہ فروشیان ہین بازار حسن مین کیا
حوروں کو عام جھگٹ ہر اک دوکان پر ہین

دل جا چکا ہی پہلے اب جان پر بنی ہی
وہ کچھ تلے ہوی ہے پہر امتحان پر ہین

کیا آپکو خبر ہے کیا آپ جانتے ہین
بندہ نواز صدمے جو نیم جان پر ہین

پیر فلک بھی کیسا حیرت کا تاک رہا ہے
کچھ دنسے اور عالم اوس نوجوان پر ہین

صیاد چشم جانان ہین آفت زمانہ
بے کوشش و کشش کے روزی رسان ہی سب کا

دل ہے ضعیف الفت کیا بار غم سہیگا
احسان تیرہی یارب سارے جہان پر ہین

یہ کام کاج سارے تاب و توان پر ہین

جور و جفا کی جو کچھ حاصل مری ہوئی ہیں
میری زبان پر ہیں اونکی زبان پر ہیں

اللہ ری شوخی نشتر پہ سچ تو یہ ہے
قاتل شہید ناکہوں تیغ زبان پر ہیں

نامہربانیوں کی عادت بڑی ہے جب سے
کیا کیا نہ ہمکو دعوے اک مہربان پر ہیں

نواب ذوی شہم کرامت کیا رقم ہوں
لطف و کرم کی چرچے سبکی زبان پر ہیں

کیا شعر و شاعری ہے بھلا شمیم نسبت
یہ جوش منحصر سب اک قدردان پر ہیں

شمیم جناب صاحبزادہ محمد حشمت علی خان صاحب
تلمیذ میاں احمد علی صاحب مرحوم

کیا پوچھتے ہو شید اک بے نشان پر ہیں
وہ مرثیہ ہے گویا ہم لامکان پر ہیں

کیونکر ادھر وہ آئیں دم دیتے آن پر ہیں
یاں موت کی تقاضی اس نیم جان پر ہیں

ماتھے پر اپنے افشاں کس شوخ نے چنی ہے
شرمندہ چاند تارے کیوں آسمان پر ہیں

کیا نکلے حسرت دل اک حرف مدعا پر
سو فقرے مولا کہہ چلے اونکی زبان پر ہیں

تیر نظر سے اپنی زخمی کریں جگر کو
وہ کیلئے چڑھائے چلہ کمان پر ہیں

زانو پہ ہاتھ اپنا جب غیر نے نہ رکھا
پھر نیل کیسے ظالم میری ران پر ہیں

اوس عارض و جبیں کو دیکھا تو ہم یہ سمجھے
زر مہر و مہ زمیں پر دو آسمان پر ہیں

اے حسرت شہادت اب آگئی تیری مت
باندھے ہوئے کمر تو وہ امتحان پر ہیں

جب درد دل کو میرے دیکھا تو ہنسکے بولی
بادل کی ٹکڑی کیسی جہاں پر ہیں

کوچے میں تیرے آنا کیونکر چھٹے گا ہمسے
کیلے ہوئی ستمگر ہم اپنے جان پر ہیں

دیتے ہیں سب دعائیں پیر مغاں تجھی کو
ہم بادہ نوش جتنے تیرے دوکان پر ہیں

کہتا نہین کچھ ہم پر کیا عدو نے انکا
یارب ہماری نالی کیون آسمان پر ہین

وہ شام وصل ترا منہ مین زبان دینا
جسکے مزے سے تک زبان پر ہین

کسوا سے بھی گہرا ونکی جامۂ تسلیم کو ہی
سستے نہین عدو کے رہتے مکان پر ہین

شرر۔ جناب محمد احسن مرزا صاحب مشہدی ساکن لکھنو۔

آمادہ وہ جو میرے اب امتحان پر ہین
ہوتے ہین صاف خنجر تلوار بان سان پر ہین

صدمے شباب تیرے لاکھونکی جان پر ہین
گذری ہے دی فسانی اب تک زبان پر ہین

تلوار کو چھپا کر اتنا نہ مطمئن ہو
قاتل میری لہو کے دھبے میان پر ہین

نازک ہر گو کلائی خنجر بکف ہین لیکن
قربان ہمتو دلے اس آن بان پر ہین

خوش ہون کہ یہ یقین ہو وہ ہین وفا کو قائل
کیا کیا خیال مجھکو اونکے گمان پر ہین

مملو زمین ہوی ہے لاکھون ہی نعمتون سے
کیا کیا غذائین یارب اس ایک خوان پر ہین

اگلی ہین لوگ جنکو اس دور مین ہین نالان
جو زنگ سے ہین بیدم تیغین وہ سان پر ہین

لب پر ہے وعظ دلمین گھر کی ہے فکر واعظ
مین خوب جانتا ہون حضرت مکان پر ہین

سارے حسین ہین نازک بس فرق ہے تو یہ ہے
کچھ مین زمین کے اوپر کچھ آسمان پر ہین

لیلی کا حسن سنکر دیکھا تو کچھ نہ نکلا
سچ ہے کہ پہلے پکوان اونچی دکان پر ہین

پاس تسلیم ہے اتنا اہل قلم کو پیہم
یا ہاتھ مین ہین خامے یا اونکے کان پر ہین

گھر گھر کے آرہے ہین ابر سیاہ ساقی
سامان تباہیو نکی میرے مکان پر ہین

بازو بھرے بھرے ہین نازک کلائیان ہین
ہمتو مٹے ہوے ہین بس ایسے جوان پر ہین

میرا قد خمیدہ ہے عشق کی بدولت
اُن کا کلون کی بیلین اس سائبان پر ہین

بازار بیخودی مین لخت جگر بکین کیا
کچھ پاس ہین ہمارے اور کچھ مکان پر ہین

ابتک یہ رسم باقی ہے آہ لکھنؤ مین
شادی کے قبل جھگڑے کچھ پانڈان پر ہین

ہر طرح مین شعر نے ایسی غزل کہی ہے
دو چار شعر جسکے سب کی زبان پر ہین

دیگر

آنکھ جو طلسم نہان تھم تھم کی جان پر ہین
قلمین ہین آرزو مین شکوہ زبان پر ہین

نکلی ہے تیغ اونکی لیکر ادا کا لشکر
دنیا کے منچلونکی نظرین نشان پر ہین

کوئی کہین گیا ہے امید کا بر آہو
ہم منتظر کسی کے اپنے مکان پر ہین

ابرو مین شوخیان بہی غصہ بہی ہے حیا بہی
کس کس ادا کی قبضے اُنکی کمان پر ہین

کیونکر نہ بیکسونکی ہون بے پناہ آہین
تیغین چہڑی ہوی یہ گردونکی سان پر ہین

دنیا بچیگی ظالم اسکو دلا ہی سمجھ
جانونکے فیصلے بہی تیرے بیان پر ہین

میدان عشق مین یون نکلے ہین ہمسے جیوٹ
جانین ہتیلیون پر نعرے زبان پر ہین

دل نذر کو ہین لاکھون لیکن ہین وہ کشیدہ
قاتل کے دونون ابرو کس آن بان پر ہین

سب حرف حرف کہنا قاصد سمجھ لے آنا
موقوف میری باتین تیری بیان پر ہین

دلدے کے صبر کرنا کیا چیز ہے جہان مین
ابتک مزے وفا کی میری زبان پر ہین

ہنسنے جو التجا کی دلکو میرے جلادو
ہنسکر کہا یہی اب آسمان پر ہین

بازار عشق مین آ جلدی خرید لیجا
کچھ بھول وارغہ دلکی میری دکان پر ہین

حیرت سی دیکھتی ہین تم تم کے جسکو ہر دو
مایوسیان کچھ ایسی ویران مکان پر ہین

ابیات کی ہین آمین وہ ہین شعر کی مہمان
کیا کیا بلائین نازل دشمن کی جان پر ہین

شیدا جناب مولوی محمد عبدالحی صاحب بدایونی تلمیذ حضرت مضطر مدظلہ

وہ کس کی بخت مین ہین وہ کسکی جان پر ہین
جو آٹھ دن کی صدمہ مجھہ ناتوان پر ہین

تیری ستم تو ظالم میری ہی جان پر ہین
میری وفا کی چرچے سب کی زبان پر ہین

وہ مشکلین جو مشکل وہ سختیان جو تہر
جتنی مصیبتین ہین سب میری جان پر ہین

بیمار او سکے لاکھون کس کس کا درد کھوتے
اچھے رہے مسیحا جو آسمان پر ہین

وعدہ کیا ہی لیکن وعدہ کا کیا بھروسہ
ایسے ہزار فقرے ان کی زبان پر ہین

وہ دلکو لیکے چھوڑین ہم بوسہ لیکے مانین
وہ اپنی بات پر ہین ہم اپنی آن پر ہین

مقتل مین آج ہم نے معراج عشق پائی
ٹکڑے دل و جگر کے نوک سنان پر ہین

قابو نہین جو بلبل نکلے قفس سے باہر
کچھہ ہی ضعیف ولاغر کچھہ پھول پان پر ہین

جوبن کا کیا بھروسہ جوبن ہی چار دن کا
وہ کس گھمنڈ پر ہین وہ کس گمان پر ہین

لطف شکست توبہ دل ہی بھولا ئین کیونکر
اُسکے مزے تو واعظ اب تک زبان پر ہین

آئی ہی فصل گل کر توبہ کرینگے اوٹھی
سب خانقاہ والے مے کی دکان پر ہین

افشان سو اوس جبین پر ہی کہکشا نکا عالم
بے نور ہین ستارے جو آسمان پر ہین

اُس ناوک نظر کو ہی یہ شگون مبارک
بچپن ہی سے وہ مائل تیر و کمان پر ہین

اظہار وصل کر کے ہون کسقدر پشیمان
وہ سو سنا چکے ہین لاکھون زبان پر ہین

اُنکی ترقیون پر قربان ہے جوانی
کیسے امنگ پر ہین کیسے اوٹھان پر ہین

جام خیال اپنا جام جہان نما ہی
جب آنکھہ بند کی ہی مے کی دکان پر ہین

ابتک تو اس زبان ہی اقرار ہو رہے تھے
انکار بندہ پرور اب کس زبان پر ہین

فتوی ی می ندیکر رندون کا کیا بگاڑا
اُنکی عذاب گویا مفتی کی جان پر ہین

تربت ہین اسی فرشتو تم آگئے کہان سے
ہم نے تو یہ سنا تھا سب آسمان پر ہین

اے ہمصفیر تجھکو سیر چمن مبارک
یان خوف باغبان ہی اور ناتوان پر ہین

مسجد سی اوٹھ کر داعظ آ کبھی ادہر کو
دیکھو تو لطف کیا کیا مے کی دکان پر ہین

اے دل یہی ہی موقع اظہار مدعا کا
اسوقت وہ اکیلے اپنے مکان پر ہین

پہونچا نہ اون لبون تک ہرگز دہن کسیکا
گو دانت سیکڑون کے اوس نوجوان پر ہین

واں شیوہ تغافل یان شوق ہمکناری
اُنکا خیال کیا ہی ہم کس گمان پر ہین

یہ نہی نہی بوندین کیا کہہ رہی ہین اغطا
یہ کالی کالی بادل کیون آسمان پر ہین

کہتی ہو مے یہ دل سی نکلے ہین آج نالے
ہم اُنکے پاس ہونگے گر لامکان پر ہین

وہ دن گئے کہ شیدا من تھی یہہ ہماری
اب تو ہمارے احسان اردو زبان پر ہین

شہرت جناب صاحبزادہ اختر حسین خانصاحب شاگرد حضرت سوداے دہلوی مرحوم

زخمی دل و جگر ہین صدمے ہی جان پر ہین
پر امتحان دیتے ہم امتحان پر ہین

کیسا کریم ہی وہ کیسی ہے شان اوسکی
دیکھو تو دوست دشمن سب ایک خوان پر ہین

فرقت کی شب مین عاشق مرجاے کسطرح سے
موت و حیات دونون اُنکی زبان پر ہین

کہتے ہین یہ فرشتے جیسی کہ ایک دم سے
کیا کیا زمین کی جاہی اب آسمان پر ہین

مستونکی انکو شاید پھٹکار ہو گئی ہے
جب دیکھو شیخ صاحب مے کی دوکان پر ہین

اس راہ مین کسیکا نقش قدم نہین ہے
ملک عدم کو جاتی سب کس نشان پر ہین

وہ ابرو و مژہ پر نازان ہین کیسے کیسے
کیا کیا گمان اونکو تیر اور کمان پر ہین

نکلی ہین گرم آہین توشہ سفر کا لیکر
پانی کی چھاگلین یہ چھالے زبان پر ہین

نظر و نسی مری چھپکر مجھ تک پہنچ نہ آئے
کیا کیا گمان اونکی مجھ ناتوان پر ہین

شرمندہ کیسی ہونگی گل یہ زمین کے نیچے
نخوت سی اہل دنیا آج آسمان پر ہین

مانا کہ دم ہی مہمان لیکن ہے یہہ تعجب
دار و مدار ساری اس میہمان پر ہین

وہ بھولی اونکی باتین وہ پیار کی ادائین
کل اور شان پر تہین آج اور شان پر ہین

نقش قدم کیسکا لجائے توبہ ائین
مرمٹنے والے ناصح ہم اس نشان پر ہین

نظر و نمین سنگ اسود کتنا گران ہی سچ ہے
وہ لاکھون مین کی ہین جو اپنے مکان پر ہین

دشمن سی لڑ رہی ہو ابرو پہ بل نہین ہے
تیر افگنی کے دعوی اتری کمان پر ہین

مرمٹنے پہ بھی تربت ٹھکراتی ہین وہ میری
یہہ ظلم کر رہی وہ مجھ بے نشان پر ہین

بازار عشق مین یون ہم بیچتے ہین دل کو
آج اس دوکان پر ہین کل اور دوکان پر ہین

سبکی نگاہین اونکی ابرو پہ پڑ رہی ہین
اولٹا چلن ہی ناوک چلتے کمان پر ہین

دلکی بھپلے اپنے انسے ہی پڑ رہے ہین
سینہ مین کاش ہوتی کانٹے زبان پر ہین

الفت مین سادہ دل ہین کتنے جناب شہرت
شامل مہربانیونکے ایک مہربان پر ہین

شہیر جناب محمد یعقوب خان صاحب منجم شاگرد جناب اوج رامپوری

وہ آج آئے ہوا ہے میرے مکان پر ہین
نو مشتری و زہرہ مائل قران پر ہین

حاضر ہین کس کی در پر کس کے مکان پر ہین
وہ مرتبہ ہی گویا ہم آسمان پر ہین

دشمن سی لڑ کے ظالم ہم پر برس رہا ہے
ہم شاد ہین کہ اتہوا اوسکی زبان پر ہین

خنجر کہنچا ہوا ہی قاتل رکا ہوا ہے
صدمے سی صد مے یارب اک میری جان پر ہین

یہ کیا تمہین بتائین کیون جان و دل ہماری
قربان تیر پر ہین صدقے کمان پر ہین

اسطرح تیز ظالم کیون ہین ادہر نگاہین
یہ خنجر آج تمنے کیا رکھے سان پر ہین

آنکھین لڑا رہی ہین کچھ مسکرا رہی ہین
کیا قہر کی ہے شوخی کس آن بان پر ہین

کیا پوچھتے ہو مجھسے کیا حال غم سناؤن
قابو مین دل نہین ہے نالے زبان پر ہین

سرکار جم جشم کا جسدن سے مدح خوان ہوون
مضمون شہپر میرے سب آسمان پر ہین

شیدا جناب چندی پرشاد صاحب دہلوی تلمیذ جناب آسنخ مرحوم

اڑ کر زمین کس ہوا مین گردونکی شان پر ہین
دل کی زمین کو ذرے سے آسمان پر ہین

زخم جگر ہمارے گلشن کی شان پر ہین
اوصاف تیغ قاتل دلکی زبان پر ہین

وہ بیخودی بڑھی ہے یہ بھی خبر نہین ہے
اپنی جبین کے سجدے کس آستان پر ہین

اللہ ری خاکساری بالا نشین بنایا
زیر زمین پہونچکر ہم آسمان پر ہین

یہ انقلاب دیکھو قسمت بدل گئی ہے
میری زبان کے جوہر اُنکی زبان پر ہین

عشاق کے کلیجے ہین ابروون کے صدقے
نرچھی نظر کے ناوک بانکی کمان پر ہین

ناوک صفت کھچا ہے دم ابروون کے خم مین
حسن صنم کے جلوے آب و دم کمان پر ہین

وحدت کی منزلین طے کرتے ہین تمکدے مین
رہرو یہ پہونچے بیٹھے سنگ نشان پر ہین

اڑکر پہونچ گیا ہے عرش بریں سے آگے
اس طائر یقین کے وہم و گمان پر ہین

نقش و نگار ہستی آئینہ ہین عدم کے
احسان تیغ قاتل دونون جہان پر ہین

اعجاز بیخودی کا مستی کا ہے کرشمہ
گھر مین ہی بیٹھے بیٹھے ہم لامکان پر ہین

ہون کیون نہ عرش فرسا جانبازیونکی شانین
مقتل مین عاشقون کی وہ امتحان پر ہین

جلوہ دکھا گئی وہ شان بتان خوشرو
صدقے ہزار کعبے ہندوستان پر ہین

آنکھین ہین اشک ریزان مست مے محبت
چھلکے ہوئے یہ ساغر مینا کی شان پر ہین

وہ محویت ملی ہی دنیا سے گم ہوئے ہین
جسکا نشان نہین ہی ہم اُس مکان پر ہین

طرز سخن مین اپنی تکبیر کا اثر ہے
اُن کی حنا کے جوہر رنگ بیان پر ہین

اہل وفا ہے کتنی تیغ جفا کی لذت
ہونٹو نپہ ہے حلاوت جسکی زبان پر ہین

جب حسن یار مطلق ہوتا نہین مقید
عشاق کی نگاہین پھر کس نشان پر ہین

شیدا نثر نہین ترکیب لفظ و معنی
اردو کو ناز کیا کیا اپنی زبان پر ہین

شیدا جناب گنگا پرشاد صاحب اسیوری شاگرد حضرت تسلیم لکھنوی

ہو خیر پڑتی آنکھین خنجر کی میان پر ہین
آمادہ آج میرے وہ قتلگاہ پر ہین

دل توڑتا ہی ناوک سینے ہین جگر کو
دونون ہین پڑتی آنکھین زہ پر کمان پر ہین

ہنس سنا تھا در پر صدہا تڑپنے والے
کوچے مین تیر کی آئی ہم اس نشان پر ہین

تم حسن مین ہو یکتا مین عشق مین ہون کامل
میری تمہاری جیسے سبکی زبان پر ہین

کس ناز سے ادا سے ہین بارگاہ مین خرامان
طاؤس کبک صدقے اس آن بان پر ہین

کہنے کا تیرے قاصد کیونکر یقین آئے
دشمن سے وہ بگڑکر اپنے مکان پر ہین

پیری مین آج ناصح کرتا ہی تو نصیحت
ہمتو ازل سے عاشق اُس نوجوان پر ہین

کیا پوچھتا ہی ہمدم جو کچھ گذر رہی ہے
لاکھون طرح کی صدمے دل و جان پر ہین

سچ سچ بتا دی قاتل کسکو کیا ہی کشتہ
دھبے لہو کے کیسے خنجر کے میان پر ہین

وعدہ وہ مجمع کرکے جاتے ہین غیر کے گھر
یہ کیا ستم فلک کی بھی نیمجان پر ہین

جب در پہ اپنے مجھکو وہ دیکھتے ہین بیٹھا
کیا کیا اٹھاتی فتنے ہر پاسبان پر ہین

اے دستِ شوق دلمین کرار صبر چند ہی
کم بخت ابھی ہین جو تن کچھ کہا اٹھان پر ہین

رشکِ عدو کہون ہین یا سوزشِ جدائی
ایسے تو صدہا ہر وقت جان پر ہین

مقبول ہی کوئی سجدہ شاید جناب مین ہو
ہر وقت سر جھکائے ہم آستان پر ہین

دل لگی کو سنکر افسانہ بائے میرے
منہ پھیر کر وہ ہنستے میرے بیان پر ہین

صیاد و باغبان کا بلبل ترا کیا بگاڑا
دونون کی پڑتی آنکھین کیون آشیان پر ہین

دل نذرِ یار ہوکر چھوٹا مصیبتون سے
اب صدہا جسقدر ہین بیچارہ جان پر ہین

کہتا ہون مین غمونکو وہ کہہ رہے ہین مجھکو
مین انکی جان پر ہون وہ میری جان پر ہین

مینے سوال بوسہ اوسنے کیا تو بولے
منہ چومنے کی باتین تیری زبان پر ہین

ہمتو تڑپ رہے ہین فرقت مین جین سو وہ
غیرون کو سانہ بیٹھے اپنے مکان پر ہین

یہ دود آہ دل ہے یا ابر کی ہین ٹکڑی
دزدانہ اڑتے پھرتی کیا آسمان پر ہین

اوستاد کی کرم سے شیدا ہوا مین اتنا
پرور دشہر ہر دم میری زبان پر ہین

شیفتہ جناب محمد شیفتہ صاحب شاگرد جناب بیخود

گیسو کے پیچ کہلکر جو اوسکے کان پر ہین
وہ اڑ دسے حافظہ میری کی کان پر ہین

اسکے مکان پر ہین اوسکے مکان پر ہین
اسپر گمان یہ خضر کیا اپنی شان پر ہین

دو چار بار اوس نے منہ مین زبان دی ہی
وہ ذائقہ ابھی تک میری زبان پر ہین

ہمسے فروتنون کو کیا ہمرہون سے حاصل
ہم خاک پر پڑے ہین وہ آسمان پر ہین

کہتا تو تھا ٹھوکرین کل جو کوچۂ مغان مین
اوسکو دماغ کیا کیا آج آسمان پر ہین

پیر مغان و واعظ میں فرق ہے تو یہ ہے
ہیں اسکے گھر میں شیشہ و اسکی دکان پر ہیں

غیروں پر ایکدن بھی نہ ہرگز ستم نہ ٹوٹا
سارے ہی تیر میرے یارب جان پر ہیں

رضواں اگر کرے تو پوچھ پیر مغاں کے رتبے
حوریں بکمال میں ہیں رضوان دکان پر ہیں

تقدیر اوس گلی سے مقتل کو لیچلی ہو
راضی ہیں ہم رضا پر وہ امتحان پر ہیں

گردوں نے ہجر کی شب گنوائی ہم سے پائی
کیا کیا غضب کیا ہے اسکی دکان پر ہیں

ہیں درد دل سوا لاں غیر و فسوں و پریشاں
بکھرا ایک ہی سے صد درد و فوں کی جان پر ہیں

نقش اثر کی صورت ہر تیر دلنشیں ہے
کسکی دعا کے چلے او نکی کمان پر ہیں

پکا جو دیں کا عاشق تو دو جہاں سے حاصل
دنیا کو کام سارے عقبیٰ میں ہیں پر ہیں

پست و بلند عالم سے دور جا رہے ہیں
ہم کہکشاں پہ ہیں یا کیا آسمان پر ہیں

خوبو کہ بھلا دے انسان اور اوسکو یاد کرنا
مرشد کرو وہی اب میری زبان پر ہیں

ابرو پہ بل پڑے ہیں دیکھو بگڑ کے جیوں ہیں
ہم تو خدا کی اس آن بان پر ہیں

جان سچ ہے بلا ہے ہم آ گئے تمہارے
غیروں پہ رکھکے جانے کیوں میہمان پر ہیں

اڑ اڑ کے ہر طرف سے پھولوں پہ گر رہے ہیں
یہ کس غریب بلبل کی باغبان پر ہیں

ہاتو نہیں دل اڑا ہیں وہ ہاتھ شفیع کیونکر
چلتے ہو تیر میری زبان پر ہیں

تضمین بر غزل جناب منشی ظہور علی خانصاحب رامپوری متخلص بہ ادیب

کیا ہے خیال اسکا وہ کس گمان پر ہیں
مغرور اسقدر کیوں اس آن بان پر ہیں

پوچھیگا کون تجھکو چاہے گا کون تجھکو
موقوف ناز تیرے اسقدر زبان پر ہیں

دلسیں نہیں رہی ہے ضبط فغان کی طاقت
اب تیر چونکے میری زبان پر ہیں

سر گوشیونکی عادت جاتی نہین ہمرا نکی
مونہہ لحظہ لحظہ رکھتے دشمن کے کان پر ہین

یہ ذلتون کو صدمو یہ شہر تو نکے جھگڑے
کہہ انکی جان پر ہین کہہ میری جان پر ہین

کسنے تجھے رولایا کسنے تجھے جلایا
کیون شمع گرم آہین تیری زبان پر ہین

غیرون سے پوچھتا ہے انجان بنکے ظالم
یہ دردناک نالے کس کی زبان پر ہین

یون پوچھتے ہین مجھسے گویا خبر نہین وہ
پروانی جان دیتے کیون شمع دان پر ہین

پہلو مین دل ہمارا کیون مضطرب ہے یارب
کس سے وہ ہم بغل ہین کسکے مکان پر ہین

کہتے نہین وہ ہم سے اعدا کی صحبتون کو
چھپ چھپ کے دشمنونکے جاتے مکان پر ہین

خاموش کیون کھڑی ہے اوشمع کچھ تو کہدے
یہ اشک تیرے جاری کسکے بیان پر ہین

میرا آہی جی جب لالہ نامدنظر ہے انکو
ای شمس یہ دشمنون کے سر کہکشان پر ہین

شہرت جناب میر نثار علی صاحب جابق ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم شیر

کیون جہانگیر ہین حور عین جو آسمان پر ہین
دولہ شہید تیرے کس آن بان پر ہین

کیا شرم رہ گیا کیا اب کس گمان پر ہین
میری تمہاری جسپہ سبکی زبان پر ہین

شکوی مدد کرے انصاف ناعیان ہو
دل مین حضور کی ہین میری زبان پر ہین

ابرو کی پاس پہونچا دیتا لہ ستمگر
کرنے کو تیز خنجر رکھتو وہ سان پر ہین

جو کچھ کہا ہے اوس سے ہرگز نہین پھرینگے
تیری زبان ہین تیرے بیان پر ہین

در پر اوسنے پکارا تو یہہ جواب آیا
چلا رہی ہو کیون تم وہ کب مکان پر ہین

ہندوستان کی شاعرات مشاعرہ مین
یون چار چاند لگتے اردو زبان پر ہین

گل ہڈیون کے میرے خط گیرین گے زمین
مرنے کے بعد بھی تو ظلم استخوان پر ہین

کیونکر گئی فلک پر عیسیٰ سے جا کے پوچھو
پوچھو جو ہمسے مرزا تو آسمان پر ہین

وہ کوٹھون کوٹھون آکر شاید کہ جھانکتے ہین
حیران مری نگاہین اوس نابدان پر ہین

عیسیٰ غلام احمدؑ کا فیصلہ ہو کیون کر
یہ قادیان مین ہین وہ آسمان پر ہین

تیر نظر پہ ڈورے دل اور جگر یہ دونون
یہ میزبان قربان اس میہمان پر ہین

پرواز کس طرح سے وہ کر سکے کبوتر
قوت نہین بدن مین اور ناتوان پر ہین

تو دے لئے تو پاؤن رکھتے نہین زمین پر
وہ کب زمین پر ہین سات آسمان پر ہین

انکار قتل قاتل تجھ کو نہین مناسب
بتلا کہ خون کر دے کیسے میان پر ہین

کب تک یہ شرم مجھ سے کچھ بات چیت کیجے
مری تمہاری قصے ہر اک مکان پر ہین

ابرو ہی اوس کی خنجر دنبالہ ہے وہ نیزہ
زخمی کرین گے دلکو اب اس گمان پر ہین

ہی یاد مژہ ابرو اسوا سے اٹھا ہے
دیدیجے اب خنجر کانٹے زبان پر ہین

شاعر اسے سنوارین اچھی طرح بنائین
اپنی عروج شہرت اردو زبان پر ہین

شاعر جناب علی حسن خان صاحب تلمیذ جناب عزیز بریلوی

پھر کشمکش ہی اونکی ابرو کمان پر ہین
تیر نظر دلون کی پھر کینچ نا ن پر ہین

کیا جانے وہ زمین پر یا آسمان پر ہین
قید مکان لگی ہے یا لامکان پر ہین

ہوتا ہی پاؤن زخمی ہر حرف مدعا کا
کانٹے بہت ہماری سوکھی زبان پر ہین

اہلی پہ روز و شب کو ایسی جمی نہ اتری
اے خضر آپ کی ہم حیران ران پر ہین

ٹوٹی ہوی دلون مین ہی نور معرفت کا
شانین ہزار پیدا ایک کسر شان پر ہین

سو باتون کی عوض مین ایک بات تم جو سمجھی
سو اعتراض اب بھی لنبی زبان پر ہین

تفصیل شرح قصہ نا ولیں ہو رہی ہین — سو داستان ہماری ایک بے استان پر ہین
تو ہی حیا کو چھوڑ دے بجاؤ بھولی بہالی — دیکھو یہ غمزے ہماری نہی جان پر ہین
غنچے چٹک رہی ہین بلبل چہک رہی ہین — اے ضعف کیسے کیسے غل میری کان پر ہین
وہ میری تاک مین ہین مین اونکی تاک مین ہون — شک اونکو بھی ہزارون مجھ بدگمان پر ہین
ہین حسن مین برابر ہین صرف فرق اتنا — وہ تو مکان پر ہین یوسف دکان پر ہین
مغرور ہو گئی ہین عاشق وہان پہونچکر — دل آسمان پر ہین سر آستان پر ہین
خلوت ہی لب بلب ہین دونون طرفسے ابتو — چسکی لگی ہوئی ہی خشکی زبان پر ہین
پردہ ہی ہی زیادہ کچھہ تاک جھانک بھی ہی — غمزے ہی رکاوٹین بھی اس آن بان پر ہین
اے طفل برہمن کی ایک تیغ لاکھہ مفتون — گنگا کا گھاٹ ہی یہ جھگڑی نہان پر ہین
مر جاہون مین کہا جب بولی وہ مسکراکر — موقوف ساری باتین امتحان پر ہین
دونون کی جذب دلسے یہ کشمکش پڑی ہی — مین اونکی گھر وہ ہر دم میری مکان پر ہین
یہ دونون جیتے اوڑتی ہین عاشقونکو دلپر — برچھی کا دم اٹی ہی شمروں کی جان پر ہین
صیاد نے ٹٹولا بلبل قفس مین بولی — کچھہ بھی نہین ہی مجھہ مین اے مہربان پر ہین
سید بھی ہو جو ظالم برچھی سی ہی زیادہ — تیر قضا کو دیکھو کماون کمان پر ہین

اس قحط و مفلسی مین شاعر خدا کی قدرت
اشعار تر تمہاری سوکھی زبان پر ہین

شاعر۔ جناب سید محمد حسین صاحب سید پوری

ہین ہون وفا مین پورا تم ہو جفا مین یکتا — میری تمہاری جرچے سبکی زبان پر ہین
کوئی جہان نہین ہی تو ہی وہان مکین ہی — تیری ہی جلوہ گہ پیارے جہان لامکان پر ہین

مثل حباب بار و بحر جہان مین ہو
پھر یہ خودی کی باتین کسکو گمان پر ہین

لاکھون ہی مدعی ہین میدان عاشقی مین
موقوف سب یہ جھگڑے اک امتحان پر ہین

دیکھو نہ دیکھ نکالو قایم رہے خدائی
لاکھون ہی دل فدائی اس آن بان پر ہین

شاعر حقیر ہرگز ذرہ کو مت سمجھنا
یہ سب نشان والے اس بے نشان پر ہین

شاد - جناب عبدالوحید خان صاحب شیدا شاگرد جناب صبر رامپوری

نالہ میرا پہنچتے جب آسمان پر ہین
غل الامان کرتے کیا لامکان پر ہین

تارے کہان چمکتے یہ آسمان پر ہین
لاکھون چراغ جلتے اونچی دکان پر ہین

کٹتا ہین سارا جھگڑا قاتل کا دم ہی خنجر
میرا وفا کا دعوا تیری زبان پر ہین

بیجا نہین ہی مجھکو گر کہدے رشک بلبل
اوصاف غیرت گل تیری زبان پر ہین

منظور ہی نہین ہے جب لے کے قتل میرا
رکھوا کے جاؤ خنجر کیون روز سان پر ہین

غیرون سے چہکنی چپڑی ہوتی ہین تیری صدہا
ہم سے یہ روکھا روکھی باتین زبان پر ہین

تشریف تو وہ لائین اے کاش قتل کرنے
کہیلے یہان تو بیٹھے مدت سے جان پر ہین

مانا یہ ہم نہ جلوے ہین آسمان پر بھی
چرچے جو ہین زمین پر کب آسمان پر ہین

رشک عدو جفا ہین اونکی فراق کی غم
صدہا طرح کی صدمے اس ناتوان پر ہین

ہر لحظہ فکر و غم مین چکر ثلاثہ دن ہی
میری فغان کی دھڑکی وہ آسمان پر ہین

نکلے ہین بادہ کرکے وہ سنوار آج زرین
طرہ بہار دیتے کیا سنبلے کان پر ہین

پھیلائے پاؤن اتنے بیباکیون نے آخر
سر رکھے آپ لیٹے دشمن کی ران پر ہین

اے میفروش دنیا لاکر ذرا مزے کی
آئے جناب واعظ تیری دکان پر ہین

یہ حال ہر نفس ہی سوز درون سے اپنے
مانند شمع شعلے رہتے زبان پر ہین

اوسب سے چھپنے والے ہر شے نہاں ہی ہر
آئینہ تیری جلوے میرے گمان پر ہین

غصہ کا کیا ٹھکانا عالم ہے زیر و بالا
گہ وہ زمین پر ہین گہ آسمان پر ہین

اے شوخ تیرے جلوے سایہ ہین یا چھلاوہ
موجود ہر جگہ ہین ہر اک مکان پر ہین

حرمان و یاس و حسرت دم ساز ہین کہان سے
ہین جس مکان پر ہون یہ اس مکان پر ہین

سن سن کے ہو رہے ہین وہ شاد کیسے کیسے
کچھ نامہ بر کی فکر ہی اب سے زبان پر ہین

شاد جناب یوسف مسیح صاحب لکھنوی تلمیذ جناب صمیم

کیا کیا نہ وصف عارض گل کی زبان پر ہین
محو آج عندلیبین اونکے بیان پر ہین

کیا پوچھتے ہو صدمے کیا میری جان پر ہین
رہ رہ کے ظلم اونکے مجھ ناتوان پر ہین

تاکا ہے دل کسیکا اللہ خیر کیجیو
کیون اونکی دست نازک تیر و کمان پر ہین

تمنے بھی کچھ سنا ہی کیا کہ رہی ہی شوخی
سو رنگ کی ادائین اک نوجوان پر ہین

یہ راز عاشقی کا کیسے چھپا ہوا ہے
میری تمہارے چہرے جیسی سبکی زبان پر ہین

رند و کی کوئی پوچھے ساقی کی مے فروشی
بیٹھے جہان بھر کی اونکی دکان پر ہین

دیکھا جسے نظر سے بندہ بنا کے چھوڑا
ہم تو فدا مری جان اس آن بان پر ہین

منظور جس قدر ہی تمکو ہمین ستالو
کیسی ہی ہو ازل سے ہم اپنی جان پر ہین

اونکی جبین پر افشان کہتی ہے قمر سے
تارے بھی اسطرح کی کیا آسمان پر ہین

در چار ہاتھ اونکے اے شاد ہم بھی دیکھین
خنجر لگی ہوئی وہ آج امتحان پر ہین

شباب جناب بشندیال صاحب پرامٹر تھیٹریکل کمپنی رامپور

اپنی کمر وہ کسنے کیون امتحان پر ہین
ہم عاشقی مین کھیلے خود اپنی جان پر ہین

جھوٹی تسلیونکی باتین زبان پر ہین
قربان اس جفاکی ہم آن بان پر ہین

تکلیف کیون اوٹھاؤ دم بھر کا مہمان ہون
ناحق ستم کے حملے مجھ ناتوان پر ہین

خرگان کی کاوشین ہین ابرو کی ہین اشارے
تیرون کو وہ چڑھاے اپنی کمان پر ہین

مین آپ مر رہا ہون مرنی کی از رو مین
چھریان وہ تیز کر کے کیون میرے جان پر ہین

چنکر جبین پہ افشان کوٹھے پہ تم بھی آؤ
تارے بہت چمکتے آج آسمان پر ہین

بیباکیون کا آخر نکلا یہی نتیجہ
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

گھر وصل کی تمنا رفت کی گھڑی ہے
صد مے عجب طرح کے اس سخت جان پر ہین

برباد ہو کے ہر سو جو خاک اوڑا رہے تھے
کبر و غرور سے وہ اب آسمان پر ہین

پردہ تمہارا بالکل فانوس کی طرح ہے
اے شمع حسن جاوے روشن جہان پر ہین

ہم اے شباب اخر تنگ آگئے زندگی سے
خود آج زہر کھا کر اوس دہان پر ہین

شباب جناب مولوی حکیم احمد حسین صاحب مرادآبادی

یہ مہر و ماہ و انجم جو آسمان پر ہین
جلوے مین سب تمہارے روشن جہان پر ہین

مداح جنکے قدسی سب لامکان پر ہین
محبوب رب اکبر اس عز و شان پر ہین

عشاق وجد لاتے اونکے بیان پر ہین
صل علی کے کلمے جاری زبان پر ہین

جنکو نوازتے ہین لطف و کرم سے حضرت
وہ دست بستہ حاضر اس آستان پر ہین

ذکر نبی سے بڑھکر کوئی نہین حکایت
موقوف سارے قصے اس داستان پر ہین

تکلیف پاکوبندی کرتے ہین شکر کیونکر — الطاف رب مقدم اس امتحان پر ہین
مین ہون مریض الفت ایجارہ گر وہین کا — بیمار جنکے عیسیٰ اب آسمان پر ہین
عاصی غلام مجرما اقا کریم تمسا — چرچے مری تمہارے سبکی زبان پر ہین

ہر جا شباب چرچا یہ ہے تری سخن کا
لسان ہند مین وہ اردو زبان پر ہین

دیگر

نشو و نماے گلشن جسکی زبان پر ہین — قربان غنچہ و گل اوس باغبان پر ہین
نواب عالی شوکت حامد علی خان صاحب — اوصاف اونکے روشن اب اونکی شان پر ہین
اورنگ بادشاہی اور تاج خسروانہ — شایان یہی مراتب اب اونکی شان پر ہین
دولت کنیز اونکی اقبال اونکا چاکر — الطاف رب مقدم اب اونکی جان پر ہین
رحمت خدا کی نازل اونپر ہے پنجوقتہ — کام اونکے بادشاہ کون و مکان پر ہین
یہ رام پور ہی اب آرام و عیش سے پر — قربان بوستان اس جنت نشان پر ہین
پھولے پھلے ہمیشہ گلزار عیش اونکا — نغمے یہ بلبلون کی ہر دم زبان پر ہین
برجیس اور عطارد ارکان سلطنت مین — عالی دماغ جنکے اب آسمان پر ہین
روہیلکھنڈ پہ سو صدقے ہے ملک زابل — قربان سام و رستم ہر پہلوان پر ہین
مشعل فروز محفل مہین ماہر و مہان پر — مریخ سے سپاہی اس آستان پر ہین
بہر نثار گویا رکھا ہے طشت گوہر — تابندہ یہ ستارے جو آسمان پر ہین
حاتم سے اونکو کہئے فیاض کیون نہ اونکو — مہمان ہزار جنکے دستارخوان پر ہین
اونپر عطا جواب عاجز مین لے پری سے — تکلیفین رنج و غم کی جن جن کی جان پر ہین

ہر صبح و شام اونکے لطف و کرم ہمیشہ — ہر ایک پیر پر ہین ہر اک جوان پر ہین
مفلس نہی تو انگر مجھسا گدا غنی ہو — سب عز و جاہ و دولت اونکی زبان پر ہین
مجھسا غریب بی زر تمسا سخی تو نگر — چرچے میری تمہارے سبکی زبان پر ہین

سرکار کی عطا ہی ہر پیر و ہر جوان پر
حاضر شباب ہم بھی اس آستان پر ہین

دیگر

اکرام فصل گل کی اب بوستان پر ہین — نغمے یہ بلبلون کی ہر دم زبان پر ہین
مسند ہی محبت ایسے مکان پر ہین — نہ وہ زمین پر ہین نہ آسمان پر ہین
ظالم ستم جو تیری عاشق کی جان پر ہین — شکوی تری جفا کی سب کی زبان پر ہین
پروانہ وار جو ہین اب تجھسے لو لگا ئی — نام اونکی اسی شمع و میری زبان پر ہین
اک لحظہ میں دعا ہی اکدم مین کو سنا ہی — کیا موت زیست دونون تیری زبان پر ہین
کہتی ہین مجھسی ہمدم الفت ہے کس پری کی — بیرحم آپ ایسی کیون اپنی جان پر ہین
پہرا دونکی بالیون کی پتیون نے دل ہلا یا — پہر عزم بلبلونکے اس آشیان پر ہین
تیر نظر لگا سب چاہا کے صید بولا — قربان جان و دلسے اس آن بان پر ہین
ملتا نہین پتا کچھ مرے مرغ نامہ بر کا — پر رہگذر کے اندر اوسکے نشان پر ہین
اسی غم تو مجھکو کھا تا سگ یار بھی تو آسی — گر تیری تیز و ندان مری استخوان پر ہین
اوس زلف مشک بو کی الفت نے مار ڈالا — یہ ہی خطا ہماری کہیلے جو جان پر ہین
بھٹکا ہوا پھر یگا خط اونکو کیسے دیگا — قاصد تجھی خبر ہے وہ کس مکان پر ہین
دل پر ہی سوز الفت اور یاد مہربانی — یہ دو چراغ روشن اک شمعدان پر ہین

دیکھا اونکی گوشوارہ کی کہانی ہین زہر ہلاہل
ہیرے جو بیش قیمت تابندہ کان پر ہین

زد رجنون و وحشت در پاس دیواری
یہ ہین چار سو دی اک نقد جان پر ہین

تو ری بنات کر کر دراز مصر لونکی
شیرین کلام یوسف جسکی زبان پر ہین

ہر جائی آدمی کا کیونکر ملے ٹھکانا
آج اس مکان پر ہین کل اوس مکان پر ہین

اس حسن اس ادا پر تو بے نمک ہے ظالم
پکوان ایسے پھیکے اونچی دکان پر ہین

قاصد تجھے بتاؤن قاتل کا اک پتا ہی
وہ ہین سر سٹکتے اوسکے مکان پر ہین

سب رہ نورد الفت کہتے ہین دو شمائی
سر دشمن آبلے ہین کانٹے زبان پر ہین

صحبت ہین دلربا کی اتنا ہے فرق باقی
وہ بام پر ہین اپنے ہم نردبان پر ہین

کہتا ہی رحم ہمپر شیرین کلام سنکر
اوس سنگدل کو لاؤ ہم اس چٹان پر ہین

مشہور ہو چکی جب ملنے ہین شرم کیا ہی
چرچے مری تمہاری سبکی زبان پر ہین

دن رات روشنی ہی انکھونکو جسکو دم سی
ہم جان و دلسے قربان اوس مہربان پر ہین

کیا تاب و توان کیا ہی پیر فلک سے اونکو
جسکے شباب عاشق اک نوجوان پر ہین

دیگر

آمادہ نا صحا وہ آج امتحان پر ہین
کیسے ہو ہی ہم اپنی مدتسی جان پر ہین

اس وعدہ جسن ہی نے منہ بند کر رکھا ہے
کیا کیا نہ شکوے آتے اپنی زبان پر ہین

وہ جسن بین تو امی دل مین ہون یکتا
بھولی ہوی ہیر ایسی وہ کس گمان پر ہین

واہی در عدالت وہ سامنے تو آئین
ہم بھی تسلم اوٹھای اونکی بیان پر ہین

ہی وقت رحم ہنوا مداوای نزاکت
ملے وصال غم کی مجھ ناتوان پر ہین

واعظ حدیث دل بھی ہو کوئی یاد تجھکو
یہ تو بڑی پڑائی اپنو بھی کان پر ہین

ان گل رخونپہ ای دل عالم فریفتہ ہے
قربان یان تو تیری ہر ایک شان پر ہین

اس بے تعلقی مین حیران ہون ای تصور
ہر وقت کیون مسلط وہ میری جان پر ہین

ای مہر حسن ہم سی اتنی کشیدگی کیون
وارفتہ ہم تو تیری طرز بیان پر ہین

آئینہ دیکھکر وہ سرمہ نہین لگاتی
تیغ ادا کو اپنو رکھتے وہ سان پر ہین

مجھسے شباب اونکا کیا حال پوچھتے ہو
انبود داغ اونکی کچھ آسمان پر ہین

شاطر - جناب قاسم علی خان صاحب ساکن قصبہ سکندرہ راؤ ضلع علی گڈھ حال ملازم پولیس سب انسپکٹر منوری ضلع شاہجہان پور ریاست گوالیار

افسوس اہل دنیا کیا کیا گمان پر ہین
ٹوٹے دلونکی صدمہ کسکی زبان پر ہین

جب غور کرکو دیکھا یکسان سبکے نکلے
سارے جہان کی نظرین اونچی دکان پر ہین

کیونکر چھپاون ابجان مین راز عشق والفت
میری تمہاری چرچے سبکی زبان پر ہین

وصلت مین جو جو گذرا کیونکر ہوا وہ افشا
میری تمہاری چرچے سبکی زبان پر ہین

مجھکو ہی اوسی الفت اونکو ہی مجھسی نفرت
دونون طرح کی صدمہ میری ہی جان پر ہین

دنیا کی عیش عشرت اور اونکی عہد و پیمان
کس مونہہ سی ایسی دعوی جھوٹی بیان پر ہین

دل کی ہون جنسی ٹیکہ انصاف کر تو ظالم
چلتی ہوی یہ قصہ کسکی زبان پر ہین

دستار شیخ جی کی کل رہن میکدہ تھی
کردار ایسی موزون آپکی کی شان پر ہین

قول و قسم سی پھرنا اونکا تو ہے پیشہ
دل اور جگر سی پوچھو صدمہ جو جان پر ہین

دنیا مین خیال غیر عقبیٰ مین فکر پرسش
دونون جہان کی بھگتے صرف ایک جان پر ہین

اغیار کیا بچارہ دم مجھکو کیا وہ دینگے
اونکے دلونکے نقرہ میری زبان پر ہین

دیتی ہی سب کو دھوکے یہ پیر زال دنیا
کیا کیا نشانہ بازی اوتری کمان پر ہین

ہین بیقرار شاطر انجام دیکھین کیا ہو
اغیار کے جو مجمع اونکی مکان پر ہین

شاطر۔ جناب محمد علاء الدین خان صاحب ساکن ملتائی ضلع بیتول ملک متوسط ناگپور تلمیذ جناب حافظ خان محمد خانصاحب مرحوم

وہ ہین نہ مہر و ماہ گردون مکان پر ہین
سو داغ تمسے حسن حور جنان پر ہین

مفتون جہانیان سب حسن بیان پر ہین
چرچے تمہاری ہر دم میری زبان پر ہین

بالای عرش اعلیٰ ہے لامکان کا جلوہ
معنی شناس عرفان تیری گمان پر ہین

ہر شمع طور پھیکی ہے نور برق ایمن
جلوے تمہارے کیا کیا اجلال شان پر ہین

غیر و نسی اپنے دلکو جیسے کیا ہے خالی
وہ لامکان بھی جہان میرے مکان پر ہین

لیلا و قیس کا بھی ایسا نہین فسانہ
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

صورت پرست کوئی وصلت کا کوئی خواہان
ہم ہین کہ صرف والا اس بت کی آن پر ہین

مین ہون فدای گلرو بیتاب عشق دیکھو
بلبل کی داستانین گل کی زبان پر ہین

فرہاد و قیس و وامق ایسے تھے جانفشان
بازی گر محبت ہم انہی جان پر ہین

عالم مین دیکھتے ہین نقش قدم جو تیرا
ہم پایمال ہوکر مٹتے نشان پر ہین

سوزان سراے دل ہر رخسار آتشین سے
اوہام برق ایمن جلتے مکان پر ہین

کوئی پری کا جو یا حور و نکا کوئی طالب
مدت سی ہم تو شیدا اک نوجوان پر ہین

غیر و نکو دی گلوری دست حنائی سی تو
ہم خون بہانے والے اک برگ پان پر ہین

سودا و میر و ذوق و داغ و امیر شاطر
کیا کیا گمان تمہاری طرز بیان پر ہین

ابرو چڑھی ہی ہو ہی ہین عزم حصار دل ہی
ناز و ادا و غمزہ تیرے کمان پر ہین

ہی تم سی صحن عالم رونق پذیر و روشن
احسان تمہاری لاکھون سارے جہان پر ہین

ہی ترکش مژہ جو پیش کمان ابرو
جائین ہزار قربان تیر و کمان پر ہین

ہین لعل لب تمہاری رنگین جو رنگ پان سی
یاقوت و لعل و مرجان قربان دہان پر ہین

مینائی جو بنا ہی بازار حسن گلگون
مرہون دل ہزارون تیری دکان پر ہین

نواب شہ صفت ہی جو حامد علی خان
ہم جان نثار شان شاہ زمان پر ہین

ہان رواہی نوری اقلیم رامپوری
سارے حسین قربان اس نوجوان پر ہین

از در سخن ہی پیش حضور والا
امید کی نگاہین جس مہربان پر ہین

حیرت سی دیکھتا ہی تصویر یار شاطر
یہ بدگمان عدو کیون میری گمان پر ہین

شیخ جناب شیخ کرم الٰہی صاحب گھڑی ساز گمٹی بازار لاہور

گو لاکھ کشتۂ غم ترے جہان پر ہین
لیکن ہماری چرچے سبکی زبان پر ہین

پوچھا مگر نہ تمنے کبھی حال غمزدونکا
مدت سی سر پٹکتے ترے آستان پر ہین

کس سی راز دان بناؤن دکھڑے کسی سناؤن
صدہا تمہاری شکوی مری زبان پر ہین

یارو کدہر کو جاؤن کیون غم سی مر نہ جاؤن
لاکھون طرح کے صدمے اس ایک جان پر ہین

یہ آتش محبت نہ من جلا چکی ہے
سوز دروں کے نظر ہیں ابا استخوان پر ہیں

گھبرا ئیو نہ اے دل جور و ستم سے اونکے
شاید کہ وہ تمہارے کسی امتحان پر ہیں

یہ وہ درد دل نہیں ہے جو دوا سے دور ہوگا
یاں اور غم کی چوٹیں دل ناتوان پر ہیں

زاہد تری عبادت خالی نہیں رعلت
نظریں حضور کی بھی حور جنان پر ہیں

آہی رہیں ہم جہاں ہیں پڑھنے تیرا کلمہ
یا شیخ آپ بھولے ہوئے کس گمان پر ہیں

شہرت جناب شوکت حسین صاحب ایلمداجلاس نظامت رامپور

روئے زمین پہ جو ہیں جو آسمان پر ہیں
نازل وہ سب بلائیں ہر مکان پر ہیں

صبر و قرار و ڈر و دو آکے کچھ دلاسا
بیتابیوں کو حملے مجھ ناتوان پر ہیں

ہمسے تمہارے گیسو کیوں بل کو کر رہے ہیں
قربان ہم تو یوں ہی اک ایک آن پر ہیں

ناز و ادا کی ناوک دلپر نریختہ ہیں
جور و جفا کے خنجر قربان جان پر ہیں

جو تیر دل میں آکے کھتر ہوئے یہ آئے
جی جانسے فدا ہم اس مہربان پر ہیں

ہر ہر ادا نکیلی اک ایک وضع بانکی
سو بانکپن تصدق اس نوجوان پر ہیں

مقتل میں کہہ رہے ہیں تلوار تو لکر وہ
جانباز جو ہو آئے ہم امتحان پر ہیں

جو لطف ہیں کرم ہیں وہ غیر پر کئے ہیں
جو ظلم ہیں ستم ہیں وہ میری جان پر ہیں

کیوں مرغ نامہ بر کے پر نوچتا ہے ظالم
یہ ظلم یہ جفائیں کیوں بے زبان پر ہیں

درسے پھرا جو دشمن تو کون سا غضب ہے
اس درجہ پر غضب وہ کیوں پاسبان پر ہیں

غم کا میرے فسانہ جب سے سنا تو بولے
قربان سو فسانہ اس داستان پر ہیں

کہتے ہین اس کو پردہ ہی نام اسکا پردہ
اوصاف حسن تیرے سب کی زبان پر ہین

اک آپ کے سبب سے ہے زینت جہان ہی
عرش بریں کو جلوے صدقے جہان پر ہین

افشان چینی ہی تو نے رنگ جبین پر
یا جگمگاتے تارے ہی یہ آسمان پر ہین

جو وصل کی مزے ہین اغیار کے لیے ہین
جو ہجر کی ہین صدمے وہ میری جان پر ہین

ارمان وصل جانان نکلے تو کیسے نکلے
ہم اپنی وضع پر ہین وہ اپنی آن پر ہین

تیری وفا کی شہرت دنیا کی گوش زد ہی
تیری جفا کی چرچے سب کی زبان پر ہین

شمع جناب سردار بہادر صاحب سیاکرن رامپور

محفل مین جلوہ گر ہین قائل کی شان پر ہین
جانباز سر کٹا دین وہ امتحان پر ہین

مقبول ہین جو بندے مولا کی شان پر ہین
لاکھون طرح سے فائق دونو جہان پر ہین

رشک قمر ہی ایک تو جو رونق زمین ہی
خورشید ماہ و اختر سب تیرے خوان پر ہین

ای مہین عرش سی جو ترا خاکی آشیان ہی
اونچی ہو کان کرسی کی نیچی دکان پر ہین

تیر نگہ سے اونکی مجروح دل ہے گھائل
مہمان کے ستم ہین جو میزبان پر ہین

زلف سیاہ مین تیری کیا پاسبان زیور
سانپ فگن جو ہر دم گنج روان پر ہین

شیرین و کوہکن کو بھولا ہی ایک زمانہ
تیری تمہاری چرچے سب کی زبان پر ہین

خالق تو ہی ہی سب کا رازق تو ہی ہی سب کا
قبضہ ہمیشہ تیرے دونو جہان پر ہین

مرغ اسیر جب ہو قید قفس سے اوڑ جا
فضل خدا سے تیری ای نوک زبان پر ہین

بلبل سے پوچھتا ہی ای گل تو راز گلشن
ایسے تو داستانین تیری زبان پر ہین

بزم جہان میں روشن ہو شمع نام میرا
سوز دروں کی صد ہو سب میری جان پر ہیں

شاگرد جناب تپش

دشمن کی اور میری وہ امتحان پر ہیں — اس امتحان کی صد ہو میری ہی جان پر ہیں
قاتل ہی سنگدل ہے اور ہم بھی سخت جاں ہیں — وہ اپنے دلپہ نازاں ہم اپنی جان پر ہیں
ہی باعث عداوت دشمن تو کیا کریگا — ہم بھی تو کھیلے بہر قی دشمن کی جان پر ہیں
نشان ہی جبیں پر کس مہ جبیں نے اپنی — ہیں جھلملے ستارے جو آسمان پر ہیں
لادی جواب مجھکو مطلب کا میرے قاصد — قسمت سے آج وہ بھی تنہا مکان پر ہیں
تم بیگانہ ڈالی الفت کی ساری لذتیں — کیوں روڑہی روڑہی باتیں ہر زبان پر ہیں
اس جہان میں تمہیں پر ہو قول صادق آیا — پکوان ساری پھیکی اونچی دوکان پر ہیں
ابرو کبھی ہوئی ہیں مژگاں چڑھی ہوئی ہیں — کیا تیر سیدھے ہر سیدھے ٹیڑھی کمان پر ہیں
بازار میں جہان کے کرتی ہیں دعوے کا بازی — وہ اپنی سود پر ہیں میری زیان پر ہیں
شیریں ادا میاں ہی سمجھا ہی ہیں سخن کو — جو خط کی صورچھ ہیں تیری دہان پر ہیں
ہیں ظاہر اور باطن معروف کار الفت — دلمیں ہے یاد اونکی ہر ہر زبان پر ہیں
اب آگ میں جلائیں یا خاک میں ملائیں — زندوں کی جو ستم ہیں مردوں کی جان پر ہیں

سوز دروں نے ہر دم کیا حال کر دیا ہے
جب دیکھتا ہوں شعلہ تیری زبان پر ہیں

تسمیم - جناب سید الشعرا منتشی علی حسین صاحب شاعر دربار ریاست مانکپور کوٹلہ

سکتہ ہین ہم ازل سے تیرے بیان پر ہین
مہر ہین لب و دہن کی گویا زبان پر ہین

چمکا ہے نور بنکر کیا نقش پا تمہارا
غش جلوہ در عالم ایک ہی نشان پر ہین

یہہ ہمسری کے دعوے محشر مین ہین تمہارے
فتنے بھی تیرے قد کے قامت کی شان ہین

سکہ ترا چمن مین کیا اشرفی کا گل ہے
کلیون کی بھی تو ہر ہین ہر اک دکان پر ہین

سیدان حشر مین بھی اک خاک اڑ رہی ہے
گویا طریق رہین کے آب آسمان پر ہین

صید افگنی کا تیری قائل ہے اک زمانہ
دل تیر سے ہین جانین کمان پر ہین

تقدیر آزمائی کعبہ مین کیا کرینگے
سر پھوڑنیکو ہمتو اس آستان پر ہین

پیر مغان سے کہئے کیا غیب خبز کا
یہہ بھی تو ایک مرشد اس خاندان پر ہین

گلشن مین کوئی دل کو کیا خارخس سے باندھے
صیاد کی نگاہین پھر آشیان پر ہین

تنہا شمع طور سے ہی کیا گرم تیرا جلوہ
دل جل رہے ہین اب تک شعلی زبان پر ہین

رشک و حسد سے پوچھی کوئی صمیم ہمکو
سو ناز اک سخن کے دو قدردان پر ہین

دیگر

پونہچا جہان نہ کوئی اس آستان پر ہین
ہم ایک آسمان کیا سات آسمان پر ہین

ہے رہگذر مین تیری کیا فکر نام ہمکو
ابتو مٹے ہوئے ہم تیرے نشان پر ہین

وہ شمع بتکدہ ہے وہ ہے چراغ کعبہ
جلوے اسی کے روشن سارے جہان پر ہین

ہے بدظنی تمہاری اظہار رشک دشمن
جھوٹے گمان تمکو مجھ بے گمان پر ہین

آنکھین دکھا رہے ہین وہ نقد دل کو لیکر
جادو کی تیلیان ہی گویا دکان پر ہین

ہے قہر کمسنی میں ادنکا ابھر کے چلنا
جوبن یہہ کہہ رہا ہے کچھہ کچھہ اٹھان پر ہین

وہ مین کہ سن رہا ہون کیا کیا نہ چپکے چپکے
وہ تم کہ گالیان ہی ہر دم زبان پر ہین

وہ مین کہ بے حقیقت مجھسا نہین جہان مین
وہ تم کہ ناز تمکو سارے جہان پر ہین

وہ مین کہ مٹ گیا ہون اک آن پر تمہاری
وہ تم کہ پہر بھی غمزے اس اک آن پر ہین

وہ مین کہ میرے آگے سو بار کہل چکی ہو
وہ تم کہ دھیان تمکو پردہ کی شان پر ہین

وہ مین کہ دشمنون کے سایہ مین بھی نہ بیٹھا
وہ تم کہ روز جلسے اُنکے مکان پر ہین

وہ مین کہ رو کے مینے صدمے بیان کئے جب
وہ تم کہ ہنس کے بولے تیری بھی جان پر ہین

وہ مین کہ میرے رخ کی زردی جمن جمن ہے
وہ تم کہ طعن سو سو اک زعفران پر ہین

وہ مین کہ ضعف سے ہے دشوار اٹھنا بیٹھنا
وہ تم کہ طنز لاکھون مجھہ ناتوان پر ہین

وہ مین کہ تجھسے سیکھے انداز دلربائی
وہ تم کہ شک ہزار دن میرے گمان پر ہین

وہ مین کہ سب ہون ایسا گویا کہ کچھ نہین ہون
وہ تم کہ گالیان ہی ہر دم زبان پر ہین

غزل ثالث

نالے ہین کرم دل کے چھالے زبان پر ہین
یہہ آگ وہ لگی ہے صدمے جان پر ہین

سیدھی سی بات ہے یہہ تانے رہو بھوؤنکو
صدمے ہزار جانین اک اس گمان پر ہین

نازاکی ابھی نہ لو تصویر کھچ رہی ہے
پہلو مین آئینہ ہے اور ہاتھہ ران پر ہین

وہ جنس کے جانیوالے ٹھوکر ہی اک لگا دے
قسمت کی ماریان ہین سر آستان پر ہین

مجنون کے منہ کہان ہین بولین جو ہنسی ہنسکر
تیرے دہن کے چرچے گل کی زبان پر ہین

حسرت ہی قتل کی ہے چلتی نہین کچھ اونکی
خنجر ہی باڑ پر ہین تیغین ہی سان پر ہین

جھپکی ہوئین وہ نظرین کہتی ہین کچھ تو کی
انکھین گواہ اونکی میرے بیان پر ہین

زلفون نے ہین تمہاری اکدن اولجھ پڑونگا
یہہ مفت کی بلا ہین کیون میرے جان پر ہین

کہدا کوہ کن کی سنکے یان ذکر دلکنی ہے
ٹکڑے دل و جگر کے اس داستان پر ہین

دنیا مین حسن والے دیکھے نہین ہین لاکھ
حور و ملک ذکر کیا ہے وہ آسمان پر ہین

پیغامبر کی باتین سو بار سن چکا ہون
اُنکے زبان کے فقرے میری زبان پر ہین

تیرا دہان چکے ہو خنجر اوٹھے تو جا نہین
کچھ ناز قتل پر ہین کچھ رنگ پان پر ہین

طرز فغان ہے میری کیا یادگار گلشن
نغمے جو بلبلون کے میرے ہی کان پر ہین

اللہ شرم رکھہ لے نازک نگاہیون کی
ہین سخت جان ادہر ہون وہ امتحان پر ہین

تمنے تو مار ڈالا یہہ کہکے عاشقون کو
صدقے تمہارے جانین غیرونکی جان پر ہین

آنچل سے دے رہی ہین ہلکی ہوا وہ مجکو
بیہوشیان یہہ بہاری مجہہ ناتوان پر ہین

بازار حسن مین ہے رتبہ بلند تیرا
نیچی یہہ کیون نگاہین اونچی دوکان پر ہین

اوس رشک گل کی الفت ہو نہین دل سے
چہالے ہین میرے دل مین کانٹے زبان پر ہین

اللہ ری یہہ پیری اور یہہ مذاق الفت
عاشق صمیم اب بھی ہین اک نوجوان پر ہین

صفیر جناب محمد اسمٰعیل خان رامپوری شاگرد جناب منشی محمد امیر

صیاد تجھ سے کیون ناتوان پر ہین
اور تجھ سے کچھ زور ہین یہ تو ہین

کس سادگی سے بتنے دو اک شان پر ہین
بار و ستم سے بتنے ہم اس آن بان پر ہین

سینے کو تانے رشمن اوس کو مکان پر ہین
ہم بے خطا ستم سے بتنے اپنے کمان پر ہین

ترے ستم کے صدمے اک مری جان پر ہین
میری ہی خاک کے چرچے سب کی زبان پر ہین

کیا جانے کوئی صدمے تنہائی ہجر و غم کے
اوسکے جگر سے پوچھو جس کی جان پر ہین

پردہ نشین کے شکوے بے پردہ ہو گئی ہین
رہتے تھے جو کبھی دل مین اب تو زبان پر ہین

کیا چاند کے ہین جلوے ہر اک کہہ رہا ہے میرے
ہر اک کہہ رہا ہے میرے مکان پر ہین

اے میفروش اوٹھہ تو کم بخت کھول نکھین
بادہ کشو نکے جھر مٹ تیری دوکان پر ہین

کہتے ہو جنکو تارے یہ آہ آتشین کے
اوڑ کر شرر چمکتے کچھہ آسمان پر ہین

آمل گلے سے خنجر بڑھ کر نہ کھینچ ستمگر
وہ امتحان پر ہین ہم کھیلے جان پر ہین

کی سرد مہریون نے گرمی یہ خون تن مین
خنجر کو دیکھہ قاتل پھالے زبان پر ہین

کیا غم جو پھر رہا ہے صیاد غار کہائے
اوڑنے کو بازو و نمین اے باغبان پر ہین

بالیدگی ہے قد کو سینہ اوبھارے پہ ہے
رکھے خدا سلامت دونون اٹھان پر ہین

غیرون سے ہو رہے ہین ابرو کی کیا اشارے
خنجر کے وار ظالم مجھہ ناتوان پر ہین

یہہ اشک چشم تر ہے پتلے کی سامنے ہین
یا جوہری نے رکھے موتی دوکان پر ہین

برہتے ہین مرنیوالے خنجر کھچا ہوا ہے
سب مہربان دیکھو نامہربان پر ہین

ہین گوز مین پر ہون آہ و دعا و نالہ
رنجیر عرش تھامے سب آسمان پر ہین

صح نہ کر نصیحت جو عشق مین ہین صدمے
یہہ تیری جان پر ہین یا میری جان پر ہین

تیر و سنان و خنجر شمشیر و دست قاتل
محسن ہین سب کے احسان مجھہ ناتوان پر ہین

ناز ان مین ہم و فا پر مغرور حسن پر وہ
دونون تو ایک شان پر ہین

کھون کہتا ہین سب کا ہم سے کہ نیچے ڈالے
سب کی نگاہین پڑتی خنجر کے میان پر ہین

کیا موت یاد آئے اس لطف پر نگاہ
غفلت کے ڈال رکھے ہیں پردے کمان پر ہیں

اے شیخ بعد مردن حوریں ملینگی کیونکر
ہم زیر خاک ہونگے وہ آسمان پر ہیں

مقتل میں ہوں ہیں بھی ہے عمر کٹتی بیتابی
جو اوس پر آفتیں ہیں وہ میری جان پر ہیں

وہ رات جانے کیا کیا بہرتی ہیں کان لفظیں
جب دیکھو سر جھکائے منہ کی کان پر ہیں

نقش قدم نے تیرے بخشے ہیں ایسی جلوے
ذرے دماغ رکھتے آب آسمان پر ہیں

دشمن کے گھر بلا کر کہنا کہ رنج کیا ہے
فرمائے تو صدمے یہ کس کی جان پر ہیں

چپ بھی رہو نہ چھیڑو کہلوا و منہ میرا
باتیں تمہارے دل کی میری زبان پر ہیں

اے صبر اس زمین میں اچھی غزل لکھی ہے
اب قدر داد و شہرت یہ قدردان پر ہیں

صفا جناب محمد عبد الحق خان صاحب تلمیذ جناب جلال لکھنوی

بارش ہو میرے رازق مہمان خوان پر ہیں
کب سے نظر جمائے سب آسمان پر ہیں

صدمے ہزار غم کے سب ایک جان پر ہیں
کیا کیا نہ فخر ہم کو اس امتحان پر ہیں

عشاق تیرے ظالم لڑکٹے جان پر ہیں
یہ خون روز محشر دلبر کی جان پر ہیں

کیا کیا نہ وہم دل کو اوس بدگمان پر ہیں
جتنے ستم کئے ہیں وہ میری جان پر ہیں

کہتے ہیں وہ کہ مرتے سب آن بان پر ہیں
لاکھوں بلائیں نازاں اک میری جان پر ہیں

لفظیں ہیں جھگڑے ایسے کچھ امتحان پر ہیں
میں اونکی جان پر ہوں وہ میری جان پر ہیں

ناصح یہ طعنے آخر کس ناتوان پر ہیں
دل کس کا آگیا ہے غم کس کی جان پر ہیں

اے خضر یہ بتا دو وہ کس مکان پر ہین
ہم بھی تو مٹنے والے اُنکی نشان پر ہین

سر پر وہ بار الفت صد مے یہ جان پر ہین
سا توں فلک گرا ہے مجھ نا توان پر ہین

الفت کے راز روشن سارے جہان پر ہین
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

ابرو کے آگے مژگان فوجی نشان پر ہین
گو رونکے چار دستے گویا کمان پر ہین

آنہون کا اپنی ظالم کیون کر اثر نہ ہوگا
ہمنے یہ تیر چھوڑے سب آسمان پر ہین

آنکو ہے ہمسے دہشت ہمکو عدو سے نفرت
وہ اپنے دہیان پر ہین ہم اپنے دہیان پر ہین

بہکاتے ہین جو حاسد اے جان ہین وہ فاسد
میرے فرشتے شاہد میرے بیان پر ہین

الفت کا سامنا ہے کیا کہیے کیا نہ کہیے
دشمن سے وہم کیا کیا آنکو گمان پر ہین

کیون سب حسین سنورتے ہمسے ہین رشک کرتے
کیا پیر جی بھی مرتے اُس نوجوان پر ہین

ستر تک ہی بار خاطر ہم جانسے ہین حاضر
قاصد بتا وہ آخر کس امتحان پر ہین

کشتے ہین سب ادا کے اُس شوخ دلربا کے
سر سیکڑون کے جھکتے اُسکی نشان پر ہین

دلبر ہین دلکے غاصب عاشق ہی کب ہین راغب
دیکھو ہمارے صاحب کس آن بان پر ہین

بے زر تو ہین ترستے سب عشق پر ہین ہنستے
یوسف جمال سستے یکتے دکان پر ہین

نالے ہین بے بسون کے ہین شور بیکسون کے
سب خون مفلسون کے اس امتحان پر ہین

تو برہمن ہے جیسا ہے وہ صنم بھی ویسا
فیض ان بتون سے کیسا یہ سب گیان پر ہین

رہتے ہین برہمن کب پوجا کو دیر مین اب
بیچارے بینوا سب اُس بت کے دان پر ہین

وہ شام سے ہین سوتے پچھلے پہر کے ہوتے
وقتِ وصال کھوتے ہنستے اذان پر ہین

گل داغ ہین چمن پر بلبل ترے سخن پر
قربان ہین دہن پر صدقے زبان پر ہین

سنتے ہی حال دل کا ہوتے ہین وہ بھبھوکا
فقرے جلے بھنے سب میری زبان پر ہین

بھیجے ہین مجکو میرے قاصد یہ کیون صنم نے
دو دو ورق سنہری ایک ایک پان پر ہین

ناصح نہین ہے واجب ہر بات نا مناسب
خوش باش سب مصاحب جنکے بونکے پان پر ہین

جتنی ہے جسکی قسمت اوتنی ہی اوسکی ہمت
یہ بھی ہے آنکی قدرت سبکی گمان پر ہین

رتبہ ہے آنکا اعلے ملنا ہے کیا نکالا
ہمتو زمین پر ہین وہ آسمان پر ہین

رہبر نہین ہے کوئی کیونکر پتہ ملے گا
ہم جستجو مین دلکی اون کے نشان پر ہین

کیا شعر مین ترانے ہم آئے کیون سنانے
مضمون یہ پرانے کیسے زبان پر ہین

بلبل صفا ہزارون گلزار مین باغون باغون
آئینے اونکے لاکھون وہ ایک شان پر ہین

ضو۔ جناب محمد افضل علیہ صاحب بدایونی مالک ہر روز اخبار کہنہ

کہکو سناون صدمے جو میری جان پر ہین
کہنے سے فایدہ کیا روشن جہان پر ہین

ہم جو لیون مین بیٹھے اونچے مکان پر ہین
کہتے ہین عاشقونسے ہم آسمان پر ہین

تسکین دل کا کیسے ہر وقت آنکی باتین
ہر وقت آنکی باتین میری زبان پر ہین

سرمایہ پر لئے ہین مشتاق در پہ حاضر
خنجر کف مہیا وہ امتحان پر ہین

او ہین نہ سنگ در سے سو طرح سے ہٹاؤ
تم اپنی ضد کے پورے ہم اپنی آن پر ہین

بے پردہ چاندنی مین سیر چمن کو جانا
سب راز آنکے روشن سارے جہان پر ہین

عاشق مجھے جو اپنا دیکھا ہے خوابمین بس
آمادہ قتل پر وہ اسنے گمان پر ہین

مانا کہ تم غمزے سب دلربا ہین لیکن
شیدا تمہارے دلسے ہم اک آن پر ہین

دشمن کی جھوٹی سچی ہر بات کا یقین ہے
اور اشتباہ اونکو میرے بیان پر ہین

گردون دون کی بھی کچھ دون پر دیکی حد ہے
جب تو دماغ اسنکے اب آسمان پر ہین

انسان کی کیا حقیقت آہنگ خوش پر اونکی
طائر ہزارون صدقے ایک ایک تان پر ہین

اے غیرت مسیحا مردے جلانیوالے
اک حم زمین پر ہو ایک آسمان پر ہین

بیٹھے ہین منہ بنائے بے واسطہ مکدر
آئے جو چند شکوہ میری زبان پر ہین

ایجان جان چھپاؤن کسطرح رازالفت
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

اوصاف رشک کہکشہ ہوا ہی حضور کا
سرکار کے محامد اسکی زبان پر ہین

ضیا۔ جناب مرزا حافظ معین الدین صاحب

نازاونکو حسن پر ہے مغرور آن پر ہین
رہ کر زمین پر بھی وہ آسمان پر ہین

جو جو ستم کئے ہین محشر مین سب کہونگا
تم لاکھ بھول جاؤ میری زبان پر ہین

دیوانے ہو گئے ہین عشق عدو مین ایسے
میرے ہزارون اونکے میرے مکان پر ہین

بیمار غم کو خود وہ دیکھین تو رحم آئے
دشمن کو بھیجتے ہین اسکے بیان پر ہین

ہم دیتے ہین گلوری انکار کرتے ہین وہ
وعدے کی رات جھگڑی دونون پان پر ہین

آن انکو آنیسے ہے ہمکو بلانیسے ہی
وہ اپنی آن پر ہین ہم اپنی آن پر ہین

یہ دور چرخ کیسا جو شخص خوش ہی خوش ہے
اور آفتین ہزارون ہین جسکی جان پر ہین

بہر تبان مہر و اور آسمان سہے وہ
اسکے داغ عالی جس آسمان پر ہین

وہ وعدہ کر گئے ہین اب آئین یا نہ آئین
ہے انتظار ہمکو اونکی زبان پر ہین

جس کے مکان مین ہے جلوہ فگن وہ مہرو
باہر ہی رونقین خوب اسکی مکان پر ہین

بیمار جان بلب ہم وہ کہہ رہے ہین اچھا
ٹھہرے برے سے اچھے شاد اس بیان پر ہین

بنجائے اسکے دم پر چھو جائے گر ہوا ہی
عاشق جناب دل بھی کس دھان پان پر ہین

تہا شوق درس علمی الفت مین چھٹ گیا وہ
ساری کتابین اپنی اب تو مچان پر ہین

عاشق جسے کہ مرجائے چرکے پہ دینگے چرکہ
وہ تو تلے ہوئے اب اس امتحان پر ہین

منظور ہو جکو جلدی قاصد یہ کہہ رہا ہے
کیا میرے مثل طائر اے مہربان پر ہین

اغیار کا گذارہ ہے خوان پر تمہارے
عاشق نہ سمجھو اپنا دلدادہ نان پر ہین

رخ سے نقاب اڑی ہے دیکھا نہ کسی نے
وہ سیکڑون کے قاتل ضرب اس گمان پر ہین

کہتے ہین کیون کرین لطف احسان کا بوجھ ہوگا
بار الم ہزارون اس ناتوان پر ہین

بعد فنا ہوا ہے کیسا عروج اپنا
گرد و غبار بنکر ہم آسمان پر ہین

سیراب کر خدارا اے آب تیغ قاتل
لب خشک حلق سوکھا کانٹر زبان پر ہین

کس کس کا شکر یارب کوئی ادا کرے گا
احسان تیرے بیحد ساری جہان پر ہین

سادات کی بزرگی کیا اے ضعیف بیان ہو
کونین کے شرف ختم اس خاندان پر ہین

طالب جناب حافظ الصمد بخش ساکن قصبہ بشارت نگر ضلع رامپور

یارب دعا مین دل سے میری زبان پر ہین
تلجائین یہ بلائین جو میری جان پر ہین

تہا ان دو صدمہ کے ہمدم مکان پر ہین
صدمے مفارقت کے اک میری جان پر ہین

کیا مدح خالق اور نعت ہو نبی کی
منہ اور زبان دونون عاجز بیان پر ہین

دو دن کا حسن ہے یہ چاہے گا پھر نکلنا
وہ کس خیال مین ہین وہ کس گمان پر ہین

اوس جان جان کے در تک کیسطرح ہو رسائی
پہیرے ہین نو فلک کے وہ جس مکان پر ہین

کیا دیر ہے قیامت اوٹہنے مین تیری اتنی
سر رکھے سو رہے وہ دشمن کی ران پر ہین

کہویا خودی کو اپنی بیخود ہوے ہین اتنے
مرمر کے مٹ گئے ہم اک نوجوان پر ہین

کسطرح حال اپنا اوان کو سنائین جاکر
جب دیکھو بیٹھے دشمن انکے مکان پرہین

قاصد کے ہاتھ نامہ بھیجا تو بات کاٹے
جلاد بنکے بیٹھے اپنے مکان پرہین

خوف عدو انہین ہے رسوائی کا ہمین ڈر
صدقے مفارقت کے دونونکی جان پرہین

معشوق ہین زمین پر اور حورین آسمان پر
اک دل سے عاشق ہمتو دونونکی جان پرہین

شیرین و کوہکن کو بھولا ہے اک زمانہ
میرے تمہارے چرچے سب کی زبان پرہین

جنت ہین اور رہینگے یہ قول ہے نبی کا
تکلیفین راہ حق مین جو سہتے جان پرہین

کسطرح دلکو میرے ہو اطمینان واعظ
دیکھی ہے کسنے جنت وہم وگمان پرہین

کیا خوف روز محشر اے زاہد اکرین ہم
امید ہین ہمتو رکہتے رحمت کی شان پرہین

سینے سے میری آکے چپٹے ہین وہ جب سے
ارمان جی کے جی مین نالے زبان پرہین

جتنی عنایتین ہین اغیار پر ہین انکی
جو جور اور ستم ہین طالب کی جان پرہین

ظاہر جناب مرزا ظاہر بخش شاگرد جناب فایز بہشاری

عشق صاحب بصیرت تیرے بیان پرہین
الفاظ نور بنکر گویا زبان پرہین

بالائے چشم ابرو کس وجہ شان پرہین
یہ دو نشان ہلالی مے کی دوکان پرہین

شب وصل دوست کی ہے تاب ہوشیاری سے
غمزے کے پہار ٹوٹے دشمن کی جان پرہین

جبتک کہ یہ فلک ہے جبتک کہ یہ زمین ہے
سمجھو کہ گردشین ابھی ساری جہان پرہین

اک روز چرخ کو بھی پستی ہے یاد رکھیو
بہولے ہوئے جو منعم اونچے مکان پرہین

لذت ہین اے قناعت ہمزانوان خشک کی کو
گو نعمتین ہزارون دسترخوان پرہین

الفت مین گر خونکی تن زرد ہو رہا ہے
بیوجہ لوگ ہنستے کیون زعفران پرہین

افشان نقرئی ہے کیسو پر اوس پڑی کے
قالبض ستان لندن ہندوستان پر ہین

ہے شمع کو جلاتا کس پھول کا تصور
بن بن کے گل فغان کے شعلی زبان پر ہین

ٹھوکر لگا دے قاتل تیری ادا کی صدقے
مدت سے سر جھکائے ہم آستان پر ہین

شوکت برس رہی تھی جسپر کہ کل عزیزو
کیا حسرتین برستی آج اُس مکان پر ہین

اے روح سرخرو ہو باہر نکل کی تن سے
آمادہ آج بیٹھے وہ امتحان پر ہین

اڑکر چمن تک آئے بلبل تو کیون کر آئے
اے فصل نو بہاری اب ناتوان پر ہین

دریا ہین اشک بلبل رونی چمن مین پہنچی
کشتی ہے شوق پر واز اور بادبان پر ہین

کشتو نکو تیرے قاتل آکر ذرا جلا ئین
چھپکر مسیح بیٹھے کیون آسمان پر ہین

ہاتھ آئے راستی ہی اے اشتیاق اپنے
ہم زار مثل ناوک بانکی کمان پر ہین

دندان پر صفا پر موتی پسے ہین یکسر
لو بلبلین لگائے اُس گل کی کان پہ ہین

آیا ہون لاغری سے تار نظر کی صورت
ناراضیان تمہاری کیون پاسبان پر ہین

یارب ہو خیر دل کی بیتابیان ہین بیحد
لرزان ہمارے نالے کیون لامکان پر ہین

قاتل اجل سے بولا کشتو نسے دور رہنا
بے موت تھتو مرتے اس آن بان پر ہین

دندانے پڑ گئے ہین خنجر پر سخت جانی
آرے چلائے تونے مجھ بیجان پر ہین

مجھے وہ کہہ رہے ہین محشر مین کیا غضب ہے
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

ایمان سے صاف تیری بیگانگی ہی ظاہر
وقت اذان موذن کیون ہاتھ کان پر ہین

دنیا کی غم لحد کی دہشت عذاب عقبے
کونین کے مصائب اس ایک جان پر ہین

رستم کا کارنامہ ذکر فراق ٹھہرا
وہ وجد مین بہت ہی اس داستان پر ہین

ہین پھول یا سمین کی کب گور بیکسان پہ
پروانون کے پڑے یہ ای میر بیجان پر ہین

اے بت ہمین یقین ہے یہ دربار باب مقصد
افتادہ ہم ازل سے اس آستان پر ہین

اُمید ہے وفا کی کس بیوفا عدد سے
کیا جانے آپ بھولے اب کس گمان پر ہین

کس باوفا کو آنکھین یون ڈھونڈتی ہین قاتل
تیر نگاہ پڑتے کس بے نشان پر ہین

طالب سر کو اب تو جا کر دیکھ آؤ اے مسیحا
افسوس اجل کے حملے اُس نیمجان پر ہین

طالب جناب محمد علی خانصاحب رامپوری

قربان صدقے اسکی ہم آن بان پر ہین
حسن و ادا کے چرچے جسکی زبان پر ہین

ابرو چڑھی ہوی ہین مژگان کھچی ہوی ہے
کیون اتنی حملے کہنے مجھ ناتوان پر ہین

سینہ او بہار پر ہے جوبن نکھار پر ہے
نام خدا وہ اب تو کچھ اور ہی شان پر ہین

دل کی مراد اپنی اکدن بھی بر نہ آئی
مدت سے ہم تو بیٹھے اس آستان پر ہین

کس کس کا قتل اونکو مدنظر ہے اسدم
خنجر لگائے جاتے ہر وقت سان پر ہین

ہم اور کس سے صاحب رسم وفا و الفت
جھوٹی ہزارون شکوے انکی زبان پر ہین

ماتھے پہ اوس صنم کے افشان ہے لگا ہی
جو آج ماند تارے یہ آسمان پر ہین

ہمکو بھی ایک ساغر ہو خیر تری ساقی
دھونی لگائے کب سے مے کی دکان پر ہین

مانع نزاکت اونکو یان ضعف طالب ہر دم
وہ اپنی آن پر ہین ہم اپنی آن پر ہین

سر جائی ہو گئی ہین سنتے نہین کسیکی
آج اس مکان پر ہین کل اس مکان پر ہین

اللہ ہی جانتا ہے اللہ ہی جانتا ہے
رنج و الم کے صدمے جو میرے جان پر ہین

رشک عدو و تب غم ظلم و ستم فلک کے
یہ سارے جھگڑے طالب اک اپنی جان پر ہین

ظہیر جناب سید ظہیر الدین حسین صاحب دہلوی

جس سرزمین پہ ہم ہیں اسے آسمان پر ہیں
پتھر ہزار ان کے لیے ہے مکان پر ہیں

ثابت قدم ہم اپنے یقین و گمان پر ہیں
یہ گیسوئے پریشان شاہد بیان پر ہیں

باہر خودی سے دشمن اب جس گمان پر ہیں
ایسے ہزار فقرے اونکی زبان پر ہیں

دونوں طرف سے شکوے جتنی زبان پر ہیں
سب صبر میرے اونکے دشمن کی جان پر ہیں

وہ اپنی ضد کے پورے ہم آن بان پر ہیں
ہم کس گمان پر ہیں وہ کس گمان پر ہیں

کہتی ہے خیر مقدم پہلے ہی سے قیامت
وہ خیر سے ابھی تک اپنے مکان پر ہیں

تلوں کا اپنے چکر رہتا ہے اپنے سر پر
ہر وقت ہم سفر ہیں اپنے مکان پر ہیں

بے کار ہے بہانہ جب جنگجو ہی ٹھہرے
الزام سو طرح کے از بر زبان پر ہیں

ملتا نہیں ہے ہرگز اپنا سراغ ہمکو
کوسوں ہیں دور اُس سے ہم جس مکان پر ہیں

کیا کیا غضب نہ ڈھائے عاشق فریب نے کی
لاکھوں طرح کے صدمے کمبخت جان پر ہیں

یہ بد بلا ہے الفت اسکے فریب نہ آئیو
اونکی زبان پر ہیں میری زبان پر ہیں

نالوں سے ہمنے سر پر بکلا اوٹھا رکھا ہے
ساتوں طبق زمین کے اب آسمان پر ہیں

بازار خود فروشی ایسا چڑھا ہوا ہے
نیچی دوکان والے اونچی دکان پر ہیں

ظالم ذرا بلا دے تو ابروئے خمیدہ
قربان لاکھ جانیں تیری کمان پر ہیں

رشک عدو کے شکوے کب سے کھٹک رہے تھے
کانٹے ہمارے دل کے پھولی زبان پر ہیں

جو کہہ رہے ہیں تیور وہ آپ مجھسے سن لیں
ساری صلاحیں دل کی میری زبان پر ہیں

کمبخت دل کی خاطر کیا کیا فریب نہ چکے
چٹخارے دل لگی کے اونکی زبان پر ہیں

ہر میل جول باہم کیوں کر ہمارا اونکا
ہم ہیں اگر زمیں پر وہ آسمان پر ہیں

جو رند ناصح باہم ہو قطع رسم الفت
موقوف شیخ سے سب تیری زبان پر ہیں

انسان ہے ہم خدا ہیں جو دیکھے شیخ و زاہد
ہم اس جہان پہ شیدا وہ اور جہان پر ہیں

خواہش دنیوی ہیں سب زہر ناگوار کی
لذات تلخ کامی اپنی زبان پر ہیں

ہیچ ہے زبان مرد نقار خدا سے ہے
جہل عدو کے چرچے سبکی زبان پر ہیں

ہر گفتگو ادا کی ہر گز نہیں پیاری
ہمکو تو شکر گفتے تیرے دہان پر ہیں

فکر میں کی ہیں کہدو کہ پردہ ہو جائیں
نالے ہمارے چرخ ہفتم آسمان پر ہیں

کس طرح ہو تحمل اوس جسم ناتواں کو
سب کی نگاہیں پڑتی اوس ناتوان پر ہیں

ہے داد و محبت سب ایک تجھ کو تجھ پر
اس ستمگر میں کب کچھ ہنر و جان پر ہیں

سب وقت آزمائش انسان کی کسوٹی
ثابت قدم رہتے کم امتحان پر ہیں

ہیں صادق دل سے اب تک پیشینو کے پیرو
ہم راہ چلنے والے پیچھے نشان پر ہیں

کیا جانے کون ہار کے الفت میں کون جیتے
جان ہار کھیل جاتے پہلے ہی جان پر ہیں

دم دم میں ہاں بدلتی ہر شہر میں نگاہیں
تلوار ہیں تیز ہوتیں بوڑہ کی سان پر ہیں

نالے ہمارے یارب کب ہیں رسا تھے پہلے
اس آسمان پر ہیں اوس آسمان پر ہیں

اے مشرق مدعی سے عجلو تحمل نہ کرنا
آمادہ جذب دل ہے وہ امتحان پر ہیں

انکار کی کشش ہے اوس کا ادا سے کہنا
لاکھوں حلال ہوتے اس آن ناں پر ہیں

متوحش ہے اونکا یورد وحشت ہے اپنا جوہر
وہ اپنی شان پر ہیں ہم اپنی شان پر ہیں

جہل عدو کے چرچے جی چاہے جس سے سن لے
اسکی زبان پر ہیں اوسکی زبان پر ہیں

رنج و عذاب ہجران رشک عدو کی صدمے
کیسکی جان پر ہیں وہ کسکی جان پر ہیں

سمجھے ہیں میکدے کو مسجد جناب واعظ
پیر مغان جو بنکر بیٹھے دوکان پر ہیں

ٹوٹی ہوئیں امیدیں بن بن کے تیری شکوی
ہو ہو کے ٹکڑے ٹکڑے آتی زبان پر ہیں

ضد کا تو جب مزا ہے اونکو منا کے چھوڑیں
دیکھیں تو ہم بھی کب تک وہ آن تان پر ہیں

کیا قہر ڈھا رہے ہیں کافر کی نوجوانی
شوخی امنگ پر ہے فتنہ اٹھان پر ہیں

آمادۂ شکست ہیں وہ رخ نہ کرنگا ہیں
یہ تیر لیس رہتے ہر دم کمان پر ہیں

نازک خیالیوں نے مارا اٹھا نہ سکو
مدت سے جان دیتے اک دھیان پر ہیں

ظہیر جناب سید ظہیر الدین صاحب عرف اللو میاں شاہجہانپوری شاگرد
جناب منشی امیر اللہ صاحب تسلیم

ہم جان و دل سے شیدا اوس نوجوان پر ہیں
سرشار جس کی آنکھیں جوبن اٹھان پر ہیں

اب قیس و کوہکن سے کیا خاک تر کرے ہونٹ
میرے تمہارے چرچے جسکی زبان پر ہیں

آج اس حور کی رخصت کل اول حور کو جلسہ
سامان بھی ہمیشہ اون کے مکان پر ہیں

دل جس صنم پہ آیا تو نے اوسے ملایا
قربان یا الٰہی ہم تیری شان پر ہیں

ہوتا ہوں میں پریشان کہدی شب سیاں
کیا کہہ رہی ہیں زلفیں کیوں تیوری کمان پر ہیں

کیوں کر نہ تیر ہو جگر پار آنکا وہ پشت کر
جبنی ہزاروں تیر میں جسکی زبان پر ہیں

گاہک جو ہوگا تجھسا ہوگا ارے سیکنا سودا
دل بیچتے ہم اپنا لو ایک پان پر ہیں

غیروں کے سامنے وہ کہتے ہیں ہاں مجھکو
تعریفیں اون کی لاکھوں میری زبان پر ہیں

ساقی کی فکر نا در یا دل دکھانا
مجھسے ہزاروں پیاسے تیری دکان پر ہیں

گو شیخ جی چھپائیں لیکن ضرور پی ہے
کیوں بہکی بہکی باتیں اونکی زبان پر ہیں

بے اعتدالیوں نے رسوا کیا جہان میں
میرے تمہارے چرچے جسکی زبان پر ہیں

ایکبار پھر بیان کرنے کا اونکے وعدہ | قربان ہم تو قاعدہ تیرے بیان پر ہیں

گویا پیام و نامہ اور نامہ بر کہاں کا
ہم خود وہاں پہنچ گئے اونکے مکان پر ہیں

ظہیر جناب ظہیر الحسن صاحب خلف الصدق و شاگرد جناب مولوی ریاض الدین احمد صاحب ریاض

کہتے کہتے دم ادھورا صدمہ یہ جان پر ہیں | شکر ہے ہمارے تیسے دل ہیں زبان پر ہیں
فکر رسا کے جوہر کس آن بان پر ہیں | مضمون سخن وہ باندھوں جو آسمان پر ہیں
خنجر کمان ابرو ہر دم جو ستان پر ہیں | ہر حرب سے جو قائل بے امتحان پر ہیں
جرم ثبوت دعوے تیری زبان پر ہیں | تجویز جرم میرے فیصل بیان پر ہیں
حسن غرور بیجا اس حسن چار دن پر | عالم حباب صورت رہ کس گمان پر ہیں
فوج عدو مقابل پے جنگ پر ہیں آجان | مژگان صف دو بستہ چڑھی کمان پر ہیں
وحدت سے تیرے جلوے کثرت میں ہم نے دیکھے | اسرار مخفی انسان کی شان پر ہیں
جیسے تو دم بخود ہیں موسے بھی دیکھ عیسیٰ | مردے جلانا تیرے معجز بیان پر ہیں
عالم حدوث یارو موجودہ قدم ہے | ہر شے میں ہے نمایاں ثابت عیان پر ہیں
یہ عشق وہ ہے ایجاں جو سر پر چڑھ کے بولے | میرے تمہارے چیچے سب کی زبان پر ہیں
منصور کو یہ یارو ناحق ہی دار کھینچا | حق بات ہیں وہ کہتے جو حق کی شان پر ہیں
واعظ کی یہ نصیحت یہ ظاہر شریعت | بہتر ہیں اپنی ہستی وہم گمان پر ہیں

خود عشق نے یہ جلوے معشوق میں دکھائے
کیا کیا حسین صورت انسان کی شان پر ہیں

میدان قتل گہ میں چوگان کھیلتے ہیں
تو دے بنا کے میرے نیزے تکان پر ہیں

جور و جفا کے تیری کچھ حد بھی ہے کہاں تک
ہر دم یہ ظلم اور نئے اس ناتوان پر ہیں

بزم طرب میں اوس نے شاہانہ کو الا پا
سُر سے اوج کی سبتک سر گم کمان پر ہیں

وہ رقص میں دگن سی جب تال پر جو پلٹے
ہو تال میل سُر سے سم کے گیان پر ہیں

وحدت کے دیکھے جلوے فیضان مرشد دنسی
آسن جمائے بیٹھے اس آستان پر ہیں

رزم سخن میں ہمنے دو گئے کو دو پچھاڑا
چت کر کے چار شانے ہم پہلوان پر ہیں

یہ آسمان بدور قطب عمود قائم
استکال نا مکمل کون و مکان پر ہیں

دیکھا ظہیر تمنے وحدت کا ایک جلوہ
ہر دم ہے نام مرشد ورد زبان پر ہیں

ظہور جناب ظہور الحسن صاحب ساکن دلوی ضلع بارہ بنکی

پرتو فگن کسی کے جلوے جہان پر ہیں
پھیلے ہوئے او جاڑ ہفت آسمان پر ہیں

جانباز یوں ہی کھیلے سب اپنی جان پر ہیں
کچھ منحصر یہ باتیں کیا امتحان پر ہیں

افشاں چنی گئی ہے ہمنے نثار میں پر
چھٹکے ہوئے ستارے یا آسمان پر ہیں

اللہ رے جلوے اُسکے پرتو ہیں پھوٹ نکلے
کیا جھلکیاں غضب کی خنجر کی میان پر ہیں

دم میں شہید ہونگے ہے آرزو شہادت
سفاک رکھ رہے اب خنجر کو سان پر ہیں

ثابت کرے گی خون ناحق زبان خنجر
روز جزا ثبوت اس طب اللسان پر ہیں

ابرو مژہ یہ دونوں سفاک ہیں غضب کے
اب تو شہادتیں بھی تیر و کمان پر ہیں

زخمی دل و جگر ہیں کیا حال پوچھتا ہے
اے چارہ گر یہ صدمے بسمل کی جان پر ہیں

لخت دل و جگر ہین نذر فراق جانان
سو جان سے ہمتو قربان اس مہمان پر ہین

داغون سے ہم بنے ہین کیا غیرت چراغان
روشن زمین پر ہین اور آسمان پر ہین

نور شید حشر دیکھے عشاق جل بجھے ہین
خاکسترون کے ذرے مہر آسمان پر ہین

صانع کی دیکھو صنعت بے مثل اوسی بنایا
مفتون زمانہ ہوئے اوس نوجوان پر ہین

کب شان کبریائی فہم بشر ہین آئے
قدرت کے کیا کرشمے وہم و گمان پر ہین

جسکو وہ چاہے عزت دی جسکو چاہے ذلت
سب مخصر خدا کی قدرت کی شان پر ہین

معمور یہ گھر بنے گا عشرت کدہ ہمارا
وہ غیر روسیہ کے جاتے مکان پر ہین

تاثیر آہ عشقا تیرے مزے رسا ہین
دل سے نکل کے پہونچی دو لامکان پر ہین

صیاد تاک ہین تہامدت سے بلبلونکی
قہر و غضب گلونکے کیون باغبان پر ہین

ہین کیا میر انشین ہین صرف چار تنکے
ہان برق کی نگاہین اس آشیان پر ہین

خود لب ہین سرخ اونکی لعل ہین سو پڑ کر
رنگینیان نہین کچھ موقوف پان پر ہین

مصحف ہے اک بغل مین ایک ہاتھ مین پیالہ
واعظ کہڑے ہوئے کیون منع کی دکان پر ہین

قائل نہین خدا کی قدرت کے انمین کوئی
کافر بت و برہمن وہم و گمان پر ہین

مشہور خلق لاکہون مٹی مین مل گئے ہین
بس یادگار رہا نام و نشان پر ہین

مٹی مین مل گئے سب جو خاک کے پتلے
رو حین ہین امر ربی وہ آسمان پر ہین

یہ خوش بیانیان سب بیکار شاعرونکی
باکار کا محاورہ اک قدر دان پر ہین

فرقت کی سختیون پر صبر اے ظہور کرنا
جو مرد ہین وہ دم کا بس آن بان پر ہین

دیگر

فرقت کے کل مصائب یاردن کی جان ہین
اس موت کے مزے سب اپنی زبان پر ہین

خلاق ہر دو عالم کیا کیا حسین بنائے — صنعت کے وصف ہر کہ مہ کی زبان پر ہین
خنجر کو خون چٹایا سفاک نے ہمارا — چسکے نئے مزون کے اسکی زبان پر ہین
آہن ہین برق میری خوغائے حشر نالے — فتنو نہین الامان سب کی زبان پر ہین
کیا نعمتین عطا کین قدرت نے اوسنے دا — لاکھون سپاس خالق ہر دم زبان پر ہین
افسانۂ محبت سنتے سے نیند آئی — یہہ چٹکلے بہت سے اپنی زبان پر ہین
جو دل جلے ہین خود ہی ہر یاد اونہین نجوبی — ہم جل بجھون کے قصے اونکی زبان پر ہین
کیا کیا نہ رنگ لائین عبتا بیان ہماری — فریاد لعب پر اپنی نالے زبان پر ہین
کچھ کہیے تو سناؤن حال دل حزین ہین — جو جو اوٹھائے صدمے از بر زبان پر ہین
سفاک تو نے ڈورا خنجر ہین ہی نہ رکھا — لاگین رگ گلو سے اوسکی زبان پر ہین
تو قتل شوق سے کر قاتل جھکی ہے گردن — تکبیرین پہلے ہی سے اپنی زبان پر ہین
نالان عبث جرس ہے دیکھو تو دل ہمارا — صدہا طرح کے نالے اوسکی زبان پر ہین
اکثر ہزار سودا اوسکے عبث شکایت — وحشت کے گو فسانے میری زبان پر ہین
میرے لہو کو پیکر سیراب ہے وہ خنجر — حقین میرے دعائین اوسکی زبان پر ہین
مے دے ندے وہ ساقی میخانہ ہین پڑا جن — اسکے مرنے تو زندہ تیرے زبان پر ہین
بے رخ بہی وہ ہوتے کہنا نہ تہا ہمی کچھ — سب حالتین تو دل کی میری زبان پر ہین
جو جو ستم اوٹھائے ہین نے تگر دنگے — ناخونون پر ہین لکھے وہ سب زبان پر ہین
دست جنون نے جیب و دامن کی بخیہ بین — قصے یہ خار صحرا کے تہے زبان پر ہین
سچ کہدے تیغ قاتل رگ رگ کی تیری چالین — میرے زبان پر یا تیری زبان پر ہین
کیا راگ رنگ لائی ناقہ کے دلگی ہے — گویا حدی کے نغمے اونکی زبان پر ہین

لعل لب مسیحا مردے جلائے تہی جو
اعجاز عیسوی سب اونکی زبان پر ہین

خم بھر کے مے پلائے ہان رہم سقا ہم
ساقی دعا ئین تیرے حقمین زبان پر ہین

ہمدم ہین چپ جو بیٹھے یہہ حضرت مسیحا
اب موت زندگی سب انکی زبان پر ہین

لکنت نہین زبان کو ہرگز میری صنم کو
موسیٰ کی سب یہہ تقلین انکی زبان پر ہین

لکھی ظہور ہمنے سب شعر عاشقانہ
جو کچھ ہین رطب و یابس اپنی زبان پر ہین

دیگر

دو چار کے نہین یہہ باتین بیان پر ہین
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

جتنا چھپنا چاہو چاہت نہین چھپی گی
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

رسوائے عشق ہم تم عالم مین ہو رہی ہین
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

مجھکو ہے تمسے الفت تمکو ہے مجھسے نفرت
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

عالم ہے اس سے واقف مین تمپہ مر مٹا ہون
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

مین داد حسن کی دون تم داد عشق کی دو
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

تیغ ستم سے ٹکڑے تم نے کیا مرا دل
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

دیوانہ مین اگر ہون تم ہو پری مقرر
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

تمکو جو بیخودی ہے تم اپنے ہوش مین ہو
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

میرا بلک بلک کر رونا تمہارا ہنسنا
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

تم حسن کے ہو دفتر طومار عشق مین ہون
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

مین نالہ کش ہون بلبل تم خندہ زن گل تر
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

افسانہ محبت سنئے تو گوشِ دل سے — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
اک دل تھا لیلیا وہ تمنے یہ جبر دلبر — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
تم بے وفا ستمگر مین باوفا ہون عاشق — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
بیتاب ہجر مین ہون غفلت شعار تم ہو — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
ہوگا جو کوئی جیسا مشہور ہوگا ویسا — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
تم غیر پر فدا ہو مین مر رہا ہون تم پر — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
نالے میرے رسا ہین تم بیخبر ہو اونسے — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
خیرت میری تمہاری الفت سے ہے جہان کو — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
مین شائق شہادت تم قاتل اوسپہ عامل — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
مین دید کا ہون شائق تم پردہ دار ٹھہرے — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
تمسے وصال ہونا ٹھہرا ہے حشر کے دن — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
تم بعد مرگ میری تربت پہ آؤ شاید — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
مین رو رہا ہون اسپر بیساختہ ہنسی کیا — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
عاشق ہون مین تمہارا معشوق تم ہمارے — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
مین بیقرار فرقت تسکین تمکو حاصل — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
سرشار و مست مین تم جامہ سے باہر — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
تم کاروان کے پوسف مشکل جرس مین ہین نالان — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
بیکار مین یہ کہنا سمجھا ہون تمسے جانان — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
تم حسن ہین ہو کامل مین فرد عشق عاشق — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

کب تک ظہور آخر تمسے یہ کہتا جائی
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

عابد - جناب میر عابد حسین صاحب شاگرد جناب اوج لکھنوی

تعریفین آپ اپنی اون کی زبان پر ہین
شان خدا کہ نازان خود اپنی شان پر ہین

اوس شوخ کج ادا کے مشتاق ہین بہت سے
دل عاشقون کے صدقے اس آن بان پر ہین

آئے ہین گہر وہ میرے مین جان و دل سے صدقے
احسان مہمان کے کیا میزبان پر ہین

دل کی جہان تہی بستی وہ تو پڑی ہے اجڑی
کچھ حسرتین تمہاری دلکی نشان پر ہین

چوکھٹ پہ اپنا سر ہے اور سوئی در نظر ہے
کچھ ہمکو بھی خبر ہے ہم آستان پر ہین

اس کمسنی کے صدقے بالائی بام چڑھ کے
کہتے ہین عاشقونسے ہم آسمان پر ہین

غم کی میرے کہانی اور غیر کی زبانی
وہ سنکے شادمانی اس داستان پر ہین

اغیار کس حسد سے ہاتھ دنسی ہین مٹانے
جس جس نے نام لکھے اونکی مکان پر ہین

زلفین نکیون بنائین اور کیون نہ مسکرائین
سمجھے ہین یہ بلائین عاشق کی جان پر ہین

عابد مجھے گلا کیا یہ بھی نصیب اپنا
وہ مہربان سراپا جس مہاگوان پر ہین

عاقل - جناب حسن مرزا صاحب متخلص بہ خوان لکھنوی

یہہ وجہ ہے جو دھوے اپنی بیان پر ہین
دعوے کسی کے اکثر میری زبان پر ہین

دیتے ہین جان عاشق ہر اک ادا پہ اونکی
نازان یہ حسن والے اس آن بان پر ہین

اے سوز غم یہ نعمت سب ہے تیری بدولت
چھالے نہین یہ موتی میری زبان پر ہین

دو چار دن مین یہ بھی اوڑ جائیگا چمن سے
بلبل کے آشیان مین آ باغبان پر ہین

کس کا گذر ہوا ہے گراہ میکشون مین
کچھ بہکی بہکی باتین ہے کی دکان پر ہین

یہ عشق مشق وہ ہے چھپتا نہین کسی سے
جو دل مین جو تری تہین لب وہ زبان پر ہین

ہین اونکو مانتا ہون یکتا ہے دہر تو کیا
نازان وہ اسقدر کیون میرے گمان پر ہین

غم نے دبا لیا ہے مجکو ضعیف پاکر
رنج والم کے حملے اس ناتوان پر ہین

کیون کر دکھائین تجکو اس دل کی ہے جو حالت
فرقتین تیری صدمے جو میری جان پر ہین

کسطرح حال دلکا اوسے بیان ہو غافل
مُہرین خموشیون کی میری زبان پر ہین

عزیز - جناب شیخ عزیز احمد صاحب بریلوی

جو لوگ جبہ فرسا اس آستان پر ہین
اون سے کہے دماغ بیشک ہفت آسمان پر ہین

قدسی کلیجہ پکڑے ہفت آسمان پر ہین
آہ شکستہ دل کے کیسے اوڑان پر ہین

نازان وہ بچنے مین تیر و کمان پر ہین
موجود ہے کہیلئے کو ہم بھی جان پر ہین

باہنہی مین گھس رہا ہے ارہہ کا جوڑا
باد صبا سے زلفین لہراتی کان پر ہین

یون چومنے کو پتہر کر رکھہ لیا تو کیا ہے
خلق خدا کے سجدے اس آستان پر ہین

ہم کشتہ تغافل مجروح بے وفائی
صدقہ تری ادا کے قربان آن پر ہین

جا ہین کہان الٰہی کس سے کہین تباہی
ظلم و ستم کے آسے ہین چھالے زبان پر ہین

یہ کون گل کترتا اس راہ سے گیا ہے
ہم جیسے کتنے بلبل کے نشان پر ہین

مہر و وفا ہماری عالم پہ ہے ہویدا
جور و جفا تمہاری روشن جہان پر ہین

سر پہ عزیز ٹہرا مدت سے بتون کا
ترک سنگ کے حملے آج اصفہان پر ہین

عابد جناب سید محمد عبد العلی صاحب اڈیٹر و مالک اخبار فخر عالم شاگرد حضرت داغ مرحوم

نازان نگاہین اون کی ابرو کی سان پرہین — سارے بھنڈ شاید تیر و کمان پرہین
اچھے یہ ظلم ظالم کب ناتوان پرہین — زیبا ستم ستمگر کیا نیمجان پرہین
دن سن یہی ہین اونکی وہ کیون سنین کسیکی — جوبن اُبھر چلا ہے وہ کچھ آن بان پرہین
کیا تم نہین سمجھتے جو کہہ رہے ہو مجھسے — صدمے فراق غم کے کیون میرے جان پرہین
کیون تہام کر جگر کو اے برق وش نہ بیٹھے — ڈہاتے ہین بجلیان یہ گستے جو کان پرہین
اب کمسنی کے وعدے کیون یاد آئین اونکو — جوبن بہار پر ہے وہ آن بان پرہین
ہین لامکان کے جلوے ساری نظر مین اپنی — ہم شوق بیخودی مین ایسے مکان پرہین
حورین ہین تجھپہ قربان پریان ہین تجھپہ صدقے — جلوے یہہ سادگی کے اس آن بان پرہین
ہین دلفریب جلوے نظر و نمین میری پنہان — جو شوق بے نشان مین پہنچے نشان پرہین
تم مجھسے کرکے وعدے غیرونکے گھر ہو جاتے — یہہ کیا ستم تمہارے اس نیم جان پرہین
انکار وصل جب ہی پہر ظلم کیسے مجھپر — ناحق کے روز صدمے کیون میرے جان پرہین
مرجائے چاہے کوئی وہ منہ نہین لگاتے — قدرت یہہ ہے خدا کی بت ایسی شان پرہین
سارے ستم تمہارے اک اک ہین یاد مجکو — کچھ دلمین پھر رہی ہین کچھ کچھ زبان پرہین
جب وصل ہو میسر تب داستان چھیڑونگا — فرقت کے سارے شکوے میری زبان پرہین
قربان ہم ہین اُن پر وہ غیر پر ہین صدقے — ہم وضع پر ہین اپنی وہ اپنی شان پرہین
مجکو یقین نہین ہے کہا تو نہ جھوٹی قسمین — وعدے تو اک جہان کے تیری زبان پرہین
دل لیکے میرا شاید اب جان کی طلب ہو — انداز جو ترا ہے یہہ بانکی شان پرہین
نظرون سے جب گرایا پہر تاک جہانا کیسی — یہہ تیر کیسے پڑتے اتری کمان پرہین

ارمان نہ کیون لب پہ مرے حسرت کا کیون نہ خون ہو
موقوف اُن کے وعدے پہ ہندی پان پر ہین

مجبور ہو کے منت اغیار کی مین کرتا
لیکن دماغ اون کے اب آسمان پر ہین

مین اور سے تو بہ اچھی کہی یہ واعظ
کیا جانے بہولے بیٹھے ہم کس گمان پر ہین

اس رشک کا برا ہو کیون ذکر غیر آیا
وہ آج مجھسے بگڑے میری زبان پر ہین

ابرو او ہر ہین بل پر نظر مین اور ہین ترچھی
یہہ تیر کیون الٰہی چڑھتے کمان پر ہین

اب کون قدردان ہے عابد جو داد دیگا
سو عیب تمہارے اردو زبان پر ہین

عطا خیالی بابو عطا محمد صاحب وکیل عدالت دیوانی بدایون

تحقیر بت کے مضمون واعظ زبان پر ہین
زیبا تجھے یہ باتین اس عزو شان پر ہین

مشق ستم تھی پہلے اب شغل ہے تغافل
جب آسمان پر تھے اب لامکان پر ہین

اپنے خدا کا جلوہ والہ دیکھتے ہین
تم سیر نہین ہین عاشق ہم اوسکی شان پر ہین

آتش نے تیرے غم کی گھر بار پھوک ڈالا
دل مین جلن پڑی ہے شعلہ زبان پر ہین

دینے سے خط کے پہلے چہرہ کو دیکھ لینا
قاصد مزاج اون کے اب آسمان پر ہین

ہم رند مشربون سے واعظ نہین بنیگی
تم اپنی شان پر ہو ہم اپنی شان پر ہین

پیری مین عاشقون کی تعداد گن رہے ہین
اگلے خیال پر ہین پہلے گمان پر ہین

وہ راز کیا چھپیگا جو فاش ہو گیا ہو
وصل عدو کے چرچے سبکی زبان پر ہین

سینے دل کے ہین یہہ مردہ دل پر وہ اکارت
عاشق کی جان دل ہے بلبل کی جان پر ہین

جو دل مین ہے تمہارے مین ہنسکے کہہ رہا ہون
باتین تمہارے دلکی میری زبان پر ہین

ملک سخن پہ قبضہ اب آپکا عطا ہے
سکے جمے تمہارے سارے جہان پر ہین

غلیل جناب مرزا محمد نصیر الدین صاحب مرزا آبادی

صاحب از بندۂ احسان جہاں پر ہیں — جس کے دعا گو سبھی انسان جہاں پر ہیں
ہم تم معشوق ہیں کیا کہیے جہاں پر ہیں — اپنے تمہارے جو ہیں سبھی زبان پر ہیں
اعدا کی تمہیں مرے ہیں رگ رگ جان پر ہیں — اپنے تمہارے جو ہیں سبھی زبان پر ہیں
اقبال و عمر و دولت کا ہو شمار اوپر — سایہ ہو ذوالجلال کا آسمان پر ہیں
مصحف پہ رکھ کے ہاتھ کہا دل میں آپ نے — احسان ہے یہ ہم اس قرآن پر ہیں
جوں شمع آپ جلتا پروانہ جل رہا ہے — ہر وقت آپ ہی ہائیں اس امتحان پر ہیں
بانکی ادا سے سر کٹا لے پھرا ہیں بغل کے — کیا لطف ہے کہ ایسے ہیچ مدان پر ہیں
چھپ چھپ کے مدعا کہا نظر بچا کے مسکرانا — شعر و نثر قصد ہیں اس آن بان پر ہیں
وہ رمز و ایما سے کہنے کی تمہارے — کل راز آشکارا اہل جہان پر ہیں

اہل غرض سے کہنے ہیں ہر وقت کیا کیا
یہ بکھیڑے اور زاد و جی پر جان پر ہیں

غلامی جناب محمد شہباز خان صاحب سحر مارہروی مستر و خلف

نقش و نگار کثرت وحدت کی شان ہیں — دیکھ بحر باطن سب اس نشان پر ہیں
آفات عشق جانان ایمان و جان پر ہیں — ایمان و جان اپنے وہم و گمان پر ہیں
ساغر بدست لیکر آتے ہیں سوئے محفل — ہیئت شیار ہے پر مستوں امتحان پر ہیں
افشان جبین جانان جھمک جھمک کے دیکھو — بہر نثار انجم جو آسمان پر ہیں
کوچہ میں تیرے اونکو جب سے جگہ ملی ہے — اقران عاشقوں کے اب لامکان پر ہیں
خورشید سب جہان پر یکساں ہے سایہ افگن — معشوق کی نگاہیں پیر و جوان پر ہیں

جاہ و حشم تو ہی ہے ایمان و جان تو ہی ہے
دنیا و دین اپنے تیرے ہی ہیں نشان پر ہیں

تکلیف سخت جانی کب تک اٹھائے بسمل
اب اسکی آرزوئیں تیغ و سنان پر ہیں

الفتیں مہوشوں کی جز درد کچھ نہ پایا
آگہ کار ہائے عالم سود و زیان پر ہیں

حامد ہے تیرا صاحب نواب رامپوری
انصاف میں سراپا کسرے کی شان پر ہیں

سیرت میں حسن یوسف صورت میں ہو منور
کچھ خوبیاں ہیں کچھ آسمان پر ہیں

محمود غزنوی بھی تھا اک ایاز حامد
اوصاف تیرے حامد نیکو ہر زبان پر ہیں

سایہ خدا کا تیرے سر پر ہے ابتک
عاصی کی یہہ دعا ہیں ال سی زبان پر ہیں

بخشش کی اونکی نظر ہیں مثل آفتاب عاصی
بزم جہان میں یکسہ ہر نکتہ دان پر ہیں

دیکھئے

عشاق سر جھکائے سب آستان پر ہیں
پر ٹھوکریں تمہاری مجھ بیدم جان پر ہیں

ابرو کے سب اشارے واں آن آن پر ہیں
یاں سینہ و دل و جاں تیر و کمان پر ہیں

الفت کے قافلے ہیں لاکھوں ہیں جانے والے
پر ہو جو سب سفر کے مجھ ناتوان پر ہیں

تم کھینچتے ہو دل کو دل کھینچتا ہے جسکو
آفات کشمکش کی میری ہی جان پر ہیں

دیکھا پر کہہ کر اے عشق تو دل کو
کہوٹے کہے کی باتیں کہیوں دکان پر ہیں

روز جزا کا ہمکو ہے انتظار ہر دم
اب آہ و نالے اپنے محشر کی جان پر ہیں

کیا بسر و چشم پر رکھتے تیرے ہیں سو ہم
ہمکو جگہ نہ دے اب کس مکان پر ہیں

کہو لتا نہیں ہے روز و زبان ہی اپنا
اے عشق کان میرے تیری اذان پر ہیں

بیٹھے ہو گھر میں اپنے نظارہ ہے جہاں کا
پھر قہر کی نگاہیں کیوں پاسبان پر ہیں

بیتابیان ہین میری بیباکیان ہین تیری
یہہ میری جان پر ہین وہ تیری شان پر ہین

دل پر گذر رہین ہین آفات عشق تیری
لاکھون بلائین نازل اک خاندان پر ہین

امید وصل جانان فرقت مین زندگی ہی
ناکامیان اجل کی میرے بیان پر ہین

ہستی کی لوح پر یہہ نقطے خال جانان
ہر دو جہان کے خط اسکے نشان پر ہین

تار فراق گل سے گرچہ جلی ہے بلبل
تنکے کچھ اوسکے باقی ہان آشیان پر ہین

اس حسن پر جفائین اہل وفا پہ اون کی
یکسان سارے پہیکے ویخی کمان پر ہین

بیجا شکایتین ہین تیری چمن مین بلبل
آرائشون کے سامان سب باغبان پر ہین

اخلاق مین ہو یکتا اکرام مین سراپا
سب خوبیان تمہاری حاتم کی شان پر ہین

عاصی چراغ ہستی اب جگمگا رہا ہے
سوتی ہین کیسے غافل اس خاکدان پر ہین

عالی - جناب مرزا علی صاحب لکھنوی شاگرد جناب امیر مرحوم

ظلم فلک نہین کچھ میری ہی جان پر ہین
کم بخت کی جفائین سارے جہان پر ہین

باندہے کمر وہ بیٹھے آج امتحان پر ہین
جانباز جمع لاکھون اوس آستان پر ہین

رونق قرار قیمون کے وہ مکان پر ہین
ٹوٹے ہزار کوہ غم دل کی جان پر ہین

گل خار کہاتے اس سے ہر باغبان پر ہین
ہاتھون سے اُنکے صدقے بلبل کیجان پر ہین

اعلام آہ عشق کس اوج شان پر ہین
بالائے عرش اعظم وہ آن آن پر ہین

غفار تیری رحمت سب کو نڈر کیے ہے
بے کھٹکے کیون نہ بیٹھین عاصی گمان پر ہین

مجنون نے ٹھنڈی سانسین بہر بہر پر دمی کے
لیلی کی گرمیان کیون بہر سار بان پر ہین

کون آبرو سے دیکھیں خنجر کے گھاٹ اترے
بیٹھے تلے ہوئے دو آج امتحان پر ہیں

سچ تھہر رہی قیامت چتون نگاہ آفت
لاکھوں برستے جوبن اوس نوجوان پر ہیں

اہل زمین کے آدھے سر لنکے ہیں پتنگے
دیکھو نجوم تابان بر آسمان پر ہیں

جز قدر مہروں کے مایہ بساط کیا ہے
ہمراز عشق مسیحا اونچی دکان پر ہیں

رنج و غم و الم کے وہ دل میں کشمکش ہے
اس گھر میں چند مہمان ہر مہمان پر ہیں

دندان بچا کے اوس نے مسی ملی لبوں پر
الواح لعل و سیلم ہیرے کی کان پر ہیں

خنجر کو پہل ملے ہیں گرمی خوشی سبھی کی
جوہر نہیں ہیں چہلے اوسکی زبان پر ہیں

اے کبریائے عالم قدرت کے تیری جلوے
ہر ایک زمین پر ہیں ہر آسمان پر ہیں

گو جل گئی ہے رسی لیکن ہیں وہی گہائیں
پیری میں بھی جوانی کی آن بان پر ہیں

سب ناٹیک اوسکی نغمو سے دم بخود ہوئی ہیں
سر تا نسیں دھنتے ہر ایک تان پر ہیں

عشاق کی نگاہیں پڑتی ہیں ابروؤں پر
دیکھو یہ تیر اوسنے آگے کمان پر ہیں

کیا شہد کی سی مکھی ہر اک بنا ہوا ہے
زہاد جم گئے یوں مے کی دکان پر ہیں

تیغ غرور اوسنے ایسا کیا ہے گہا کل
مجروح دل میں سو داغ اک اک نشان پر ہیں

چشم غضب کی گردش تیور دیا ہی
تیغی چڑھے ہوئے دو ابرو کمان پر ہیں

کیسے مزاج عالی میں یہہ تلوز ہے
ہر بات کو بدلتے آپ آن پر ہیں

سادات جو ہیں آقا سر تاج ہیں ہمارے
قربان جان دل سے اس خاندان پر ہیں

وہ شوخ کم نگاہ جسنے دیکھتے ہیں سب کو
بگڑا ہوا ہے اوسکی اونچی دکان پر ہیں

اہل زمین کی آہیں ہیں اون بلند پیہم
چھائے دھوئیں کے بادل ہر آسمان پر ہیں

ہنوز ہے مرد کشتی یا ہو سکون کشتی
موقوف دونوں یہہ امر اک بادبان پر ہیں

نالے ہوں یا کہ آہیں ہیں اوج پر یہ دونوں
وہ اپنی شان پر ہیں یہ اپنی شان پر ہیں

دامن اڑھا اڑھا کے یہ کوستے ہو سکو
یہ ہر نہ لوٹتے کس شہر کی دکان پر ہیں

محبوب گوش دل سے عاشق کی سب ہیں سنتے
بلبل کے بار نالے ہر گل کی کان پر ہیں

اوس مہر کو جو کوٹھے پر دیکھتے ہیں لاغر
چڑھتی شعاع نوری تردیان پر ہیں

کیوں میرے ہاتھ سے تم لیتے نہیں گلوری
لگے ملنے چھٹ کے کیا میں نے پان پر ہیں

یا مسی لب ہیں بیٹھا ہے اسیار ناتو
سوکھن کے پھول پھپڑی میری زبان پر ہیں

خوبان سنگ ضم ہے اور منتظر بلا ہے
دونوں کے آنت میری اس استخوان پر ہیں

کعبہ میں بھی یہ ظالم دل سے نہیں اترتے
ایسے چڑھے ہیں جو کر مردنکی دھیان پر ہیں

اچھا بروں کی صحبت سے یہ ہوا نتیجہ
کیا کیا گمان لوگوں کے میہمان پر ہیں

زانو پہ جب بٹھایا جھنجلا کے چمکیاں میں
اوس گل نے میل ڈالے عاشق کی ران پر ہیں

پائی ہے عشق ابرو نے بھی کشش غضب کی
دل دوڑتے ہے بسمل میرا ہیں کمان پر ہیں

کہنے پہ کب ہیں چلتے جا جا بجا مچلتے
یہ نفل اشک اپنی کس کی مہمان ہیں

پیغامبر سے حال پر درد اوا نہ ہوگا
مرقوم اپنی دکھڑی اپنی زبان پر ہیں

ہوش و حواس عقل اب ہو نیک بخت میں
گردان یہ کبوتر اب تو اڑان پر ہیں

کس طرح گھر سے نکلیں چہلم نہیں ہوا ہی
قاصر ہیں مدح حق میں اسی دو پنجگانہ

کیا تہلکی میں ڈالیں ہیں ہم بھونکی بندوقیں
ظالم کی کوزہ پشتی رکھا ہے بھی تو باعث

عصفار اپنی اپنی اب تہامہ لیں سنبھالے
آمادہ حال دل کے اب ہم یہاں پر ہیں

ہمسے وہ ہیں اکڑ تے ہم اونکی کسب ہیں جھکتی
وہ اپنی آن پر ہیں ہم اپنی آن پر ہیں

بار نگہ سے تر ہیں مژہ ہیں ہل کمر ہیں آہوں
مائل جناب عالی کس دھیان پر ہیں

حاجی محمد جان حاجی رحمۃ اللہ صاحب مرحوم گرد جناب سید آغا دہلوی

جس دن سے شیفتہ ہوا اک بدگمان پر
سو داغ ہیں جگر میں سو رنج جان پر ہیں

مرقد ہمارے ہیں سے غنچے نشان پر ہیں
کیا مغفرت ہو الٰہی ان کشتگان پر ہیں

آماد آج ہے وہ احسان پر ہیں
تیغیں ہیں ہیں سپر ہیں پر خنجر فشان پر ہیں

حسرت ہے بڑھ رہی ہے افسانہ ہے جلے ہے
کچھ بد نصیبیاں سی اس داستان پر ہیں

جو مشیر ہیں دل اگی ہیں جگر ہیں آنکھ
مطلب کی ہیں جو باتیں سب انکی کان پر ہیں

اس آہ نے شرر سے کی ہے جو خشک کی گرمی
سینہ ہیں سب جلن ہی چھالے زبان پر ہیں

کیا خاک محشر ہیں ہو سیر دیدنی کو
خشم سب گواہ اپنے انکے بیان پر ہیں

عالم ہیں جو عالم ہیں سب سیر دیدنی کے
دنیا ہیں سب جنے جم ہیں سب سیر جان پر ہیں

کچھ ناز پر ہیں کچھ ہیں ادا پر کچھ ہیں لٹے ہے
کچھ طرز پر ہیں لیکن کچھ پوٹ شان پر ہیں

رشک عدو کبھی ہے ہر فلک کبھی ہے
کیا کیا عذاب یارب مجھ خستہ جان پر ہیں

گو حرف یاد میں ہی آیا ہے دم لبوں پر
پر وصل کے بھی جسکے اب تک زبان پر ہیں

لکھا ہے جسنے خط میں مضمون یار رفعت
اور مرغ نامہ بر کے کچھ آنوان پر ہیں

کس بات پر بتوں کو ہے دعوی خدائی
یارب دماغ انکے کیوں آسمان پر ہیں

جسکو ترے ہے خون خالق پہ نماز انکو
ہمکس گمان میں ہیں وہ کس گمان پر ہیں

اس عشق و حسن کا بھی شہرہ ہوا ہی گھر گھر
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہیں

ناکامی مقدر چلتا ہے حسین کلو پر	خنجر بکف وہ کب ہے مجھ نیم جان پر ہیں

مصنوعی تیرہ غزل میں کچھ بھی نہیں ہے جان
پر لوث اہل جلسہ طرز بیان پر ہیں

عشرت جناب منشی لال صاحب شاگرد جناب جلال لہنوی

لطف و کرم تمہارے سارے جہان پر ہیں
عاصی کے بھروسے سارے آسمان پر ہیں

عشق اور حسن کے فن کس آن بان پر ہیں
اللہ رکھے جوبن ہندوستان پر ہیں

چشمان عالم اعداد اس خاندان پر ہیں
محفل میں سحر تیں کیا کیا اک کمان پر ہیں

نذریں ہیں سیکڑوں پر چے ہر زبان پر ہیں
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہیں

جو چاہے لوگ تانیں احباب کیا نہیں
پیغامبر کو جانیں اس کے بیان پر ہیں

ابرو کا کچھ اشارہ مرگان کے تکوتا کا
تیروں سے لوگ بچنا ڈھیں کمان پر ہیں

روشن ہو کاکلوں کا اللہ رے مہ جبیں کا
محجوب سر زمیں کیا اس آسمان پر ہیں

اے خوش بخش اعظم تم ہو سخا مجسم
بیچھ ہزار عالم نعمت کے خوان پر ہیں

کیا ایک دو فرشتے زہرہ کے مشتری ہے
کیا رشتے سر زمیں کے اس آسمان پر ہیں

اس گل زمیں کے لوٹے بہتیرا روں تمنے
لیکن دماغ سب کے ہفت آسمان پر ہیں

سب تجھ سے باخبر ہیں سر تا بپا نظر ہیں
ذرے زمیں پر ہیں نجم آسمان پر ہیں

تم کیا ہو تہا یہ اغلب ہے تک اڑاتا کب
مجبور ہوں نہیں اب ایمہربان پر ہیں

تمنے چلی ہیں چالیں سب آزمو نکالیں
کیا ہے دلیں جو ڈالیں تا ہے ایمان پر ہیں

ہر طرح آفتیں ہیں ہر نوع کلفتیں ہیں
جتنی مصیبتیں ہیں دل اور جان پر ہیں

کب تیر ہیں کے اشارے اعدا میرے تمہارے
بیٹھا تے ہیں سہارے جوبن اٹھان پر ہیں

کیا درد سے ہو مضطر تبلا دے نہ کیونکر
پوچھون گا پاؤن پڑ کر کیون بانکان ہین

جو کچھ ہین وارداتین سب ہین تمہاری کہانیان
اے جان دل کی باتین میری زبان پر ہین

مینے تمہین کہا کچھ تمنے کبھی سنا کچھ
پھر تہمتین بھی کیا کچھ مجھ بے زبان پر ہین

روغن ملے ہوئے تھے زنگار اڑ چلا ہے رخ سے
پر نکلے جو بنون کے جوبن اڑان پر ہین

معلوم ہے مجھی بھی اسبع عدد ہے جیسی
تمکو شکوک نیکی اس بدگمان پر ہین

عشرت ہو کیون نہ کیونکر تم عیش کے ہو خوگر
یکسان یہ دونون انجھر کس آن بان پر ہین

عاشق - جناب مصور پرہود یال صاحب لکھنوی

چمکا ہے حسن اب تو وہ آن بان پر ہین
مستانہ ہین ادائین جوبن اٹھان پر ہین

ہر دم مری وفائین کیون آپ آزمائین
لاکھون نئی جفائین کیون میرے جان پر ہین

تیر نگاہ جسمین دلمین ہوا ہے مہمان
دیکھو تو کتنے احسان اس میزبان پر ہین

اے ساقی ستمگر اب تو ذرا کرم کر
بھر کر پلا دے ساغر تیرے زبان پر ہین

دکھلا دے عشق کامل کر اونکو خود یہ مائل
آمادہ آج ایدل وہ امتحان پر ہین

جو راز درمیان تھے وہ بوئے مشک نکلے
میرے تمہارے چرچے جسکی زبان پر ہین

عشق اک پری سے کرکے کہر کی رہے نہ ڈر کے
صدمے زمانہ بھر کے عاشق کی جان پر ہین

عزیز - جناب حافظ عبد الکریم خانصاحب ایڈیٹر کونسل خاندان رامپوری

سو جان سے ہم تو قربان اس ادا پہ ہین
نام نبی و حیدر ہر دم زبان پر ہین

کیون کر کہو نہین اونکو پروینکی نشان ہے
یہ قسم دیو سے ہین اسکے نشان پر ہین

آثار عشق ظاہر سارے جہان پر ہین
میرے تمہارے چرچے سب کی زبان پر ہین

قاتل کی تیغ بنکر مجھکو ستا رہی ہے
سوزِ جگر سے جھالے میری زبان پر ہین

نخچیر تیرِ مژگان قاتل تڑپنے ہین بہی
چلّا کے بولے قربان تیری کمان پر ہین

خلخال کی صدا ہے یا ہے بپا قیامت
ہے شور سب زبانین کیون الاماں پر ہین

خورشید و ماہ آنکہین ہین چرخ بدنظر کی
ہم بگمان بیشک اس آسمان پر ہین

مژگان کے تیر اُن کے گو تیر بر غلط ہین
پر ہر گھڑی نشانے اس دلنشان پر ہین

گر شوقِ پائبوسی گہ ذوقِ روئے جانان
ہم ہین کبہی زمین پر کبہی آسمان پر ہین

فکرِ ستم مین مجھسے وہ بہی نہین ہین غافل
مین مبتلا ہون اُن پر وہ میری جان پر ہین

لو طفلِ اشک مچلے یارب تو خیر کیجیو
ہی امتناعِ گریہ یہ اپنی آن پر ہین

کیا اپنے بانکپن پر پہنچتی ہے تیغِ قاتل
ہمکو بہی تو کشش مین نازِ اپنی جان پر ہین

دیکھینگے غیر کے بہی کچہہ عاشقی کے جوہر
شمشیر کو لگاتے وہ آج سان پر ہین

تصویرِ یار لیکر جاتا ہون مین عدم کو
حورانِ خلد شاید اپنے گمان پر ہین

حالِ دلِ پریشان کہہ لیتے اُن سے جاکر
سُن لیتے گرچہ اتنا اب وہ مکان پر ہین

ای شوقِ مرگ ہم بہی چلتے ہین سوئے مقتل
آمادہ وہ سنا ہے آج امتحان پر ہین

زاہد خدا سے ڈر نا شب کو وہ تب ہے مہمان
اب مرگ و زیست دونون تیری اذان پر ہین

وہ بجلیان چمکتی کانون مین ہین جو اُن کے
گرنے کو طور پر ہین یا میری جان پر ہین

گر ناگوارِ خاطر رنگت نہین ہے میری
پہر طعنے نامناسب کیون زعفران پر ہین

تنہائی پر ہماری روئی ہے شمع شب بہر
موجود اشکِ حسرت سب شمعدان پر ہین

یوسف اگر وہ بت ہی تو صورتِ زلیخا
ہم بہی ہنر مین اپنی دیوانی شان پر ہین

عکس - جناب عنایت حسن خانصاحب شاگرد حضرت شاہ خان صاحب عاشق رامپوری

یون تو تمہارے صدمے سارے جہان پر ہین
یہ غم کسی کو کب ہین جو میری جان پر ہین

غیرون کی ہمنشینی رسوا کرے گی تم کو
خفیہ تمہاری باتین سب کی زبان پر ہین

سرمہ وہ زیر ابرو اور وہ نگاہ قاتل
اللہ دو دو چلے ایک ایک کمان پر ہین

پیری سے خم نہین ہون اس بار سے جھکا ہون
اُس بت کے لاکھ احسان ایک میرے جان پر ہین

جلوہ نہین دکھایا آواز تو سنا دی
احسان ان ترانی موسے کے کان پر ہین

کون و مکان کا گلشن عبرت کدہ ہے گویا
ہجر مکین سے کڑیان ہر ایک مکان پر ہین

کل دیکھنا کہ وہ سب زیر زمین نہان ہین
نخوت سے آج جن کے سر آسمان پر ہین

اس اوج پہ بھی اختر ہو لے نہ خاکساری
ہے روشنی زمین پر گو آسمان پر ہین

محفل مین اُن کی ہر دم رہتا ہے ذکر اپنا
وہ بات ہے کہ جب ہم اُن کی زبان پر ہین

مرقد کو بھی ہمارے وہ ہین مٹانے والے
گم نام کر کے ہم کو بر ہم نشان پر ہین

چولی سے اور بھی کچھ یہ سرکشی کرین گی
کیون کر دبائے گا جو بن اُٹھان پر ہین

گو وہان پہ ہین فرشتے لیکن یہ بت کہان ہین
جو لطف ہین زمین پر کب آسمان پر ہین

گہ باغ گاہ بلبل گہ پھول گاہ گل چین
اے عکس وہ جہان مین کب ایک شان پر ہین

عیش - سعید اللہ خان مہتمم گلدستہ

وہ سن رہی ہین دل سے شیدا بیان پر ہین
کچھ آج ایسی باتین میری زبان پر ہین

صبر و قرار دل کی حالت ہی کچھ اور ہے
آمادہ وہ نگاہین اب امتحان پر ہین

واں محو گرم جوشی وہ خیر سے ہے ہمدم
یاں سورش فغانی چھالے زبان پر ہین

کبتک رہیگا پردہ بیٹھو بھی پاس آکر
یہہ شرم کی جفائین کیون میری جان پر ہین

انسان چاند و سورج ہین تیری جستجو مین
چکر مین وہ زمین پر یہہ آسمان پر ہین

کیا پیار کی نگاہین تقصیر مین داخل
بیدرد یہہ جفائین کیون میری جان پر ہین

کیون قتل عام اونکو مدنظر ہے یارب
آمادہ آج سب کے وہ امتحان پر ہین

ثابت قدم عدو ہی باہم وفا مین صادق
موقوف سب یہ جھگڑے اب امتحان پر ہین

بے التفاتیونکا ناحق گلا ہے اوسنے
اے عیش ہاتھہ اپنے رکھتے وہ کان پر ہین

فدا - جناب مرزا محمد ولی الدین صاحب دہلوی

اب تو خیال اونکے کچھہ اور شان پر ہین
کل تک زمین پر تھے آج آسمان پر ہین

آمادہ ہی ہمیشہ وہ امتحان پر ہین
الطاف اونکے کیا کیا جہنا تو ان پر ہین

خود دیکھہ لو جو صدمے عاشق کی جان پر ہین
انکھو نمین اشک حسرت فریاد زبان پر ہین

اونکے ہمارے جھگڑے ظاہر جہان پر ہین
اونکی ہماری باتین سبکی زبان پر ہین

ملک عدم کی منزل ہے نقش پا سبھی خالی
حیرت ہے راہ چلتی سب کس نشان پر ہین

کس سے بیان کرین ہم ہی کون سننے والا
کچھہ دل ہی جانتا ہے صدمے جو جان پر ہین

ہر وقت شکر اونکا میری زبان پر ہے
ہر وقت میرے شکوے اونکی زبان پر ہین

چاہا ہے جبسے اونکو آفت مین پڑگئے ہین
صدمے طرح طرح کے ہر وقت جان پر ہین

رعب اونکا چھا گیا ہے ایسا کہ اونکے شکوے
مونہہ سے نہین نکلتے میری زبان پر ہین

دل زار معرفت سے آگاہ ہو چلا ہے — دیکھینگے وہ بھی جلوہ جو آسمان پر ہین
ایک میرے تذکرہ سے ہی احتراز اُنکو — عالم کی ساری باتین اُنکی زبان پر ہین
کیون کر خبر ہو اُنکو کیا بن رہی ہی مجھپر — موقوف میرے قصے میری بیان پر ہین
سوز درون نے میرا کیا حال کر دیا ہے — دیکھو تو کس بلا کی چھالے زبان پر ہین
اوس دلربا کا جسمین کچھ تذکرہ ہی شامل — قربان سارے قصے اوس داستان پر ہین
تیری طرح سے ظالم کیا قول سے پھرینگے — ہر وقت ہمتو قائم اپنی زبان پر ہین
مجھ سخت جان پہ کوئی ناوک لگا کی دیکھین — کیا کیا گھمنڈ اُنکو اپنی کمان پر ہین
کیا مجھ حزین کے نالے جا پہونچے آسمان تک — جسسے یہ غل غپاڑے آج آسمان پر ہین
سب دیکھتے ہین کیا تماشا غیرونکے گھر کا جانا — کھیلے ہوئے ہم ایدل آج اپنی جان پر ہین
یہہ آسمان وہی ہے یا اور ہو گیا ہے — اوصاف آج میرے اُنکی زبان پر ہین
پوچھے تو کوئی اُنسے آخر ہی کس کا قصد — وہ جان و دل سے مائل جس داستان پر ہین
جسسے خاک پتھر ہوگا علاج اپنا — ہمسو زمین پر ہین وہ آسمان پر ہین
دیتا ہی پر تو نوچے بلبل کو دے رہائی — اس خستہ جان کے اب کیا ای مہربان پر ہینا
نام آج لے رہی ہین ہر بار وہ ہمارا — قربان اوس زبان کے ہم جس زبان پر ہین
وعدہ غلط سمجھکر ہے اعتبار اُنکا — ہم شاد شاد اُنکے جھوٹے بیان پر ہین
بازار حسن مین ہم سودا خریدنے کو — آج اوس دکان پر ہین کل اوس دکان پر ہینا
جادو دیا نیوتے اُسکو پہنا ئین گے دو — چلتے ہوئے جو فقرے اُنکی زبان پر ہین

گرہ

تم حسن مین ہو کیتا مین عاشقی مین کامل — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

سُن کر غزل فدا کی وہ لوگ داد دین گے
جو واقفِ زبان ہین عاشق زبان پر ہین

فروغ جناب سید محمد سعادت علی صاحب لکھنوی تلمیذ جناب منشی احمد حسن خان صاحب عروج لکھنوی

نازان جہان مین اکثر نام و نشان پر ہین
تکیہ کئے ہوے ہم خالق کی شان پر ہین

سب سمجھے ہوی ہین ہم بھی وہ جس گمان پر ہین
انداز خود ہی شاہد مغرور شان پر ہین

فرقت کی دل پہ صدمے آلام جان پر ہین
یہ اور بوجھ بھاری اس ناتوان پر ہین

تم شوق سے چھپاؤ آسان نہین ہے چھپنا
میرے تمہارے چرچے سب کی زبان پر ہین

دل زلف سے جو چھوٹا اُن کی مژہ نے تاکا
نازل یہ دو بلائین اس ایک جان پر ہین

مین آپ ہی نکھدون کیا کہہ رہے ہو سُن لو
موقوف میرے قصے میرے بیان پر ہین

ذکر وفا پہ میرے تیور بدل کے بولے
تو اور شان یہ ہے ہم اور شان پر ہین

حیران ہون کس نے تجھکو طرز سخن سکھائے
باتین بنی بنائی تیری زبان پر ہین

تیر مژہ کے گھائل ابرو کے خم پہ مائل
قربان ازل سے ایسے تیر و کمان پر ہین

جو عزم آپ کا ہے تیور بتا رہے ہین
آمادہ آپ میرے آج امتحان پر ہین

میرے دل و جگر ہی مشق جفا نہین ہے
تیری ادا کی چوٹین ہر استخوان پر ہین

ابرو پہ یون پڑے ہین وہ پیچ دار گیسو
اُلجھی ہوئی کمندین گویا کمان پر ہین

گر عزم امتحان ہے پھر دیر کیا ہے ظالم
جان بار حسب وعدہ سب آستان پر ہین

نور رخ حسینان آگر زمین پہ دیکھین
شمس و قمر منور کیا آسمان پر ہین

جھوٹ اس کو تم نہ سمجھو مرتے ہین بات پر جو
دل پر نہ وہ فدا ہین صدقے نہ جان پر ہین

سر میرا کٹ کے گر کر اُن کے قدم پہ بولا
جان باز دیکھ ظالم یون کھیلے جان پر ہین

ہر چند دل ہمارا سو بار لٹ چکا ہے
پھر بھی بتون کے دعوے اجڑی مکان پر ہین

بالائے بام اُن کو دیکھا تو مین یہ بولا
ڈھونڈا زمین پہ سینے آپ آسمان پر ہین

دل آپ کا کسی پر گر میری طرح آتا
اُس وقت پوچھتا مین کیا صدمے جان پر ہین

کوچے مین اُس کے دل یہ آج کیا سبب ہے
کچھ لوگ اِدھر اُدھر ہین کچھ آستان پر ہین

کیا دوستی ہے اُن کی تجھکو فروغ حاصل
بے مہر و بے وفا جو ثابت جہان پر ہین

فہیم جناب سید ساجد حسین صاحب لکھنوی

مشتاق اک نظر کے ہم آستان پر ہین
چشم کرم کے احسان سارے جہان پر ہین

دیر و حرم ہی قربان سب اُس کی شان پر ہین
ڈھونڈے طرح طرح سے اک لامکان پر ہین

مجھ ناتوان کی نظرین اُونچے مکان پر ہین
ہون نقش پا گلی مین دھیان آسمان پر ہین

قیس اور نلدمن کا کہنہ ہوا فسانہ
میرے تمہارے چرچے سب کی زبان پر ہین

آنکھون سے جتنے ٹپکے قرعت ہین گرم آنسو
مانند شمع اُتنے چھالے زبان پر ہین

ساقی پلا دے جلدی ساغر کوئی گلابی
سوزِ عطش سے آبلے کانٹے زبان پر ہین

خوشبوئے جسم احمد گلزار دو جہان ہے
صلِ علےٰ کے نعرے سب کی زبان پر ہین

خالی وفا سے کب ہین میری گلے کی باتین
ہے دل مین عشق جب تو شکوے زبان پر ہین

کیون کر کرون مین ظالم تجھ سے سوال مطلب
سارے جواب تیرے میری زبان پر ہین

تیرون سے نوک کی لین کیون کر نہ تیر مژگان
ہیں تک زبان اُنکی ابرو جب ہر کمان پر ہین

وہ شوخ بت اگر ہے نازک مزاج و کم سن
الفت مین کچھ بلے جیٹھے ہم بھی تو جان پر ہین

دل بانٹ کر اُٹھائے بارِ غم جدائی
قلب و جگر پہ کچھ ہین کچھ میرے جان پر ہین

روئے حباب اوٹھا کر تکیو نسے موجکی سر
پہر محو خواب غفلت ہم کس گمان پر ہین

غیرون کا دہیان اُنکو ہمکو خیال اُنکا
حالت ہے ایک ہی سی دہوکے گمان پر ہین

اہل وفا کو اُسنے مرتے جو سُن لیا ہے
موقوف سارے جہگڑے اس امتحان پر ہین

پہیلی ہے یہہ کسی کے مایوس رُخ کی زردی
آثار صبح پیدا کب آسمان پر ہین

کیون نا امید ہوکر سر سنگ در سی پہوڑون
ترچہی نظر کا خنجر رکہتے وہ سان پر ہین

بوسونپہ وصل کی شب وہ تیوریان بدلنا
ابتک چڑہے وہ ابرو میرے ہی دہیان پر ہین

ہمراہ ہین سفر مین آشفتگی کے سامان
اسباب راحتون کے اصلی مکان پر ہین

اک قوم کے خدا ہین ہم سب کے رہنما ہین
جن و بشر کو بعد حق حیدر کی شان پر ہین

قاصد جو تو کہے گا ہوگا جواب ویسا
موقوف حال میرے تیرے بیان پر ہین

اولٹی چہری ہے مجہکو اونکی ہر ہی نظر ہی
قربان ادا کے مارے ہر آن بان پر ہین

کس کو فہمیم اپنا علم و ہنر دکہائین
جوہر نمائیون کے لطف امتحان پر ہین

فروغ ۔ جناب محمد احمد علیخانصاحب منصرم ریاست محمود آباد ضلع سیتاپور

نازان فضول اپنے وہ عزو شان پر ہین
کچہہ بہی نہین ہین کیا ہین ہیچ گمان پر ہین

ملسکتے ہین ہزارون معشوق اونسے بہتر
اترائے ایسے آخر وہ کس گمان پر ہین

آخر کرون ہین کس کس جور و جفا کا شکوہ
کیا کیا ستم نہ اونکے مجہہ نیم جان پر ہین

اب کیا کہون کہ کیون ہین روکی ہوئی ہوا سکو
کل حرکتین تمہاری میری زبان پر ہین

عرصہ سے درد و غم ہین مہمان میرے دل کے
وہ مہربان بہت ہے اس میزبان پر ہین

پایا نہ یار ڈہونڈا ہر جا و ہر مکان مین
جاتے تلاش کرنے اب لامکان پر ہین

جائے غذا ہماری غربت پہ رحم کھا کر
سایہ کئے ہما بہی تو استخوان پر ہین

جس رنگ مین کہ ہم ہین وقف ہی تو بہی ہین
وہ بادہ ہائے رنگین کیا اس دکان پر ہین

مانگ آپ کی پر افشان ہی ماہ جبین خشان
یا نصف چاند و تارے یہ کہکشان پر ہین

گوشون پر ابرؤن کے چہوٹی نہین ہین نظرین
اٹکے ادا کے تارے چلتے دو دو کمان پر ہین

کیون ہم ملینگے اونسے گر وہ ترکی ہمزبان ہین
قائم ضرور اپنے ہم آن بان پر ہین

کر چکیے آزمائش دل کا مٹے بہہ کہٹکا
دہکاتے آپ ہر دم جو امتحان پر ہین

چاہت سے میری پہلے جبی نہ تہی زر کے
روشن دماغ اونکے اب آسمان پر ہین

عشق نہفتہ آخر یوسف دہ نہ پایا
میری تمہاری چرچے سبکی زبان پر ہین

چاہت کا نام اونکی بہولے سے لیا ہے
بگڑی فرو رنج سے وہ اس کر شان پر ہین

فروغ جناب محمد انور الحسن صاحب بیکار ریاست تروا ضلع فرخ آباد

میرے تمہارے قصے روشن جہان پر ہین
واقف ہین اونسے وہ بہی جو آسمان پر ہین

اے جان من محبت ہوتی نہین ہے پنہان
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

کچہہ کہتے ہین کہی دہ کچہہ کہتے ہین کبہی وہ
قائم نہین وہ ہرگز اپنی زبان پر ہین

اے غنچہ لب بتا دے کہہ دہن ہین کیا ہے
غنچہ دہن بگڑتے کیون باغبان پر ہین

اس مہ جبین کے عاشق انسان ہی نہین ہین
مشتاق سب فرشتے ہر آسمان پر ہین

آیا ہے گہر مین میرے وہ ماہ پیکر
ارمانون کے دماغ اب لو آسمان پر ہین

کہا وہ نہ وہ نگوری بہی ہے غیر نے جو
اے رشک حور جب کی کچہہ نقش ان پر ہین

دلکو اگر لیا ہے خاطر کر و کچھہ اس کی
پھر مہمان کے حق بھی کچھہ میزبان پر ہین

دربانون نے جو آتے در پر کسیکو دیکھا
یہہ کہدیا کہ جاؤ وہ کب مکان پر ہین

اے شوق وصل دیکھا قاصد نہ پھر کے آیا
دم بھر مین کھیلتے ہم اب اپنی جان پر ہین

تمنے نہ کچھہ خبر لی مرتا ہے یا ہے زندہ
ہان ہان شکایتین یہہ میری زبان پر ہین

دیکھی ہے جب سے افشان رخ ماہ کی جبین پر
گم شرم سے ستارے سب آسمان پر ہین

ایجان جانتا ہے کچھہ دل ہے ان مرونکو
فرقت مین تیری صدمے جو میرجان پر ہین

تم مجھہ گدا کے در پر آؤ خدا کی قدرت
شاہون کو آج دیکھا میرے مکان پر ہین

رند و نپہ قحط مے کا لازم نہین ہے ساقی
واہ وا وہ کرنے والے تیری دکان پر ہین

کیا چھا گئے ہین ہر سو آکے یاس حرمان
حسرت کی اب نگاہین میرے مکان پر ہین

شاگرد فیض مولین اوستاد سے ہمارے
ہان ہان دماغ اونہین کے بس آسمان پر ہین

پیری مین بھی نہ چھوڑا عشق بتان کو دلسے
اب بھی فروغ مفتون اک نوجوان پر ہین

فضل جناب محمد فضل حسن صاحب خلف محمد فاروق حسن صاحب صابری منیجر اخبار دبدبۂ سکندری

قدرت کے اوسکے جلوے روشن جہان پر ہین
کچھہ تو زمین پر ہین کچھہ آسمان پر ہین

نیرنگیون کی اپنی قدرت دکھا رہا ہے
قربان جان و دل سے ہم جسکی شان پر ہین

قسمت کی ہے یہہ خوبی مجھسے نہین وہ ملتے
اب جان و دل سے شیدا ہم جسکی آن پر ہین

سنتے نہین عدو کی قصے کہانیون کو
مجھہ غمزدہ کے عاشق وہ داستان پر ہین

نواب وہ ہین اپنے سرکار وہ ہین اپنے
بخشش کے جنکے احسان ہندوستان پر ہین

شعر و سخن مین اُنکا وہ مرتبہ ہی اعلےٰ
صد آفرین کے کلمے سب کی زبان پر ہین

ہے یہہ دعا فضل کی زندہ رہین وہ دائم
جنکے کرم کے جلوے روشن جہان پر ہین

فوق - جناب گنیشی لال صاحب فتحگڈھی ضلع فرخ آباد

جس نے یہہ گل کہلائے سطح جہان پر ہین
صد قہر ہزار دل سے اُس باغبان پر ہین

مرغ خیال عاشق یہہ پر اوڑان پر ہین
گاہے زمین پر ہین گہہ آسمان پر ہین

تیر نظر کا دیکھین کب ہوتا ہے نشانہ
اس مرغ دل کی آنکھین تیری کمان پر ہین

غنچہ کہون کہ نقطہ وہ ہے بھی یا نہین ہے
کیا کیا گمان میرے اُنکے دہان پر ہین

ہے مجمع حسینان پر طرز دلبری مین
اُٹھین ہزارون اُنگلی اوس نوجوان پر ہین

حسن و جمال طفلی اب کیون نہو دوبالا
آمد شباب کی ہے جوبن اُٹھان پر ہین

جور و جفا ادہر ہے چشم کرم ادہر ہے
ڈہائے ہوئے وہ آفت اس میرجان پر ہین

یاقوت و لال و گوہر سبحلی مین بالیون مین
اپنی ادا نرالی دکہلاتے کان پر ہین

کیا غیر کی ہے ہستی دکہلائین اُنکو پستی
آمادہ آج ہم بھی اس امتحان پر ہین

بزم عدو مین گہس کر پہلو مین لیکے دلبر
دو چار بوسہ لین گے ہم کہیلے جان پر ہین

دل بیچکر کے اپنا کچہ ہم بھی مول لین گے
وہ جنس حسن رکہکر بیٹہے دوکان پر ہین

چشم صنم ہے قاتل اوسپر غضب ہے ہر مہ
تیغ نگہہ کو اپنی کیون رکہتے سان پر ہین

اغیار پیچہے اُنکے آتے ہین سر جہکائے
مقتل مین ہارے بازی اس امتحان پر ہین

قاتل نے عاشقون مین کیا سرخرو بنایا
وہ سر کو میرے رکہکے آتے نشان پر ہین

دلمین بسے ہین میرے جسطرح گلمین بو ہے
رنگ اپنا وہ جمائے کس حسن شان پر ہین

اغیار گرد اون کے فانوس بنکے بیٹھے
پروانہ بن کے گرتے ہم شمعدان پر ہین

راضی ہین ہم رضا پر بخشا جو فوق اُسنے
اک جام مے پہ قانع دو خشک نان پر ہین

فائق۔ جناب منشی بولاقی رام صاحب پنشنر سررشتہ ڈاک

ہم آج سر اوٹھائے کس اوج شان پر ہین
مقتل سے سر وہ میرا لائے نشان پر ہین

پڑجائین گے پھپھولے اون لب پہ پیر نکیو
آج اپنے قصۂ دل اون کی زبان پر ہین

تیر اُنکے پی رہے ہین خون جگر مرے سے
آج اپنے جملہ مہمان نعمت کے خوان پر ہین

تیر مژہ سے ہون گی دو چار نوک جبھونکین
آہین سب اکٹھی ہوکر آہین زبان پر ہین

جانین نظر نے جھپٹین مژگان نے دل کو لوچا
دو تیر اپنے اپنے دن بھر کمان پر ہین

آہ و سرشک خون کی دو آگ دو سی نکلین
انگارے آنکھ مین ہین لپٹین زبان پر ہین

پچھتائے نام لیکر وہ ہمسے ناتوان کا
ہم کیا اوٹھ ہین جب بیٹھے اُنکی زبان پر ہین

خود کرکے ہاتھا پائی مہندی کا رنگ بہایا
اور خون بہاکے دعوئ عاشق کی جا پر ہین

جان و دل و تخیل سب واں ہی تن یہان ہے
ہم کچھ مکان سے باہر اور کچھ مکان پر ہین

محو جمال سفلی غرق خیال غلمی
وہ گھر ہمارے جیسے نور صفائی باطن

وہ میرے دل مین جیسے الفاظ مین معانی
ہم اونکے دل مین ہیا نقطے کی شان پر ہین

وہ پھول سے گذرتے میرے لب و دہان پہ
ہم خار سے کھٹکتے اون کی زبان پر ہین

اپنے نیاز اونسے قعر زمین تک ہین
اونکے دماغ ہیسے نو آسمان پر ہین

ذلت بھی ہے وہان کی نام آوری کا باعث
اُنکی زبان سے گر کر ہم سو زبان پر ہین

ہم بیان ہین وہ وہان ہین پر زبان وصل دیکھیے
کسطرح دونون ملکر سبکی زبان پر ہین

یہہ عشق بہی ہے معجز بیٹہے تو ہم ہین گہر پر
اوصاف چلتے پہرتے ہر اک زبان پر ہین

ہم اوڑ رہے ہین بے پر کو سورہ سخن میں
ہم مرغ ناتوان کے گویا زبان پر ہین

قافیہ خیال عاشق مثل خیال شاعر
بے پر کے یہہ کبوتر کیا کیا اڑان پر ہین

فرقت جناب نند کشور صاحب تلمیذ جناب محی الدین صاحب بیخبر

رنج والم کے حملے مجہہ خستہ جان پر ہین
افسوس اتنے صدمے اک ناتوان پر ہین

اس بگڑی شکل پر بہی وہ آن بان پر ہین
یہہ ناز اللہ اللہ اورے کمان پر ہین

احوال سنکے میرا کہتے ہین وہ بگڑکر
ہم کیا کریں جو صدمے یہہ انکی جان پر ہین

میخوار ہو گئے ہین جب سے جناب واعظ
جب دیکہیے تو بیٹہے مے کی دکان پر ہین

کچہہ تو سبب بتاؤ آنکہین ذرا ملا کر
راتون کو آپ رہتے کس کے مکان پر ہین

ہم جانتے ہین سبکو جتنے ہین انکے عاشق
وہ سامنے تو آئین کس کے گمان پر ہین

مغرور رہے وہ اتنا سنتا نہین کسیکی
اور شیفتہ ہزاردن اس نوجوان پر ہین

مجنون خطاب میرا الہی لقب ہوا انکا
ہین اس گمان پر ہم ہون وہ بہی گمان پر ہین

پیر مغان سے کہدو لینا ذرا مصفے
پہر شیخ جی بہی آئے منکی دکان پر ہین

چہرہ کی ساری رونق خطسی ہوئی ہے زائل
اب ہین داغ اسکے کیا آسمان پر ہین

فرقت کی شب کی حالت کیونکر لکہون ہم
انگلی ہے زانو ہین گہ آسمان پر ہین

فطرت جناب سید محمد صاحب تلمیذ جناب حسن علی صاحب بیخبر

وہ آج جانے برسے کس نیم جان پر ہین
ابتک جو سخت باتین اُنکی زبان پر ہین

سمجھائین اُنکو کیون کر مانے بھی وہ ہماری
ہمسے تو آج کل وہ کچھ آن تان پر ہین

دنیا مین بے مروت ایسا بھی کوئی ہوگا
دل لیکے روکھی باتین اُنکی زبان پر ہین

للہ اک نظر تو اب رحم کی ادھر ہو
دیکھو تو کیسے صدمے مجھ ناتوان پر ہین

ناراض مجھسے تو وہ ہرگز کبھی نہوتے
دشمن نے کچھ لگایا یون آن تان پر ہین

للہ رحم کھاؤ اتنا تو مت ستاؤ
یہہ کس لئے جفائین مجھ نیم جان پر ہین

عیسےٰ کو کسطرح ہم حالت سنائین اپنی
ہمتو زمین پر ہین وہ آسمان پر ہین

دشمن کی کی برائی مینے تو مجھسے بولے
یہہ ساری جھوٹی باتین تیری زبان پر ہین

ہین سخت جان ہون اور سپر خنجر ہی کند اُنکا
مین کیا کہون جو صدمے اب میرے جان پر ہین

محروم تو بھی قطرت ہرگز کبھی نہ ہوگا
سرکار کے کرم تو سارے جہان پر ہین

مرثیہ جناب سید فرالدین صاحب خلف سید محمد نذیر صاحب انسپکٹر پولیس پنجاب شاگرد جناب

فرقت مین آہ و نالے کس کی زبان پر ہین
کیون بجلیان چمکتی آج آسمان پر ہین

جو بہر جبہہ سائے اُس آستان پر ہین
بیٹھے ہین وہ زمین پر سر آسمان پر ہین

اُنکے ستم سے کوئی واقف نہین جہان مین
میری فغان کے شکوہ سب کی زبان پر ہین

کین ہنس کے چار باتین جس سے وہ جی گیا ہے
اعجاز ختم میری معجز بیان پر ہین

کیا جانے میری بابت کیا کیا صلاح ہوگی
سنتا ہون جمع دشمن اُنکے مکان پر ہین

توبہ کئے ہوئے تہے مدت ہوئی ہے لیکن
کمبخت مے کی جسکے اب تک زبان پر ہین

بدلے یہ شام وعدہ رنگت سیاہ بختی
کچھ کالے کالے بادل آج آسمان پر ہین

میری فغان سے شب کو عالم مین حشر ہوتا
بے طاقتی کے احسان سارے جہان پر ہین

یارب مری زبان سے کیا بیخود ہین نکلا
وہ بدگمان مجھ سے میرے بیان پر ہین

کیا جانتے تھے اُنکو تڑپا ہی دینگے نالے
ہم دلمین خود پشیمان اس امتحان پر ہین

وہ جھوٹے وعدے کرکے کرتے ہین اور مضطر
فرقت کے رنج تھوڑے عاشق کی جان پر ہین

کچھ آرزوئین تمسے کہدی ہین تو منہ زبانی
موقوف تھوڑے ارمان اب امتحان پر ہین

گلچین ہو باغبان ہو آندھی ہو آسمان ہو
سب ظلم کرنے والے بلبل کی جان پر ہین

سن کر مری فغان کو بھیجا پیام اُسنے
آپ حشر ڈھا رہے ہے کیون سارے جہان پر ہین

دشمن ملے تو اُس سے میرا سلام کہنا
یہہ بوجھ دھر گئے وہ مجھ ناتوان پر ہین

ڈر ہے کہ کچھ بڑھا کر کہدے یہ قصۂ غم
کان اُنکے روز محشر میری بیان پر ہین

نالے نہ کر سکے گر ہم صبر تو کرین گے
خوش اپنے دلمین آخر وہ کس گمان پر ہین

رندون کی آہ وزاری آخر کو رنگ لائی
کچھ ابر کے سے ٹکڑے آج آسمان پر ہین

ہر در پہ ایک عدو کی تصویر لگ رہی ہے
پہرے عجب طرح کے اُنکی مکان پر ہین

سو سو طرح وفا کے لیجا رہی ہین قسمین
کیا کیا گمان اُنکو دل دادگان پر ہین

دشمن سے بیوفائی ہوگی نہ تا قیامت
قرآن اٹھا رہے وہ اپنے گمان پر ہین

چھوٹی سی وصل کی شب ہوتی ہے خود ہی آپ
پچھلے سے کان اُنکے رہتے اذان پر ہین

وعدہ کی رات ہولے ڈھاوین گے ہم تو محشر
خاموش اور شب بھر اُنکی زبان پر ہین

وہ کون مہ جبین ہے آخر قمر بتا تو
فرقت مین جسکی نالے تیری زبان پر ہین

قمر۔ جناب محمد قمر الحسن صاحب بدایونی۔

یون تو جفائین اُنکی دنیا جہان پر ہین
کچھہ دل ہی جانتا ہے جو میرے جان پر ہین

لب پر ہین میرے نالے یا آسمان پر ہین
موقوف دونون باتین یہہ امتحان پر ہین

کچھہ میرے بخت ہین ہین کچھہ میرے جانپر ہین
گنتی کی ہین بلائین جو آسمان پر ہین

وہ خود ہی ماہ کامل بنتے تو خیر بنتے
اُنکے مزاج بہی تو اب آسمان پر ہین

تہے دشمنی کے شکوے اُس حیلہ ساز سے تہے
ہین دوستی کے دعوے اُس بدگمان پر ہین

معراج عاشقی کی پائی ہے خاک ہوکر
مشت غبار بنکر ہم آسمان پر ہین

بزم عدو مین تہے وہ آواز میری سنکر
بولے کہ اُسنے کہدو اپنے مکان پر ہین

شکوون کی جستجو ہے یہہ کیا ہین میرے دلمین
نالون کو پوچہتے ہو وہ آسمان پر ہین

اس سن مین شیخ صاحب ہین پیر مرد لیکن
ہین دخترِ رز پر عاشق جوان پر ہین

محفل سے کس خطا پر ہمکو نکالتا ہے
کر کچھہ تو پاس ظالم تیرے مکان پر ہین

باتون کا شور سنکر وہ پوچہتے ہین مجہسے
کیا دل کے رہنے والے اب آسمان پر ہین

ہان مین اسیکو جہوٹا کہتا ہون حضرتِ دل
تمکو یقین کے دعوے جس بدگمان پر ہین

تیری جفا کے چرچے تیری ستم کی شکوے
کسکی زبان پر ہین سبکی زبان پر ہین

وہ کمسنی کے دن تہے یہہ ہی شباب اُنکا
جب اور وضع پر تہے اب اور شان پر ہین

مجہپر کرم کیا ہو کوئی تو وہ بتائے
احسان یونتو اُنکے ساری جہان پر ہین

بلبل سے ہو تو کیا ہو بلبل اُڑی تو کیونکر
کچھہ ہان پان خود ہی کچھہ پہول پان پر ہین

ہے اُنکا رویِ روشن یا چاند چودہوین کا
بالائے بام ہین وہ یا آسمان پر ہین

سوسن کی بید مانی غنچون کی بیزبانی
دور از ہین جو مخفی ساری جہان پر ہین

سرگوشیان عدو کی مین کون سننے والا
زلفین ضرور اُنکی ہر قیتو کان پر ہین

خون گشتہ حسرتونکا ماتم ہے میرے گاہین
عیش و طرب کے جلسے اُنکے مکان پر ہین

بان بان نہین ہلین گے ہرگز نہین ملینگے
یہہ لفظ کیا ستمگر تیری زبان پر ہین

دو ابروؤن کی زد پر ہے ایک قلب مضطر
دو نیمچون کے حملے بیکس کی جان پر ہین

وہ دن گئے کہ آتے سنتے دل جلیکا کانون مین
سو سو سلام اب تو ایک ایک پان پر ہین

وصل عدو کی باتین جاکر عدو سے پوچھو
میرے خیال مین ہین ہین اُسکی زبان پر ہین

دل پر بھی تیر مارے پہلو بھی چھان ڈالا
اب قہر کی نگاہین کیون میری جان پر ہین

انصاف کی نظر سے ابرو کی چال بھی دیکھو
مغرور تو بہت کچھہ وہ اُس کمان پر ہین

صیاد ہوش مین آ بلبل کہان قفس مین
یہہ تو جو دیکھتا ہے اے بدگمان پر ہین

کہتے ہین نامہ بر سے تم اُنسے یہ نہ کہنا
وہ کس جگہ ملے تہے کسکے مکان پر ہین

اے انقلاب گردون یہہ کیا ہوا کہ ظالم
دل پر سختیان تہین اب میری جان پر ہین

کشتے کا تیری بابل اُس قلزم فنا مین
یا ناخدا خدا ہے یا بادبان پر ہین

دل کی عنایتین ہون یا میری شامتین ہون اُن
اُنکے ستم نہین ہین جو میری جان پر ہین

پہونچا ہین گے کسیدن تجکو یہی قفس مین
بلبل نہ پہول ان پر جی کا زیان پر ہین

ذکر ستم کو سنکر کہتے ہین سچ بتانا
مجہپر یہہ پہبتیان ہین یا آسمان پر ہین

روکے ہزار واعظ ٹوکے ہزار ناصح
رندان لاابالی مے کی دکان پر ہین

صیاد ذبح کرکے ناحق کا خون کیون لے
مطلب تو جان سے ہی بلبل کی جان پر ہین

سوز درون کے میرے اللہ ری شرارت
جلتے ہین سینہ و دل چہالے زبان پر ہین

ہے انتخاب عالم پیر مغان ہمارا
جتنے چہٹے ہوئے ہین اسکی دکان پر ہین

انبوہ غم نے جب سے دلمین جگہ نہ چہوڑی
اونکے ستم کے شکوے میری زبان پر ہین

عشاق پر ہی کیا ہے آفاق مین کسی پر
یہہ آفتین نہ ہون گی جو میری جان پر ہین

مژگان نہین ہین ظالم یہہ گرد چشم میگون
کچھہ میکشون کے جھڑ مٹ می کی دکان پر ہین

کٹتی ہے کسطرح سے بلبل کی یہ نہ پوچھو
لاکھون طرح کے صدمے بیکس کی جان پر ہین

دل سوز میری آہین ہمراز میرے نالے
افسوس ہے مجھسے چھٹکر اب آسمان پر ہین

ہان تمتو بے دہن ہو ہان تم تو کم سخن ہو
یہہ گالیان ہزارون میری زبان پر ہین

برسون کیا ہے مینے خوش جسکو چھپون سے
اب شاق میرے نالے وہ باغبان پر ہین

بزم عدو مین جاکر اب اُنسے کون پوچھے
اسوقت خود بدولت کس کے مکان پر ہین

کہتے ہین کیا سنو مین چلکر قمر کی باتین
شکوے بھرے ہین دلمین نالے زبان پر ہین

قمر جناب سید محمود شاہ صاحب۔

آمادہ دشمنون کے وہ امتحان پر ہین
قاصد یہہ کیسی باتین تیری زبان پر ہین

گو چپلی شب کو آئے میرے مکان پر ہین
ہر لحظہ کان لیکن اُنکے اذان پر ہین

مجھسے تو تہی ہی لیکن اللہ رے بدگمانی
آمادہ غیر کے بھی وہ امتحان پر ہین

دیکھی بھی آنکھہ سے ہے جنت کسی نے زاہد
غلمان و حور سارے تیرے بیان پر ہین

شیرین لبو نکا بوسہ مدت ہوئی ملا تہا
جسکے مزے ابھی تک میری زبان پر ہین

ایفاے وعدہ کیا ہو مہر جفا ئی ہین بلا کی
آج اس مکان پر ہین کل اُس مکان پر ہین

جنس وفا و الفت مشہور ہین جو ایدل
بازار حسن مین وہ کس کی دکان پر ہین

قاصد کچھہ اسطرح سے کہنا کہ رحم کھائین
موقوف کام میرے تیرے بیان پر ہین

جور و جفا کی ان مین اک رسم پڑگئی ہے
ناحق بتون کے شکوے سبکی زبان پر ہین

میری برائیان ہی کرتا ہے کوئی ہر دم
اوصاف ہی کسی کے میری زبان پر ہین

کس نے کہا ہے تجھسے ہین اور تیری خاطر
ہان اس فلک سے کے شکوے میری زبان پر ہین

ہم میکشی کو چھوڑین کہنے سے تیرے توبہ
زاہد غلط یہہ باتین تیری زبان پر ہین

صد ہا حسین زمین پر میرے لئے ہین زاہد
حوروں پہ تو ہی دم دے جو آسمان پر ہین

کیونکر قمر مداوا اگر کرین مسیحا
ہین کوسے یار مین ہون وہ آسمان پر ہین

قمر جناب قمر الدین خان صاحب رامپوری شاگرد جناب شیم امروہوی

طیارا ون کی آنکھین آج امتحان پر ہین
دو تیر چلنے والے ایک میری جان پر ہین

کہتے ہو جو رات سارے جہان پر ہین
یہہ ظلم بھی تو اے جان میری ہی جان پر ہین

میری دوا کرین گے کس طرح سے مسیحا
مین تو زمین پر ہون وہ آسمان پر ہین

خود تو قصور کرنا الزام ہم پہ رکھنا
اوسلئے ہمارے شکوے اونکی زبان پر ہین

ابرو مین اوسکی بل ہے تاکیدگی کی نشانی
قاتل کے ناز بیجا ترچھی کمان پر ہین

رشک عدو سے بگڑی آئی ہوئی طبیعت
اے جان ہمتو صدقے اس آن بان پر ہین

عاشق کے زخم دل کو خندان کرین نہ کیونکر
یہہ گل تو ہنسنے والے خود زعفران پر ہین

دل کو تمہارے ارمان تڑپا رہے ہین کیا کیا
مہمانون کی جفا مین کس میزبان پر ہین

اللہ کس کے غم مین خم ہو گیا ہے گردون
اس پیر کی نگاہین کس نوجوان پر ہین

یوسف کے گاہکون سے بازار تو پٹا ہے
اے جنس سر مین سودا وہ کس دکان پر ہین

کونین کی یہ زینت اون کی ہی وجہ سے ہے
کون و مکان وہ مین ہین وہ جس مکان پر ہین

بوسے کے مانگنے پر فوراً نہین کہین گے
جو لفظ وان ہین دلمین میری زبان پر ہین

اس عشق کی بدولت ایسی ہوئی ہے شہرت
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

نازو ادا و غمزہ جور و جفا و آفت
اتنی بلائین نازل ایک میری جان پر ہین

بارش نہین ہوئی ہے چھ سیر کی مین گیہون
مضمون بہوکے پیاسے آتے زبان پر ہین

کڑوا خمیرہ عمدہ کہانے کا زردہ مشکی
تمباکو اچھے اچھے میری دوکان پر ہین

بوسے لئے ہین جب سے شیرین لبونکے اونکے
وہ لذتین مزے وہ اب تک زبان پر ہین

سرخی لب نے اون کی بیدم کیا ستم کو
خون تو کیا کسی نے الزام بان پر ہین

کوثر جناب مولوی حکیم محمد حامد علی صاحب خیر آبادی شاگرد حضرت امیر مینائی

گاہک ہون کیون نہ لاکہون جوبن اٹھان پر ہین
نازو ادا نکو آج کیا کیا اونچی دکان پر ہین

عشق عدو کے چرچے سبکی زبان پر ہین
سو حرف رکھنے والے اس امتحان پر ہین

ساقی گھٹائین اٹھین کیا آسمان پر ہین
سبکی نگاہین تیری اونچی دکان پر ہین

ہر بیگناہ مجرم اُن کے بیان سے ٹھہرا
سب کی برائیونکے دفتر زبان پر ہین

اب وقت آخر آکر مٹھی مین دل نہ لو تم
جو جان لیکے چھوڑین صدمے جان پر ہین

ساقی کی انجمن مین ہے دور جام و ساغر
گردش مین چاند و سورج کب آسمان پر ہین

کل خواب مین کسی کی چوسے تہی ہونٹ مینے
وہ ذائقے ابہی تک میری زبان پر ہین

ڈہائین گے سب پر آفت یہ تیغ و گز اُنکے
ہے باڑہ پر جوانی جوبن اٹھان پر ہین

جن پر مری گلی مین تیرے قدم پڑے تہے
وہ ذرے بنکے تاری اب آسمان پر ہین

ٹھہرا ہون خود غرض مین اظہار آرزو سے
ہر دم ہزارون طعنے اُنکی زبان پر ہین

آئی ہے شام فرقت کیون لیکے یاد گیسو
لاکہون بلائین نازل عاشق کی جان پر ہین

رنج و ملال و غم نے گھیرا ہے خانۂ دل
فوجِ الم کے دھاوے اجڑی مکان پر ہین

بلبل کے پر کتر کر کنج قفس مین ڈالا
صیاد یہ جفائین کیون بے زبان پر ہین

عکس اپنا آئینے مین دیکھا تو ہنس کے بولے
ہم جان و دل سے عاشق اس نوجوان پر ہین

رسوا کیا ہے تمکو مینے کہ مدعی نے
سب راز میرے دل مین اسکی زبان پر ہین

رنج و ملال و کلفت اندوہ و یاس و حسرت
فرقت مین لاکھون صدمے عاشق کی جان پر ہین

خلق خدا کی کیون کر کوئی زبان پکڑے
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

کوٹھے پہ ساتھ اپنے جنکو سلایا تو نے
ظالم دماغ اُن کے اب آسمان پر ہین

دشمن سے دل لگا کر بیتاب وہ ہین یامین
صدمے یہ اونکے دل پر یا میری جان پر ہین

دنیا کی خوبیون کا دشمن یہ خاتمہ ہے
دن رات یہ فسانے ان کی زبان پر ہین

چھبتی ہین میرے دل مین انکی نکیلی پلکین
تیر و سنان کے حملے اک ناتوان پر ہین

قابو مین میرے آکر کس ناز سے وہ بولے
اللہ یہ جفائین مجھ مہمان پر ہین

دُنبالے کہہ رہے ہین یہ چشم سرمگین کے
دو آبدار خنجر اسوقت سان پر ہین

سنکر سوال بوسہ ابرو نمین لائے
ہین لیس تیر مژگان چلّے کمان پر ہین

سوئے وہ ساتھ آکر کیسے نصیب جاگے
جنت کو رشک کیا کیا میری مکان پر ہین

فرقت مین میرے منہ سے نالے جو گرم نکلے
بنکر وہ برق سوزان اب آسمان پر ہین

دشمن سے دل لگا کر کیا گت بنائی اپنی
لاکھون طرح کے صدمے ننھی سی جان پر ہین

اب رحم کے قابل حال مریض فرقت
سوزِ درون سے لاکھون چھالے زبان پر ہین

شورِ یمین جہل کے ساقی دیدے کوئی صراحی
بھڑکی ہے آگ دل مین کانٹے زبان پر ہین

ہے چرخ ہفتمین پر اون کا دماغ کوشر
زورون پہ ہے جوانی جوبن اٹھان پر ہین

کوثر سے اور اوسنے کیونکر نباہ ہوگا
پیری میں آ پھنسا ہے اک نوجوان پر ہیں

غزل جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب مہندوی متخلص بہ ریاست مرزا اضلع فرخ آباد

پژمردہ دل نہایت میرے بیان پر ہیں — یہ سوز غم سے جتنے چھالے زبان پر ہیں
کیوں لوگ اتنے حیران اپنے بیان پر ہیں — شان اوسکی دیکھیں شید اہم جسکی شان پر ہیں
گہرے ہیں حد وسکے جو تہ بہ کل جہان — آج اون کو دیکھتا ہوں میرے مکان پر ہیں
کیا جانے لیگئی دل کس شوخ کی ادا پر — لیکن گمان اپنے اک بدگمان پر ہیں
دلبر کی کج ادائی پھر دل کی بے وفائی — دو دو طرح کے صدمے اس ایک جان پر ہیں
بیدرد دوست نے کہوں گا یہ کہکے درد فرقت — لاکھوں ہی غم تصدق اس داستان پر ہیں
لکھتے ہیں حال اونکو یوں اضطراب دل کا — ہم ہیں کبھی زمین پر گہہ آسمان پر ہیں
میری مصیبتوں پر روئیں مصیبتیں بھی — العظمہ کتنے اس نوجوان پر ہیں
چپ ہیں بیان کریں کیا ہم اپنی آرزوئیں — جو ہیں ہمارے دل میں اونکی زبان پر ہیں
آنکھیں لڑانے والے آنکھیں نہیں لڑاتے — دیکھو دماغ اون کے کیا آسمان پر ہیں
وقت ستم غضب ہے ضبط فغان ہمارا — سولی پر آج ہم ہیں یا امتحان پر ہیں
ہوتی جو صبر و طاقت کہتے خود اُنسے بڑھکے — بار آپ نے یہ ڈالے کس ناتوان پر ہیں
دھوکے میں بنگیا کیا بگڑا ہوا مقدر — غیروں کے میہمان ہیں میرے مکان پر ہیں
اک چاہنے کے ہیں دو دل کیے ارافشا — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہیں
ہم مستعد وفا پر آمادہ جفا وہ — کیا رنگ ہے دگرگوں دو امتحان پر ہیں
آئے جو حور جنت منہ پھیرلیں ادھر سے — قربان جان و دل سے ہم تیری شان پر ہیں

خوش کر رہا ہون اونکو یہہ کہہ کر رہا ہون اونسے
دنیا کے جتنے غم ہین اک میری جان پر ہین

جب دل سے کی شکایت ملتی نہین نگاہین
بولا دماغ اُسکا ہم آسمان پر ہین

آج اپنا فیصلہ ہم کرتے ہین پیش قاتل
خنجر لئے ہوئے ہین آپ استخوان پر ہین

غیر دنسے آپ جاکر کیا مشورے کرینگے
جو دل ہین آپ کے ہین میری زبان پر ہین

صرصر تو خاک اوڑائے تربت کو یار رہنے
یہ ظلم اس فلک کے اک بے نشان پر ہین

بدلین نہ کیون ٹھکانے الفت بڑی ہے جد سے
وہ اس مکان پر ہین ہم اُس مکان پر ہین

ان پتھرون کے دل ہی ہوتے ہین کڑی کڑی
دیکھو یہ بھاری صدمے مجھ سخت جان پر ہین

پوچھا نشان جو اُسکا آواز سی یہ آئی
کیا جانے ہم زمین پر یا آسمان پر ہین

ہم ذبح اسطرح ہون اے شوق قتل کتنک
تلوارین اور تیغین دیکھہ امتحان پر ہین

اظہار سوز ہجران خود پھوٹ کر کرینگے
چھالے پڑے ہوئے جو میری زبان پر ہین

آئینہ تک سمجھ کر گھبرا گئے ہین دیکھہ باہر
بیتاب اور مضطر میرے بیان پر ہین

افسانہ دل کا کہکر کاٹین گے ہجر کی شب
مفرور ہم نہایت اس داستان پر ہین

ایک ایک کی جوانی اسطرح ہے فغان کش
یارب ستم یہ کس کے کس نوجوان پر ہین

ہم دوست جانتے ہین تم جانتے ہو دشمن
تم اس خیال ہین ہو ہم اُس گمان پر ہین

لیتے ہین چٹکیان وہ خاموش میرا دل ہے
یہ تو ستم غضب کے اک بیزبان پر ہین

بیتاب ہو نسے اپنا اون کی خبر منگانا
نامون سے پوچھ لینا کیون وہ نشان پر ہین

تصویر بن گئے ہون تو کیا کہین زبان سے
خاموش اہل محفل میرے بیان پر ہین

خنجر بھی ہاتھ مین ہے اک جام زہر کا بھی
کہیئے ہوئے ابھی سے ہم اپنی جان پر ہین

تلوار پھر اوٹھاکے ناز و ادا سے رکھدی
قاتل نثار دل سے اس تیری شان پر ہین

دل کی تڑپ کی حالت اہل زمین سے پوچھو
نالو فغا حال اون سے جو آسمان پر ہین

قاتل کی یاد کیونکر تسکین دل کرے گی
ہم اے کمال بھولے کس مہان پر ہین

بڑھ کر کمال سے کہہ دینگے حال اُسکا
بیتابیون سے پوچھو کیون وہ مکان پر ہین

کلیم جناب سید ابن الحسین صاحب شاگرد جناب حکیم مرتضیٰ حسین صاحب مرحوم

یہہ لطف کبھی قیامت بندگی جان پر ہین
مجھپر ستم نہین ہین ہمارے جہان پر ہین

تمنے مکان چھڑایا ہم لامکان پر ہین
اب تو دماغ اپنے نو آسمان پر ہین

کی عرض مر رہے ہین وہ مسکرا کے بولے
مرنے جلانے والے تو آسمان پر ہین

تم کب خلاف گو ہو کیون روٹھتے ہو ناحق
سچ ہے کہ جھوٹی باتین میری بانہر ہین

جھلکی دکھائی جسکو وہ دل پکڑ کے بیٹھا
قربان ہمتو اون کے پردیکی شان پر ہین

ہان ہان تمہارے گھر پر آتا نہین ہی کوئی
بیشک عدو کے جھگڑے میرے مکان پر ہین

یوسف کوئی ہے شاید میری شکستہ دلمین
ٹوٹے ہوئے جگر کا ہاتھ لئے دوکان پر ہین

ظلمون کی اپنے تم کو ایجان قدر کیا ہے
وہ لطف ڈھا رہا ہے جس جسکی جان پر ہین

کچھہ عاشقونکا قاتل وہ شوخ ہی نہین ہے
کچھہ جرم ہین حنا پر کچھہ خون پان پر ہین

یہہ افترا وبہتان اور وہ بھی اپنے منہ پر
ہم بے زبان گویا اون کے بیان پر ہین

ابرو کا بل گیا اب وہ قتل کیا کرین گے
کیون شاد جنبش دل اوتری کمان پر ہین

ہر جائی تم نہین ہو یہہ طور ہین ہمارے
آج اس مکان پر ہین کل اوس مکان پر ہین

ہان آپ ہین مہذب بیہودہ ہونگے ہمسے
الفاظ نا ملایم میری زبان پر ہین

بولے کلیم صاحب کیا قہر تم نے ڈھایا
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

کاوش - جناب محرر شاد خانصاحب امیر مرحوم تلمیذ جناب آغا حیدر جلال لکھنوی

ہم عرش پر کبھی ہیں کبھی آسمان پر ہیں
ملتے نہیں وہ لیکن جو لامکان پر ہیں

پوچھ نہ سختیاں جو مجھ سخت جان پر ہیں
کیا کیا پہاڑ ٹوٹے اس ناتوان پر ہیں

نالے جو شعلہ افگن دونوں جہان پر ہیں
چند آسمان کے نیچے چند آسمان پر ہیں

جور و ستم ہزاروں گو ایک جان پر ہیں
لب پر فغان نہ اُف کے نعرے زبان پر ہیں

کھدے گی غائبی خود کیوں چپ لگی ہے تجھکو
موقوف کب یہ باتیں میرے بیان پر ہیں

دیکھو کہاں تھکر کر پہنچے ہیں اپنے تارے
یا دل ہیں تھے ہمارے یا آسمان پر ہیں

سوز جگر کی حالت سب کچھ بیان کی ہے
انگارے رکھدئے ہیں چھالے زبان پر ہیں

ارمان یا تمنا جو چاہے دل میں آئے
سو جان سے فدا ہم ہر میہمان پر ہیں

سودا ہوا ہے جب سے اور گیسوئے رسا کا
لاکھوں بلائیں نازل اس ایک جان پر ہیں

کیا کرتے ہیں کہا سر گوشیاں یہ گیسو
جب دیکھئے سر اونکی اوس گل کی کان پر ہیں

لاکھوں ستم اوٹھائے اک اُف نہ منہ سے نکلی
ہم خود نثار اپنی اس آن بان پر ہیں

بسمل کہاں نہیں ہیں اوس ابرو و مژہ کی
کچھ حلق زیر خنجر کچھ سر سنان پر ہیں

دیکھا نہیں اونہوں نے آئینہ کیا ابھی تک
کیسے وہ بھولے بیٹھے اپنے گمان پر ہیں

ذکر اضطراب دل کا سنتے ہیں جی لگا کر
ٹوٹے ہوئے وہ میری اس داستان پر ہیں

دل کی تڑپ نے کاوش رکھا نہیں کہیں کا
گاہے زمین پر ہیں گاہے آسمان پر ہیں

سوز فراق دلبر کیونکر بیان ہو کاوش
بتخانے ہیں لبوں پر چھالے زبان پر ہیں

کاظم - جناب سید محمد غلام کاظم صاحب نعت گو

معراج مین محمدؐ ہر آسمان پر ہین
چل پھر کے طور ہی تک موسیٰ مکان پر ہین

کسکی وہ رب ارنی کیسی وہ لن ترانی
معراج کے ترانے اب آسمان پر ہین

روح الامین ادب سے کرتے تھے عرض جلیے
مشتاق بندہ پرور سب آسمان پر ہین

اللہ رے تقرب وہ اوس جگہ پہونچے
عیسےٰ ہین اونسے نیچے گو آسمان پر ہین

امت کی مغفرت کا خلوت مین تذکرہ ہے
جو باتین کام کی ہین اون کی زبان پر ہین

زنجیر در کی جنبش اب تک نہین تھمی ہے
وہ جا کے لامکان تک آئے مکان پر ہین

اشعار مین صفت ہے اوس نور کبریا کی
آج اس زمین کے جلوے ہر آسمان پر ہین

روشن کیا ہے دل کو عشق رخ نبیؐ نے
جو طور پر تھے جلوے اب اسمان پر ہین

قرآن مین پڑھ چکا ہون وصف انکی بردہ نکلا
قرآن کے معانی میری زبان پر ہین

وہ ذالقمر ملا ہے وصف لب نبی سے
قند و نبات گویا میری زبان پر ہین

سودا ہمارے دل کا کوچہ مین زلف کی ہے
زلفین ہین مشک و عنبر ناحق دکان پر ہین

سلطان انبیا کا محشر مین یہ پتہ ہے
انوار رحمتون کے اونکے نشان پر ہین

فرما دیا ہے جب سے من کنت مصطفےٰ نے
مولا علیؑ کے چرچے سبکی زبان پر ہین

مخفی رہے تھے حق نے جو خاص بہید آپنے
اکثر علیؑ کے دل مین اکثر زبان پر ہین

ہمراہ مصطفےٰ کے ہین مرتضےٰ بھی دین مین
اب مہر و ماہ کا ظہور ایک آسمان پر ہین

کامل جناب مولوی سید محمد عیوض صاحب سندیلوی شاگرد
جناب میر منصب علی صاحب ہنر سندیلوی

کیون واعظون کو دعوی اپنے بیان پر ہین
ایسے حسین فرشتے کب آسمان پر ہین

قدرت خدا کی اے بت سبکی زبان پر ہین
جو سختیان شب غم مجھ ناتوان پر ہین

رحم و کرم کی باتین ہر دم زبان پر ہین
بے خوف و بے خطر ہم تیری امان پر ہین

اغیار نکتہ چین ہین کیون میرے بیان پر ہین
اہل زبان بھی نازان میری زبان پر ہین

کیسی بری ہے خصلت کہتی ہے منہ پہ خلقت
جب دیکھو آپ اس کے اسکے مکان پر ہین

کہنا جو کچھ ہو کہدے یہ وقت ہے غنیمت
لوٹے ہوئے وہ اب تو تیری بیان پر ہین

کوئی ستم جہان کا باقی نہ اب رہے گا
جتنی عنایتین ہین سب میری جان پر ہین

بادر اگر نہ آئے خود کان رکھ کے سنلو
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

ابرو کے پاس گیسو لٹکے تو مین یہ سمجھا
اوس ترک نے چڑہائے چلے کمان پر ہین

ہے فخر درد الفت میرے دل و جگر کو
یہ میزبان نازان اس میہمان پر ہین

اشعار تر ہین گوہر ہان جو ہری کہان مین
دیکھین تو جوہر آکر وہ کس گمان پر ہین

حیلون کو مینے پوچھا جب اونسے شام وصلت
کہنے لگے وہ ہنسکر میرے مکان پر ہین

اندوہ و یاس و حرمان یہ کہہ رہے ہین اونسے
دیکھو تو کتنے صدمے کس ناتوان پر ہین

مردے کسی کے زندہ کردین گے کہ وہ قسم سے
اتر ین زمین پہ عیسے کیون آسمان پر ہین

رہجائین کہیے عاشق کیونکر نہ دل پکڑ کے
سو سو طرح کے جوبن اوس نوجوان پر ہین

سچ بھی اگر کہین وہ تو بھی تو ہونگے جھوٹے
مانے گا کون اسکو قائم زبان پر ہین

سر کیا کوئی اوٹھائے پہر آکے آگے تیرے
احسان لاکہہ جسبدم سارے جہان پر ہین

شاگرد ہین ہنر کے کامل ہین اپنے فن مین
خود صاحب زبان ہین نازان بیان پر ہین

کامل جناب سید شاہ ابو القاسم صاحب شاگرد جناب سا

جنہیں کشیدہ خاطر وہ کس گمان پر ہین
اونکے دماغ ہمدم کیون آسمان پر ہین

لاکھون ہین مرنے والے لاکھون ہین مٹنے والے
کچھ ناز پر ہین اونکو کچھ اونکی آن پر ہین

تیرے سوا خدایا کوئی نہین سہارا
ہم عاصیون کی آنکھین رحمت کی شان پر ہین

اے آہ نارسا تو پہونچین گے کیونکر اونتک
بالائے بام بیٹھے اونچے مکان پر ہین

چیتون کا کوئی گھائل مژگان کا کوئی بسمل
صدہا نثار جانین اس آن بان پر ہین

دشمن کے مدعی کے گرد و نکے راز دانکے
کیا کیا ستم الہی اک ناتوان پر ہین

اونکو جفا کی خو ہے ہم کو وفا کی عادت
وہ اپنی شان پر ہین ہم اپنی شان پر ہین

جادو کیا ہے شاید زانجد خت زر نے
قربان جان و دل سے اس نوجوان پر ہین

کہنے کو یون تو عاشق ہی سب جہان ونکا
جور و ستم ہین جتنے اک میری جان پر ہین

عشق اور رشک دونو چھپتے نہین چھپائے
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

جتنے دئے ہین صدمے اس فتنہ گر نے گھائل
وہ میرے قلب پر ہین وہ میری جان پر ہین

گوہر جناب گوہر علیخا نصاحب تلمیذ جناب احسان علیخا نصاحب احسان رامپوری مرحوم

قربان ہم تو دل سے اس بت کی شان پر ہین
جس کی ادائین روشن ساری جہان پر ہین

یہہ ظلم غیر پر ہون جب آپ کو خبر ہو
جو آپ ظلم کرتے مجھہ ناتوان پر ہین

اے دل نہ مضطرب ہو صورت تو دیکھہ دے
مدت ہین اب وہ اے میرے مکان پر ہین

شیرین کلام ہو تمہین معجز بیان ہو تمین
چرچے مرے سخن کے سبکی زبان پر ہین

یون تو جہان مین ہین اونکے ہزار عاشق
مشق ستم وہ کرتے مجھہ نیم جان پر ہین

یہہ بات ہے تو کیا ہے یہہ بہید ہے تو کیا ہے
کیون جمع آج زاہد مے کی دکان پر ہین

روتے ہین میرے ارمان سر پٹتی ہے حسرت
غیرون کے ساتھ بیٹھے وہ جو مکان پر ہین

سینہ ہین دل ہے زخمی اور درد ہے جگر مین
فرقت کے ہائے صدمے کیا کیا یہ جان پر ہین

میرا ہی یہہ جگر ہے جو ضبط کر رہا ہون
اونکے ستم نہ کیا کیا مجھ ناتوان پر ہین

اس عاشقی کے باعث رسوا ہوئے ہین دونون
میرے تمہارے چرچے سب کی زبان پر ہین

کہتے ہین غیر آئے اور یہ نہ آنے پائے
تاکید یون وہ کرتے اب پاسبان پر ہین

وہ غیر کی شکایت سنکر یہہ مجھسے بولے
جھوٹے تمام قصے تیری زبان پر ہین

بزم سخن ہے گوہر رکھنا قدم سنبھل کر
تیار سب سخنور اب امتحان پر ہین

مصطفٰی افتخار الشعرا اعتبار الملک جناب سید افتخار حسین صاحب بہادر لقابہ اوستاد والی دار الاسلام ٹونک

غمزے چہرے ملتے ہین ناز امتحان پر ہین
سو ہاتھہ ہین قضا کے جو ایک جان پر ہین

اظہار سوز غم سے چھالے نہین پڑے ہین
یہہ میرے دل کے ٹکڑے میری زبان پر ہین

عیسے کبھی نہ جاتے لیکن تمہارے غم مین
وہ بھی تو مر رہے ہین جو آسمان پر ہین

دشمن سے کل جو باتین پردے مین تم نے کی تھین
وہ آج گلیون گلیون سب کی زبان پر ہین

ترت مین یہ فرشتے آخر کہان سے آئے
سنتے تو یہہ سنا تھا سب آسمان پر ہین

سرمستی جوانی اور کاکلین پریشان
تم میری کیا سنوگے پڑتے تو کان پر ہین

مرنا ہمارا سنکر زانو اونہون نے پیٹا
کچھہ نیل ہاتھہ مین ہین کچھہ نیل ران پر ہین

تم کیون شب جدائی پردے مین چھپ گئے ہو
قسمت کے اور تارے سب آسمان پر ہین

قسمت کی بے بسی پر کیا جلکے کہہ رہے ہین
انکو زمین کہلے جو آسمان پر ہین

لڑنے کی بات کیا ہے تم سے نہ کے تو رو کو
وہ بات جسکے پر سے سب کی زبان پر ہین

سنگ جفا سے اوسنے تربت مری بنائی
مرنے کے بعد پتھر مردے کی جان پر ہین

ان کافرون سے آخر دوزخ کو کیا علاقہ
کعبہ زمین پر ہے بت آسمان پر ہین

اک ہین کہ خار حسرت بنکر نگاہ مین ہون
اک وہ کہ ذکر حسرت بنکر زبان پر ہین

اِک صدمۂ محبت اِک صدمۂ جدائی
گنتی کے دو ہین لیکن لاکھونکی جان پر ہین

عشق عدو کے صدمے اوٹھین تو کم اوٹھالو
کیا دو سروں کے حق بھی میری ہی جان پر ہین

شکوے تمام کیون ہون محشر کہی تو ہوگا
اوتنے تو دل مین رکھو جتنے زبان پر ہین

ارمان کی نگاہین کہولین تو کہول ڈالین
اب تک تو بھید تیرے گونگی زبان پر ہین

راحت کی غیر جانین یہ اونکی جان کو ہے
صدمون کی مجھسے پوچھو یہ میری جان پر ہین

طعنون کی وہ کہینگے اُنکو مزے پڑے ہین
شکوون کی مجھسے سنلو میری زبان پر ہین

قول وفا کیا ہے دشمن کی منہ زبانی
وعدے ونکا آپ سچے کیا اس بیان پر ہین

کہنے سے فائدہ کیا وہ خود سمجھ رہا ہے
جو جو یقین مجھکو اوس بدگمان پر ہین

گھر چھوڑنے کا طعنہ اور غیر کی گلی مین
یہ بات تو وہ پوچھین جو خود مکان پر ہین

عیسے کی بھی خوشامد کرلی مریض غم نے
اون کو بھی دیکھہ ڈالا جو آسمان پر ہین

مرگ عدو کے صدمے جب مین تو پہر کمی کیون
یہہ بھی شریک کرلو جو میری جان پر ہین

یہہ چاند اور یہہ سورج یہہ نور اور یہ جلوہ
اخاہ اب مین سمجھا آپ آسمان پر ہین

غیرون سے میری بابت کیا تین پانچ کرنا
ایسی تو بینین باتین میری زبان پر ہین

ہر رنگ بے قراری مضطر کے دلسے پوچھو
سب بار بیقراری مضطر کی جان پر ہین

مظہر جناب آغا محمد وصی علی خان صاحب لکھنوی

بار وفا و الفت اک دل کی جان پر ہین
یہہ دو پہاڑ کیسے اس پھول پان پر ہین

کسدرجہ لطف قاتل اس میہمان پر ہین
دل آیا بانٹہ دو نو تیر اور کمان پر ہین

ہے یادگار دل کا سینہ مین داغ حسرت
نظر دونکے تیر باران اب اوس نشان پر ہین

قاتل ہے دل ہمارا جو خود مقابل آیا
نازو ادا کے شکوے ناحق زبان پر ہین

فرمایا نامہ بر سے انسان ہین یا تماشا
وہ کون ہین بلائین یہ جنکی جان پر ہین

تھہکا رہا ہے ظالم تڑپا رہا ہے قاتل
یہ زلزلے اضافہ دل کی تکان پر ہین

آئین جو یاد رخ مین دل کو جلا کے نکلین
بجلی کا مادہ تھین اب آسمان پر ہین

آئین گے پھر پلٹ کے دل ہی مین دل کے آہ
تیر شہاب بن لین اب آسمان پر ہین

یان میکدہ ہے جنت یا جلوہ گاہ جانان
رندونکو کیا غرض گر خلد آسمان پر ہین

عالم اولٹ پلٹ ہے للہ سنبھلیے بیٹھو
قبرین جو تھین زمین پر اب آسمان پر ہین

کہتے ہین سوز دل ہم وہ سنکے اور ہین کے
وہ بھی زبان ہین جتنی کانٹے زبان پر ہین

پڑتا ہے چھت پہ چھنکر جا لیجیے عکس عارض
دیکھو تو چاند کتنے اس آسمان پر ہین

اک ہین ہون جسکا قابو دل پر نہین ہی اپنے
اک وہ ہین جو کہ حاکم سارے جہان پر ہین

جس دل کی جان غم ہو اوسکو سکون کیا مطلب
درمان ہین درد تازہ جو آن آن پر ہین

نازاون کے جور گردون یاس اور مری امید
نازل یہ سب بلائین اک میری جان پر ہین

موجد عشق مطلے کی چھوڑ آئے عرش کرسی
ہین جان حسن۔ قابض دل کی مکان پر ہین

خنجر گلے پہ پھیر اسینہ پہ رکھیے زالو
احسان انتہا کے یہ میری جان پر ہین

تم کہیں تو بلا لو غالب ہے سخن فہم پر
احکام جذب دل کیرو اس ناتوان پر ہیں

جب بخت برگشتہ زمین سے ہو اور دور آسمان ہے
ستہتے ہیں سب وہ صدمے جو دلکی جان پر ہیں

اسوقت قصر بسمل کب بنتا ہے کوئی
رکھدو جسے نگاہیں قاتل کی شان پر ہیں

جو ہے علی کا حامد محمود ہے ہمارا
اوس شاہ کے ہیں ہمان اوس شان پر ہیں

حامد کا اوج منزل کہتا ہے یہ پکار کے
آج اس زمین کے شاعر سب آسمان پر ہیں

رکھا ہے جسنے قدم کرخلوت ہو اور جلوت
اپنے مکان پر وہ ہے ولکے مکان پر ہیں

اک مقدمہ بنا تھا استکاک اس بیان کیں
احسان کا ہے شکر نکلے اس دل کی جان پر ہیں

[illegible] کے لیے اس درد کی دوا کی
دم بھی نہیں نکلتا صدمے بھی جان پر ہیں

[illegible] ہیں لفظین جتنی زبان پر ہیں

[illegible] جانبار غم تصدق اس آن بان پر ہیں

[illegible] اک جو دل میں ہے سو ہے مکان پر ہیں

میر و مرزا غالب ڈھہرا بنا گئے ہیں
مظہر قدم ہمارے اب اس نشان پر ہیں

غزل جناب محمود خان صاحب

[illegible] محفل ہر اوس مکان پر ہیں
جسکی زمین کے ساکن آج آسمان پر ہیں

[illegible] پر ہیں پیارے اپنی جا نپر ہیں
موقوف دونوں باتیں ایک امتحان پر ہیں

[illegible] ہم وہ امتحان پر ہیں
ہم اپنی آن پر ہیں وہ اپنی آن پر ہیں

[illegible] ہیں کہان ہیں ہر دو فامی چیزیں
آؤ اوسے سوداے دل کی دکان پر ہیں

تم جس سے جو کہدیگے سچ جان لیگا اوسکو
منصف تو ہو یہ دعوی جھوٹی زبان پر ہیں

جب تو ہی کہ اوسکی آنکھو نمین خاک ڈالون
وہ مطمین بہت ہی کچھہ پاسبان رہین

غیر و نکو اور تمکو مینے کیا ہے رسوا
یہ راز آشکارا سارے جہان پر ہین

ہنگام نزع مینے دیکھا اونہین تو بولے
عیسےٰ زمین پر ہین یا آسمان پر ہین

وہ سوز دل کہا تہا اک روز مینے اونسے
جسکے اثر سے اب تک چھالے زبان پر ہین

یہہ تو یقین ہے مجکو تم رات اپنی گہر تھے
ہان احتمال کچھہ کچھہ رخکے نشان پر ہین

دل مین کمی لہو کی قاتل کا یہ تقاضا
پیکان کی تشنگی سے کانٹے زبان پر ہین

یہ جب کمان سے نکلا دل مین ہماری بیٹھا
ہم تیر کے ہین صدقے تو ہی کمان پر ہین

وصل عدو کا مینے شکوہ کیا تو بولے
سچون کے صہبراب تو جھوٹون کی جان پر ہین

یہ کہکے اوسنے خط کو قاصد کے منہ پہ مارا
یہ سارے جہکڑے ہی قصے تیری زبان پر ہین

کس کی کرون شکایت کمبخت دل کی یارہون
بیزار جان سے ہون صدمے وہ جان پر ہین

صیاد یہ قفس مین تو کیا تولتا ہے
بازوے ناتوان ہین یا بدگمان پر ہین

قربان پہر اوسپہ ابرو دونو نہین بانکپن ہے
ایسے ہی تیر زیبا ایسی کمان پر ہین

عرض وصال سنکر منہ پہیر کر وہ بولے
یہہ کیا خراب باتین تیری زبان پر ہین

اوس در پہ جب پکارا ہی کوئی اس مکان مین
آواز آئی اونکی وہ لا مکان پر ہین

ہمسے بگڑکے اوس نے دشمن کو آزمایا
محمود لوٹ ہمتو اس آستان پر ہین

مہر جناب کپتان محمد مہر شاہنجا نصاحب عرف امیر دولہ خانصاحب
ایدی کانانگ حضور پر نور ام اقبالہم و بلغہم

تیغ جفا کے حملے کیون میری جان پر ہین
لاکھون ستم کی چوٹین اک ناتوان پر ہین

قربان جان اور دل سب انکی شان پر ہین
جو بن اُبھر رہا ہے وہ آن بان پر ہین

سنئے ذرا سنبھلکر شہبائے غم کی باتین
لاکھون بھری ہین دل مین وہ اک زبان پر ہین

زلفونکو سر چڑہاکر ڈالا بلا مین ہمکو
اے جان دماغ اونکے اب آسمان پر ہین

تیری جفا کے قصے مشہور ہین جہانمین
میری وفا کے چرچے کس کی زبان پر ہین

محفل سے اپنی مجکو باتون مین ٹال لیتے ہو
غیرون کے چلتے فقرے اونکی زبان پر ہین

ناوک فگن کے خنجر ابرو کے چل رہے ہین
کس کس بلا کی چوٹین مجھ ناتوان پر ہین

فرقت مین نقش دل ہے اوس لعل رخ کا نقش
دن رات کے یہ صدمے عاشق کی جان پر ہین

سینہ مین رہ گیا ہے اے شوخ تیر ناوک
تیر افگنی کے دعوے ایسی کمان پر ہین

سو فار کی خلش ہے بہلا رہی ہے دل کو
کیا میہمان کے احسان اس میزبان پر ہین

اونکے خیال سے گر ہو جائین چار باتین
قربان سارے قصے اس داستان پر ہین

فرماتے ہین وہ سنکر شہبائے غم کے قصے
بس چاہنے کے دعوے اس داستان پر ہین

دلدوز ہین وہ نظرین دل کھینچتے ہین گیسو
مال و متاع دلکش رخ کی دکان پر ہین

تیر نظر سے مینے سینہ کو کب بچایا
موقوف میرے دعوے کیون امتحان پر ہین

اے مہر حال دل تم کیون اونسے کہہ رہے ہو
وہ روٹھنے بگڑنے اس داستان پر ہین

مقفون - جناب صاحبزادہ محمد عبد الحق صاحب رئیس جاورہ

جب سے وہ آکے مہمان میرے مکان پر ہین
اپنے دماغ اب دل ہفت آسمان پر ہین

حور و مکین ہین نہ پیدا نے شکل جانپر ہین
حسن و کمال جو بن جو اوس جوان پر ہین

اوسکی نگاہ ترچھی سیدھی نہین کسی سے
سب بانکی ترچھی اوسکی اک اک ادہان پر ہین

رنج و قلق مصیبت اور اضطراب و عرقت
اور اشتیاق وصلت سب میری جان پر ہین

ہم لا کہہ صدمہ ہوین یہ اونکو نہین ہی پروا
مسرور حسن ہین وہ اپنے گمان پر ہین

وعدہ خلاف اون کو ہر اک بتا رہا ہے
ہمتو ہین اونکے بندہ اونکی زبان پر ہین

آنسو نے بہکر اپنے سر غرور ہین
سر جا شقون کے لٹکی نوک سنان پر ہین

مدت سے شوق وصلت ہے دل مین گو ہمارے
لیکن یہ دیکھنا ہے وہ کس دھیان پر ہین

کبتک نہ آئینگے وہ ظالم کبھی تو آخر
اے جذب دل وہ ناحق نازان گمان پر ہین

سوز درون اپنا کس التہاب پر ہے
شعلہ اٹھینگے کے ہفت آسمان پر ہین

اونسے کرینگے لاکھون اونکو جدا ہی ہینگے
وہ کس گمان پر ہین وہ کس دھیان پر ہین

اون کا چلن نہین ہے لائق نباہ اپنے
گر کن کے ہین وہ مہمان کس میزبان پر ہین

سب قصہائے واعظ درج کتاب دیکھے
بان و سنان الفت نوک زبان پر ہین

ظاہر مین گو ہمون کی مرہون سب ہنسی ہے
باطن مین ہمتو قربان اوسکی ہی شان پر ہین

تونے کمان ابرو تیرون سے چھید ڈالا
ابرو کمان تیری کس آن و تان پر ہین

سوز و تپش نے پھونکا جان و جگر ہمارا
نوبت تو گرزی اون کی اب استخوان پر ہین

میری نگہان ہین سفنے کوٹھی پہ جلوہ گر ہین
ہین ہون زمین کے اوپر وہ آسمان پر ہین

اللہ رے ہماری اب آہ و جہان مین
شمشیر ہین بکف وہ اور امتحان پر ہین

یہ شورش محبت رسوائی کا سبب ہی
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

اون کی بلا سے کوئی زندہ رہے کہ مر جائے
ہرگز نہ آئینگے وہ کس آن تان پر ہین

مقبول زمانہ سازی سیکھو مادہ دیکھو
جتنے کہ پالیٹکل ہین کیسے دھیان پر ہین

مبارک ۔ جناب سید مبارک حسن صاحب رامپوری

دل کیون دیا جو صدمے لاکھونکی جان پر ہین
اپنی شکایتین خود میری زبان پر ہین

ارمان فراق حسرت سودا جنون و وحشت
ایسے ہزارون صدمے اس ناتوان پر ہین

بولے وہ نازکی سے بیزار ہوکے اپنی
کیون بوجھ گیسو ونکے مجھ دہان پان پر ہین

لیلیٰ نہین تمہارا مجنون ہے نام میرا
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

غیرون کے گھر نہین ہین وہ اپنی گھر نہین ہین
پھر یہ بتادے قاصد کیا آسمان پر ہین

ہین وصل چاہتا ہون وہ فصل چاہتے ہین
ہین عجز کر رہا ہون وہ آن تان پر ہین

صیاد کے ستم نے گلشن مین ٹھہرڈلایا
بلبل کہان چمن مین ہان باغبان پر ہین

شیرازہ اڑ رہا ہے ہین وہ قتل پہ ہمارے
ہم ہونگے سرخ رو اب وہ امتحان پر ہین

تو اور ہو سمجھ عاشق یہ حوصلہ ہمت
اے دل یہ کیسی باتین تیری زبان پر ہین

پیرزان بہلا ہمدم سکو بھی کر کوئی ساغر
ہو اک نظر ادھر بھی ہم بھی دکان پر ہین

مکو نوید وصل دلدار ہے مبارک
اب ہجر کی بلائین غیرون کی جان پر ہین

مرزا ۔ جناب مرزا محمد ہادی صاحب

موقوف کچھ مرا دین میرے بیان پر ہین
کیون چپ ہون کیا بتاؤن پہرے زبان پر ہین

کیون صدمے سے بڑھ گئے ہین کیا آسمان پر ہین
نازان بہت جو اپنے اونچے مکان پر ہین

نقش قدم جہان بتا بیٹھے ہین اوس زمین پر
کیسے بنے ہوئے ہم تیرے نشان پر ہین

انبار خشت و گل ہے میرے جنون سے فارغ
خانہ خرابیون کے احسان مکان پر ہین

عاقل نہین جو دم بھر دنیا مین مطمئن ہو
موقوف سو حوادث ایک ایک آن پر ہین

کہتے ہین موت جسکو عشرت کا خاتمہ ہے
لاکھون برس تصدق اوس ایک آن پر ہین

خوب اوسکو جانچ لینا موجس سے ملکی چلنا
کچھ تیر خطا مین ثابت کمان پر ہین

اے عشرت رہائی بلبل کو دے دلاسا
الزام بے پری کا ہرگز نہ مان پر ہین

توبہ کے بعد بھی ہے ساقی پہ کچھ توجہ
بہکی ہوئی نگاہین مے کی دوکان پر ہین

خاموش ہوگئے مخمور اوون کا کلام سنکے
جن کی عنایتین اب اردو زبان پر ہین

مخمور جناب شیخ محبوب علی صاحب ساکن قصبہ دیوہ ضلع بارہ بنکی

کیون میری طرح کہیے یہہ اپنی جان پر ہین
لاکھون ہزارون مرتے اوس نوجوان پر ہین

راز نہان بھی افشا اہل جہان پر ہین
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

تلوار تہہ مین ہے تیور بھی دوسرے ہین
بیدرد سب تنے ہوئے دو آتشان پر ہین

اظہار سوز فرقت کیون کر ہو چارہ سازو
چھالے تپ دروں سے میری زبان پر ہین

اچھا ہوا کہ مجھ کو بیدرد کر کے اب وہ
بہر عیادت آئے میرے مکان پر ہین

صیاد کا بھی ڈر ہے خوف خزان جدا ہے
لاکھون طرح کے صدمے بلبل کی جان پر ہین

آوارہ دل کے ہاتھون رسوا ہوئے جہان مین
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

محفل مین چھپ کے آیا میری خطا سے صاحب
الزام اسقدر کیون یہہ پاسبان پر ہین

مخمور دہ نشیلی دیکھی ہے آنکھ شاید
آثار بیخودی کے پیر و جوان پر ہین

ماسٹر جناب مرزا اشفتہ صاحب کا جواب ترانۂ بہاری

نازاں ہیں ہر حسین میں گل اپنی شان پر ہیں — صدقے ادھر ہزار دل بلبل کی جان پر ہیں
پھولوں کی آن بان ہیں یا ہیں جڑاؤ چمپکے — گل باغ کے تصدق اس گل کی کان پر ہیں
وہ شوخ کیا حسین ہے رشک نگار چیں ہے — دل عاشقین کے صدقے اس نوجوان پر ہیں
گھر میں بلا سے کیسکر بسمل کیا ادھر ہوں نے — خوبوں خون کے دلاغ ہر سو انکے مکان پر ہیں
انکے طلائی بالے دیتے ہیں دل کو جھکولے — اہل ہوس کی آنکھیں اس کی دکان پر ہیں
خنجر ہم کو شاد رہے شب تک ایک باغر — بیٹھے ہوئے کسی کے وہ کس کی دکان پر ہیں
خنجر نکل پڑا ہے رگ رگ کے چل رہا ہے — یہ سختیاں رقیبا اک ناتوان پر ہیں
اے میر حشر ہنکو بھلا ہے نیر ساغر — اسپہ ادا یہ تیری دکان پر ہیں
میں کیا کروں الٰہی اس بے وفا کا شکوا — لاکھوں طرح کے صدمے مجھ بیخبر پہ ہیں
میری وفا کو دیکھو اپنی جفا کو دیکھو — میرے بھلے پہ چپے سبکی زبان پر ہیں
میں طوق میں تمہارے لٹکے جو چاند صورج — روشن عرج اسکے سارے جہان پر ہیں
سائل تمہارے در سے کوئی پھرا نہ خالی — روشن کرم تمہارے سارے جہان پر ہیں
شاید ہدف بنائیں دل ہم سے بیکسوں کا — چلا چڑھا کے بیٹھے کیوں وہ کمان پر ہیں
نازو ادا سے لشکر اس نے کیا مرتب — نام اپنے عاشقوں کے لکھے نشان پر ہیں
مہمان کشتی کی مشکلیں ہیں چار سو نمایاں — الزام سب یہ ظالم تیرے مکان پر ہیں
ہو مشک و زعفران کی خوشبو دہن سے آتی — عود و عبیر صدقے اس بت کی بان پر ہیں
ہنسنا کبھی ادا سے تیور کبھی بدلنا — سبکی نثار جانیں اس آن بان پر ہیں
ہر لحظہ یاد اون کی رہتی ہے اپنے دل میں — خود حیرتین ہمیں بھی اس اپنے دھیان پر ہیں

ترچھی نظر رسیلی بانکی ادا قیامت — دل واشتو نکے صدقے اس آن بان پر ہین

بنتے ہین کام بگڑے اوسکے کرم سے ہمدم
ہمکو جو آسرے ہین خالق کی شان پر ہین

محمود — جناب محمود حسین خانصاحب خلف اکبر حسین خانصاحب رامپوری

جاتے وہ ہمسے چھپکر کس کے مکان پر ہین — چرچہ اسیکے اب تو سبکی زبان پر ہین
اوسکے جواب ٹہرے جبین رفعت کی شان پر ہین — یون ہی رواغ اوسکے اب آسمان پر ہین
پہنچا اجل کو ہر دم جانمز نہین سمجھتے — دوون کے جینے والے کس گمان پر ہین
قاصد سے جب کہا یہ اوڑہا جواب جھڑکا — کہنے لگا وہ میرے کیا مہربان پر ہین
دعوائے عاشقی ہے وارفتگی مین جنکو — منصور کی طرح سے وہ امتحان پر ہین
جو دل مین آرزو ہے ہوتی نہین ہے پوری — کیا ظلم ہیر گردون ہر نوجوان پر ہین
بادہ کشون کو ساقی ساغر سے کام کیا ہے — چلو سے پینے والے پیتے دکان پر ہین
ادنی سایہ اثر ہے اس گرمی خفان کا — دل جل رہا ہے اپنا چھالے زبان پر ہین
قاصد سمجھ کے کہنا جو کچھ کہا ہے اوس نے — ہم مرتے اور جیتے تیرے بیان پر ہین
ہمسے جو کوئی پوچھے تو ہم ابھی بتا دین — جو جو گمان اونکے اب پاسبان پر ہین
اے جان مری کہانی اے دوست میری قصے — سنئے تو لطف اسکے میری بیان پر ہین
فرقت کے اک تو صدمے غیر ڈگر ادپر طعنے — دوہری مصیبتین یہہ اک میری جان پر ہین
باغ امید میرا پہلے تو کیون کر — ہر دم خزان کے جھکے اس بوستان پر ہین

الفت تمہاری اون کی ہرگز نہین ہے کم — محمود سے یہ کہدو وہ کس گمان پر ہین

محشر جناب چھوٹے لال صاحب متعلم ٹرنگ کلاس چندوسی

حمدِ خدا کے نغمے ہر اک زبان پر ہین — ہندو بھی رام جپتے مسلم اذان پر ہین
اعدا ہی کے اگر وہ اے دل گمان پر ہین — کرتے ہین کیا کسی کا خود ہی زبان پر ہین
ناصح جنون ہوا ہے ورنہ سمجھ ذرا تو — اپنی تجھے پڑی ہے یہان کہیلجان پر ہین
اُنسے ہے اونکو اُلفت جن سے ہی مجکو نفرت — ہم اپنی آن پر ہین وہ اپنی آن پر ہین
افسوس وصل کہو یا شب بھر سکا تو نہین — جب ہم بیان پر تھے اب وہ بیان پر ہین
پردہ عبث کیا ہے جانان وصالِ شب مین — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
محرم کا اوسنے مطلب پوچھا تو راہ شوخی — بولے کہ باز پستان تیرے اڑان پر ہین
وہ عرزِ دل حسین ہے میرا نہ تھی رعیا — صدہا جہانپہ تشنع ماہ کنعان پر ہین
نازو ادا کرشمہ انداز و بے رخائی — سچ ضرب اوف اونکی اک بیزبان پر ہین
گیسو جو افعی ہین کاکل ہین مثلِ کژدم — رُخ دو ورق ہین سادے مصحف قران پر ہین
دزدِ حنا نے لاکھون دل کی کرائین چوری — صدہا کے شہ جس سے اُن مہربان پر ہین
در پہ جو تیرے آیا خالی نہ ہاتھ لوٹا — بخشش سے تیری شاہا سب ہی امان پر ہین

محشر غضب خدا کا تمپر ہی پڑ رہا ہے
ورنہ عدو سے وہ بھی کیسی رسان پر ہین

مہتمم جناب ابراہیم علیخان صاحب عرف ہنچا صاحب رامپوری

کب درد غم کے صدمے دشمن کی جان پر ہین — یہہ مجھ غریب پر ہین مجھ ناتوان پر ہین
کیا ہے مگر جو باندھی وہ امتحان پر ہین — لین امتحان کہ کہیے ہم اپنی جان پر ہین
ہم لاکھ رو ئین لیکن وہ کب پسیجتے ہین — یہہ بت گئے الٰہی کس خاندان پر ہین

شمشیر کھینچ کر وہ کہتے ہین اب تو آئین
دعوے تہا جنکو کھیلے ہم اپنی جان پر ہین

مطلب کا حرف کوئی لب پر کبھی نہ آیا
ہان گالیان تو اکثر اونکی زبان پر ہین

محفل مین دیکھکر وہ فرماتے ہین یہ مجھسے
کسطرح آپ آئے میرے مکان پر ہین

ہے یہہ عجب تماشا خنجر تو خود نہ سنبھلے
اوسپر یہہ طرّہ برہم مجھ ناتوان پر ہین

وہ میکدے سے نکلے شیشہ چرائے زاہد
کام ایسے خوب شایان حضرت کی شان پر ہین

یہہ بار درد ہمسے اوٹھے تو کیونکر اوٹھے
فرقت مین ہمتو بہاری آپ اپنی جان پر ہین

بوسے کی ہمکو ہٹ ہے اونکو نہین کی آدت
ہم اپنی بات پر ہین وہ اپنی آن پر ہین

گو مٹگئے ہین لیکن اوٹھتے نہین گلی سے
اوسکی زمین مین رہکر ہم آسمان پر ہین

پہر پوچھون تجھسے ناصح کیا باتین ہین تیری
وہ صدقے تجھپہ آئین جو میری جان پر ہین

یہہ کیسے مشورے ہین ہون سچ مین آلہی
جب دیکھہ منہ ترے وہ دشمن کو کان پر ہین

توبہ وہ اور آئین یہہ وہم ہے ہمارا
بیشک جمے ہوئے ہم جھوٹی گمان پر ہین

سمجھے نہ ہوگا اچھا ہمارا غم تمہارا
عیسےٰ بھی چھپکے بیٹھے یون آسمان پر ہین

راحت ہو یا مصیبت غم ہو کہ شادمانی
دنیا کے سارے جھگڑے اوس ایک جان پر ہین

دشمن بھی ڈھونڈتے ہین مجکو یہی تو ہے
کیا جانے اب وہ مہمان کس کے مکان پر ہین

اغیار سے وفا کی امید توبہ توبہ
آپ ہی یقین لائے اون کی زبان پر ہین

اب مجکو فکر یہہ ہے محشر مین کیا کہون گا
سب تو یقین لائے اونکے بیان پر ہین

اے مہر نام لیوا اوس داغ کی ہین ہمہی
جسکی زبان کے چرچے سبکی زبان پر ہین

مفتون جناب محمد عبد الغفار خانصاحب تلمیذ جناب داغ مرحوم

نیرنگیان اب اون کی کیا آن بان پر ہین — کل اور شان پر ہین آج اور شان پر ہین
نازان عبث پیامی حسن بیان پر ہین — یہ خوبیان تو موقوف اپنی زبان پر ہین
زور آزمائیان یہ کیون خستہ جان پر ہین — قربان ہونے قابل ہر ایک آن پر ہین
اون ابروؤنکے بل بھی کس آن بان پر ہین — گویا چڑھے ہوئے یہ چلے کمان پر ہین
وہ قہر کی نگاہین مجھ سخت جان پر ہین — یا تیر کرنے چہریان رکھی یہ سان پر ہین
اوس کوچہ کی زمین کی رفعت کو طور پہونچے — ذروں کے بھی دماغ جہان آسمان پر ہین
ہین اون سے کیا بچونگا وہ مجھ سے کیا چھپینگے — ہین اون کے دھیان پر ہم وہ میرے دھیان پر ہین
دل پر قلق نہ رنج نہ صدمہ نہ دکھ نہ غم ہے — یہ سب عنایتین ہین سب ایک جان پر ہین
کہا کر غم جدائی جو لذتین چکھی ہین — وہ مزے کب قسم ہے اب تک زبان پر ہین
کیون تو چاہے ظالم رہنے دے یا نہ دے ہین — دو چار ہی تو باقی اسے باغبان پر ہین
سہواً بھی نام میرا لیتا نہین وہ ہرگز — غیرون کے ذکر ہر دم اوسکی زبان پر ہین
لینی تہی جان لے لی ہے اور کیا ارادہ — باندھے ہوئے کمر اب کس امتحان پر ہین
اپنا سا گھر سمجھ کر بیٹھے ہین تیر دل مین — مہمان بے تکلف تیرے مکان پر ہین
نازک کمر پہ اون کی سب کی بڑی نگاہین — سارے ہی جہان کے بوجھ اسی نازنین پر ہین
بدمست انہین بنا دے یہ ہوش انکو کر دے — مے نوش جتنے ساقی تیری دکان پر ہین
[illegible]

حسن و شباب اوسکی محفل مین سبکی نظرین اوس نوجوان پر ہین
مجھہ خاکسار کی وہ سنتا ہے کب حقیقت دل اور دماغ اوسکے اب آسمان پر ہین
ہر بات مین خلش ہے ہر جہہ رنجشین ہین کہیا کیا ستم تمہارے اس نیم جان پر ہین
ذرے کا تجھپہ تکیہ تیرا کرم سہارا احسان تیرے سولا ساری جہان پر ہین
پہونچے دماغ دانش کب اوسکی حکمتون پر قدرت کے کارخانے جس عقل و شان پر ہین
لیتا نہین ہے کوئی اب نام قیس لیلی چرچے تمہارے سبکی زبان پر ہین
لڑتے حریفین یون ہین جوں جنگ کے دل و زر پر کہتے جھگڑتے جیسے ایک استخوان پر ہین
افسانہ بلبلون کا سوسن کی برزبان ہے پہولون کے کان سارے اوس داستان پر ہین
گردش سے آسمان کی امین کہان ہی کوئی چرخ کہن کی گہاتین پیر و جوان پر ہین
دل سفرۂ جہان پر محنت کش الم ہے کیا کیا بلائین نازل اس میہمان پر ہین
ہرگز وداع نہ ہوویں جز حکمت خموشی جو آفتین موکل عضو زبان پر ہین
ہمت کا خوان نعمت کب ہو میسر اوسکو گرویدہ جسکی نظرین لوگونکی نان پر ہین

آہ و فغان و وحشت بیتابی و خرابی
مفتاح سب یہ چنبیلی دکان پر ہین

مائل جناب حافظ محمد علی صاحب تلمیذ جناب احسان علیخان صاحب

عاشق جو عاشقون کے ہین امتحان پر ہین جانباز کھیل جاتے یون اپنی جان پر ہین
سنئے گر آپ کا بہی آجائے دل کسی پر پہر دیکھون مین کہ قائم اب آن تان پر ہین
تیر نظر کا تیری گہر کھون نہ دل مین ہوتا مہمان نوازیون کے حق میزبان پر ہین
آئین گے پاس میرے کیونکر یقین ہو قاصد ایسے ہزار وعدے اونکی زبان پر ہین

گو چپ ہوں میں تو کیا ہے کسکو خبر نہیں ہے
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہیں

گم ہو کے اوسنے پائی شہرت جہان میں ایسی
افسانہ میرے دل کے سبکی زبان پر ہیں

کچھ کہنے ہی کو تھا میں جو مسکرا کے بولے
جھوٹی ہیں جتنی باتیں تیری زبان پر ہیں

دو دن غرور کر لیں دورِ فلک سے آخر
دیکھیں گے وہ زمیں جو اب آسمان پر ہیں

حق تو یہ ہے کہ دعوی زیبا بھی ہو انہیں کو
جو ماہر سخن ہیں قادر بیان پر ہیں

دن رات غیر خوش ہیں ہے روز وصل اوسکے
صدمے مفارقت کے مائل کی جان پر ہیں

مائل ۔ جناب سید نواب علی صاحب مدرس مڈل اسکول ریاست رامپور

سینے جو کین و خائین سب کی زبان پر ہیں
ٹھنے جو کین جفائین روشن جہان پر ہیں

فریادیں دل سے نکلیں نالے زبان پر ہیں
ہم دل جلوں کے حملے اب آسمان پر ہیں

بہتان دشمنوں کے مجھ بے زبان پر ہیں
میرے وبال سارے جھوٹوں کی جان پر ہیں

مہر و وفا سے میری واقف ہی ایک عالم
جور و ستم تمہارے ظاہر جہان پر ہیں

جو آفتیں بلائیں نازل ہوئیں زمیں پر
ایک ایک کر کے ساری میرے مکان پر ہیں

وقت وصال ہنسکر کس ناز سے وہ بولے
دیکھو وہ دیکھتے ہیں جو آسمان پر ہیں

بس بس نہ کہہ زیادہ مجکو یقین آیا
تو بھی گیا ہے قاصد وہ بھی مکان پر ہیں

مشورے ہوئے ہیں اغیار سے تمہارے
میرے خیال ہیں ہیں میری زبان پر ہیں

آنے کا وعدہ مجھسے جانا عدو کے گھر پر
یہہ روز مرہ فقرے اُن کی زبان پر ہیں

صدقے قبائے جانان لاکھوں ہوئے ستارے
دو چار جو بچے ہیں وہ آسمان پر ہیں

تیر مژہ کی نوکیں میرے ہی دل میں توڑیں
تیغ ادا کے چرکے میری ہی جان پر ہیں

یہ سخت معرکہ ہے اللہ لاج رکھیے
باندھے ہوئے کمر کو وہ امتحان پر ہین

وہ ترچھی ترچھی نظرین وہ تیکھی تیکھی چتون
قربان اہل عالم اس آن بان پر ہین

پہلو مین جو تمہارے دن رات بیٹھتے ہین
اُن کے دماغ دیکھو کیا آسمان پر ہین

کہل کھیلیے نہ صاحب اب کیا حیا کا قصہ
میرے تمہارے چرچے سب کی زبان پر ہین

ہم سر بکف ہین پھرتے ہم جان پر ہین کھیلے
تیغ دو سر کو تولے وہ امتحان پر ہین

کہتے تھے ہم جو تم سے مائل نہ ہو بتون پر
اب دیکھا عاشقی مین کیا صدمے جان پر ہین

مجیب جناب مولوی سید مجیب اللہ صاحب شاگرد جناب منیر الحسن صاحب منیر الہ آبادی

لاکھون طرح کے صدمے عاشق کی جان پر ہین
غم کے پہاڑ ٹوٹے اس ناتوان پر ہین

قربان ہم ستمگر اس تیری شان پر ہین
چھیٹین لہو کی برسیا کتنی کمان پر ہین

تقریر مین یہ خوبی پیدا اونہون نے کی ہے
دشنام ہر سخن مین اون کی زبان پر ہین

دل مین ہین یاس و حرمان اندوہ و درد و کلفت
الفت مین وجہ کیا کیا اس ناتوان پر ہین

پوچھا جو مین نے اونسے دل لیگئے ہو میرا
ہاتھون کو اپنے ملکر کہنے لگے کہان پر ہین

کاشانۂ مسرت ایوان و عیش و عشرت
بنیاد مین ان گھرون کی محض اک گمان پر ہین

اے شیخ تازہ وحشت دل مین سما رہی ہے
سچ کہیے آپ عاشق کس نوجوان پر ہین

اونکی طلب مین ہر سو آوارہ ہم ہین پھرتے
قائم مگر ابھی تک وہ اپنی آن پر ہین

کیا جانے ہمسے اونکو ایسی ہے کیا عداوت
دل مین کدورتین ہین شکوے زبان پر ہین

ہے حسن چند روزہ مغرور ہون نہ اتنا
مست مئے رعونت دو کس گمان پر ہین

شان جمال دلبر ہے دلفریب عالم
معشوق بھی تصدق اس آن بان پر ہین

لایا تھا جذب اُلفت جاتا ہون گھر ہی تیرے
کس نے مزا ستم کا تیرے نہین اُٹھایا
مہتاب رخ کا پرتو پھیلا ہوا ہے ہر سو
لے تیغ عتاب ای مہ کیون آسمان پر ہین
اے آسمان تیرے ظالم سارے جہان پر ہین
برج قمر کے جلدی تیرے مکان پر ہین

فرمان مصطفےٰ ہے ہر جا حبیب باری
الحق کے حکمران وہ دونون جہان پر ہین

مسرور - جناب لالہ کامتا پرشاد صاحب بیخودی

کیا جانے ڈھاے آفت کسکی جان پر ہین
بن ٹھن کے ہین وہ بیٹھے جو بن اٹھان پر ہین
اللہ اکبر اسکی محشر مین ہوگی شاہد
لاکھون کے خون موذن تیری اذان پر ہین
زیر زمین نہ آوے گا کام زہد ظاہر
زاہد داغ تیرے کیون آسمان پر ہین
پروا نہین جو ایجان دربان کرے نہ درواں
آنکھین لگی ہماری تیرے مکان پر ہین
جلنے کے دم دلاسے مین کب ہین آنے والے
جو جان دینے والے اوس بیوفا کی آن پر ہین
ہر دل مین داغ حسرت ہی مہ رخ تمہارا
بے مہربان تمہاری روشن جہان پر ہین
کیا سر عشق سمجھے تو زاہد سبک سر
شیدا تمہون کے قربان خالق کی شان پر ہین
میری وفا کا غل ہے شور آپ کی جفا کا
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

مسرور ہون مبارک زاہد کو حور و غلمان
جنتو فدا بتان ہند و ستان پر ہین

مسرت - جناب نواب سید عرف نواب صاحب تلمیذ جناب بزم لکھنوی

ہم جان و دل سے شیدا اوس نوجوان پر ہین
سینہ پہ جسکے جوبن کچھ کچھ اٹھان پر ہین
آہو نکو میری سنکر وہ شوخ کہہ رہا ہے
یہ نالہ ہاے حسرت کسکی زبان پر ہین

اس حسن عارضی پر کیون یہ غرور و نخوت
رہجائیگا یہہ باقی آپ اس گمان پر ہین

بوسونکے بدلے مین نے کہا ہین ہین کہا لیا ہے کل
وہ ذائقے ابھی تک میری زبان پر ہین

حسرت فراق دوری ظلم و ستم عداوت
چہہ قسم کے یہ صدمے ایک میری جان پر ہین

کیون لے جنون نہائی زنجیر طوق مجکو
سب ہے یہ بوجہہ ڈالے اس ناتوان پر ہین

سنکر سوال وصلت کس ناز سے وہ بولے
کیا خوب ماشاء اللہ آپ اس گمان پر ہین

ظاہر کئے ہین کس نے رازونیاز الفت
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

للہ اے موذن جلدی اذان نہ دینا
سر رکھکے آج سوئے وہ میری ران پر ہین

سینہ ڈھکو مری جان پڑتی ہین سبکی نظرین
نام خدا جوان ہو جوبن اٹھان پر ہین

سرکار میرے یارب ہون شاہ ہفت کشور
احسان ان کے بیحد سارے جہان پر ہین

ارمان دل کی پوری اب ہونگے ہی مسرت
وہ آج آئے بیٹھے میرے مکان پر ہین

شعر جناب اعجاز احمد صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ بسولی

الزام عاشقی کے گو اک جہان پر ہین
پر خاص اونکے طعنے مجھ خستہ جان پر ہین

فوج مژہ کی شبخون عاشق کی جان پر ہین
سو ظالمونکے حملے اک ناتوان پر ہین

یار دل مین جاگزین ہین آنکھو مین جلوہ گر ہین
حیران ہون پھر وہ کیونکر اپنے مکان پر ہین

دیر و حرم مبارک ہو شیخ و برہمن کو
مدت سے جبہہ سا ہم اور آستان پر ہین

سینہ پہ عاشقونکے بیٹھے وہ لیکے خنجر
قربان ہزار جانین اس امتحان پر ہین

ہر معرکہ مین دیکھو سینہ سپر رہا ہون
تیغ ادا کی چوٹین دلپر ہین جان پر ہین

غم یاس درد حسرت پیاسی ہین خون دلکی
ناخواندہ اتنے مہمان مفلس کی خوان پر ہین

وہ آئین یا نہ آئین تسکین تو تو نے دیدی
دلدادہ ہم تو قاصد تیرے بیان پر ہین

میرا نشان سجدہ نقش قدم عدو کا
الفت کے دو کرشمے ایک آستان پر ہین

پہنچا تہا خواب مین کیا میرا خیال شب کو
بیہم عتاب اسکے کیون پاسبان پر ہین

دل کی حوض غم اونکا وصل انکا جانکی بدلے
ہم جان و دل سے قربان ایسی زیان پر ہین

فطرت ہے پست جنکی وہ دیکھتے ہین نیچا
گرتے نہین وہ تارے جو آسمان پر ہین

ایک ایک اونکی حالت رہتی ہی مجہپہ روشن
مرغ یقین کو میرے وہم و گمان پر ہین

قسمت مین جو نہین ہی ذکر اوسکا کیا گدا سے
ہون نعمتین جو صدہا شاہونکی خوان پر ہین

ترچہی نگاہین اونکی دل کی طرف ہین مائل
تیغین کہچی ہوئی دو اک ناتوان پر ہین

امید ہے کہ جوہر اپنے بہی اب کہلینگے
باندہے ہوئے کمر وہ آج امتحان پر ہین

کوئی صنم کی حالت دیکہی نہین ہر شاید
جنت کی وصف واعظ تیری زبان پر ہین

کیسا کیا ہر رسوا نادان کی دوستی نے
راز نہان ہمارے اُنکی زبان پر ہین

درد و غم و الم کو کاوش ہی دلسے کیسی
مہمان خار کہانی کیون میزبان پر ہین

کچہ معجزہ نہین ہی معجز کلام میرا
سامع مٹی ہوئی کیون تیری زبان پر ہین

مفقون - جناب محمد نظام علیخانصاحب منصرم مزار خلد آشیان

خنجر لئی ہوی وہ گو امتحان پر ہین
ہم بہی تو کہیلی بیٹہی بس اپنی جان پر ہین

میری وفا کی چرچے مشہور ہین جہان مین
تیری جفا کی شکوی سب کی زبان پر ہین

چپ بیٹہی رہی منہ کو کہلوای نہ صاحب
کہتی کو یون تو شکوی ہزار کہون زبان پر ہین

قاصد کہے گا اوس جا کیا جا کے تو بتا دے
ایسے ہزارون فقرے اونکی زبان پر ہین

تیرے مریض غم کی حالت بہت ہی ابتر
غم خوار ساری بیٹھے اسکے مکان پر ہین

آنکھون کو اب نہ کیونکر مین فرش رہ بناؤن
صد شکر اب وہ آئے میری مکان پر ہین

فرقت کے شب کی حالت کیا پوچھتا ہی ہمدم
رنج والم کے صدمے جو میری جان پر ہین

سنتے نہین کسیکی سنتے نہین کسی کی
بیٹھے ہوے وہ گویا کیا آسمان پر ہین

ہرگز نہین جھنگے ہرگز نہین چھینگے
میرے تمہاری چرچے سب کی زبان پر ہین

تمنے دیے ہین جو کچھ رنج والم پیارے
روشن جہان پر ہین سب کی زبان پر ہین

آئین تو آئین کیونکر شب کو وہ گھر ہمارے
اقرار ہین عدو سے قائم زبان پر ہین

تم وہ حسین ہو صاحب تم وہ حسین ہو صاحب
ناز و ادا کے چرچے سب کی زبان پر ہین

وہ بھی فسانہ غم فرقت کی شب کا ہمدم
سنکر وہ خود بھی روتے اپنے بیان پر ہین

یہ ظلم اور صدمے کس کے ہین دل کے اوپر
یہ رنج اور یہ غم اب کس کی جان پر ہین

رہنے دے اسکو ظالم گلشن مین تو خدارا
تھوڑے سے میرے باقی اے باغبان پر ہین

قسمت کی دیکھو خوبی قسمت کی دیکھو خوبی
ہم سر کو دھنتے ہر دم اوس آستان پر ہین

دل دے کے تم کو یہ رنج سینے ہین اب اٹھاتے
آنکھون مین اشک تا لے ہر دم زبان پر ہین

فقرے عجب بنائے شوخی نئی دکھائے
یہ چٹکلے تو ساری اونکی زبان پر ہین

در دو قلق تپش ہے دل مین ہمارے ہر دم
یہ بوجھ لاکھ من کے کیون اپنی جان پر ہین

سنکر کہ حال میرا کہتے ہین لوگ اون سے
کیون رنج و غم کی صدمے اس نوجوان پر ہین

کہنے مین غیر کے ہین کچھ بن نہین ہے پڑتی
ناحق کے ظلم اونکے مجھ ناتوان پر ہین

خنجر بکف ہین ہر دم تیوری چڑھی ہے کیسی
کیون عاشقون کے اپنے وہ امتحان پر ہین

میلہ ہے عاشقون کا کوچہ مین تیرے ساقی
لاکھون طلب ہین مے کے بیٹھے دکان مے مین

کس نے گلہ کیا ہی کسنے ہے کی شکایت
کس کسکے اونکی شکوے ہر دم زبان پر ہین

لکھی غزل ہے ایسی مفتون آفرین ہے
شاعر نثار تیرے طرز بیان پر ہین

منشی - جناب منشی بھگوتی پرشاد صاحب بریلوی

قربان جان و دل سے سب اوسکی شان پر ہین
اکرام عام جسکے ظاہر بر آن پر ہین

کل نعمتین جہان کی بے منتی سے بخشی
احسان عوام اوسکے ہر جسم و جان پر ہین

دیکھو ہر ایک شے مین ہے جزو کل سی پیدا
حالات ہر کہہ و مہ سب اوسکی دہان پر ہین

ہر بحر و بر سے لیکر بالا و پست ہر جا
شہرے تمام اوسکے ہر ایک مکان پر ہین

قدرت کی کارسازی اوسکی بیان کہان ہو
وہ رحمتین ہین نازل جو کچھہ گمان پر ہین

ثابت نہین ہوا کچھہ کس وجہہ کس غرض سے
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

اوسکی حمایتون سے کر لو یقین یہ منشی
تیر مرام سب کے ہر دم نشان پر ہین

موجز - جناب محمد شاہ صاحب سنبھلی

ہر دم ہزار صدمے دلپر ہین جان پر ہین
خواہان طول ہستی ہم کس گمان پر ہین

ترکش تو ہاتھہ مین ہے آنکھین کمان پر ہین
تیار دل کے میرے وہ امتحان پر ہین

خود یار ہے بغلمین ہم لامکان پر ہین
پہر ناشناس جویا ہم کس گمان پر ہین

کیا شے ہے انس و وحشت بہولا ہون وصل و فرقت
اب ولولے جنون کے کچھہ اور شان پر ہین

سہتے ہین ظلم بیجا ہم لب نہین ہلاتے
دشمن کے لاکھہ شکوے ہر دم زبان پر ہین

کیسا یہہ دور آیا جو جہانکے زمین تھے
دیکھو دماغ اونکے اب آسمان پر ہین

زر گل سے لیکے بلبل کی فکر چھوڑ دل سی
صیاد دام تیرے جو باغبان پر ہین

ناوک فگن سمجھکر کہو لو یہ عقد ابرو
دونون طرف کے کھنچکے ٹوٹی کمان پر ہین

بغض و حسد تکبر کذب و ریا و غیبت
حرص و ہوا مسلط سارے جہان پر ہین

جھوٹی کہانیون پر مفتون ہین جو کہ اونکو
سو طعن راست موجز کی داستان پر ہین

مشتاق جناب حیات النبی خانصاحب طالب علم درجہ منشی فاضل مدرسہ عالیہ رامپور

سر کو رکھے ہوئے جو ہم آستان پر ہین
ہرگز نہین زمین پر اب آسمان پر ہین

ہمسر ترے لبون کا اب کون ہی جہانمین
تھے اک جناب عیسےٰ وہ آسمان پر ہین

دنیا مین جب نہ پایا دی جان ہمنے آخر
تیری تلاش مین اب ہم لامکان پر ہین

ہین غیر ہی تو عاشق اون کو نہین ستاتے
جور و جفا کے جھگڑے اک میری جان پر ہین

وہ ہین کہ عکس اونکا روے قمر کا غازہ
جو تیرہ بختیان ہین وہ میری جان پر ہین

واں تک پہونچکے بھی تو ہوتا نہین نظارہ
وہ آسمان پر ہین ہم آستان پر ہین

ہمکو وہ ہین ستاتے دن رات ہین رولاتے
اون کی جفا کے قصے سبکی زبان پر ہین

یہ راز عاشقی کا پوشیدہ کب رہا ہے
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

قطعہ

ہے قحط کا زمانہ فرمائے مدد کچھ
لوگون کی زندگیان مکا کی نان پر ہین

غلہ کی ہو برآمد موقوف شاہ والا
نظرین لگین سبھی کی اس امتنان پر ہین

پہنچے صبا سے پہلے ہم انکے در پہ مشتاق
اشواق دید جانان ایدل یہ جان پر ہین

ناز ۔ جناب مولوی محمد مبین صاحب بدایونی

چھٹکے ہوئے ستارے کب آسمان پر ہین
مینائے مے کی ریزے اونچی دکان پر ہین

چودہ برس کا سن ہے وہ کچھہ اٹھان پر ہین
کس آن تان سے ہین کیا آن بان پر ہین

اوس شوخ کی نگاہین دنیا جہان پر ہین
کتنون کے مال پر ہین کتنون کی جان پر ہین

کہنے کو شیخ صاحب مے کی دکان پر ہین
پیتے ہی اک پیالہ وہ آسمان پر ہین

لالے پڑے ہین دلکے دکھ میرے جان پر ہین
آٹھون پہر ہے گریہ نالے زبان پر ہین

تو ہے کہ تیرے چرچے پہیار ہین دستونمین
مین ہون کہ میرے دشمن تیرے مکان پر ہین

یون چوری چوری آنا چھپ چھپکے مے اوڑانا
اچھا جناب واغظ ہم بھی دکان پر ہین

سورج نکل چکا ہے تو ہے کہ سو رہا ہے
اے میفروش گاہک تیری دکان پر ہین

پیر مغان کے ہوتے وہ کس کی سماہ مانگین
ڈوبے ہوئے ہزارون مے کی دکان پر ہین

اک ہاتھہ مین عصا ہے ایک ہاتھہ مین پیالہ
کچھہ مرد خضر صورت مے کی دکان پر ہین

موج شفق نہ کہئے ہان رنگ مے اوڑا ہے
لوٹی ہوئی بہارین کچھہ آسمان پر ہین

معشوق ہے کوبرون ہم ہین رہین مسیحا
لمبی سی عمر لیکر کیون آسمان پر ہین

مشتاق بھی وہی ہین جلوہ بھی ہے وہی کا
خود کوہ طور پر ہین خود آسمان پر ہین

دیوار باغ تک ہے شور نوائے بلبل
نالے وہی ہین نالے جو آسمان پر ہین

ایسے بھی شیخ کیا ہین جو مفت کی اڑائین
کچھہ تو گرہ مین ہوگا مے کی دکان پر ہین

میری بغل مین وہ ہین اون کی بغل مین بیتل
پھر یہ فرد ہے دونون مے کی دکان پر ہین

حجرہ نشین رہنے والے مفلس ہین کیا پیئنگے
جنکو دیا خدا نے مے کی دکان پر ہین

کیا میرے بخت مین ہے اتنی پیئے سو نا
راتین وصال کی بھی کچھہ آسمان پر ہین

تیری ادا ادا ہے جو دلمین کھپ رہی ہے
تیرے ستم ستم ہین جو میری جان پر ہین

ناصح تجھے غرض کیا کیون سر کو پیٹتا ہے
دُکھہ میری جان پر ہین یا تیری جان پر ہین

کیا یاد ہون کسیکو بھولی ہوئی جفائین
یہہ بہی یاد ہوگا وہ کس کی جان پر ہین

راتونکا چھپکے ملنا ہے اپنی یاد مین ہے
چوری چھپے کی باتین ہین اونکی زبان پر ہین

کیا سنگدل ہو تمکو عذر ستم گران ہے
اوسکا جگر تو دیکھو دُکھہ جسکی جان پر ہین

اک سر ہزار سودا ایک دل ہزار آفت
تھوڑی قیامتین ہین جو میرے جان پر ہین

دن دن ہے حسن و نادر قدرت کے ہین نمونہ
تن تن کے دیکھتے ہین وہ آن بان پر ہین

محشر مین سو حسین ہین کس کس کو دیکھ لیجو
سب کی ادا نرالی سب آن بان پر ہین

تم پھول توڑتے ہو یا دل کو توڑتے ہو
اُف کس غضب کے صدمے بلبل کی جان پر ہین

تیری جفا کے چرچے پہلے ہین اک جہان مین
میری وفا کے قصے کس کی زبان پر ہین

کیا بھولنے کی شے ہین بچھڑے پہر کے بوسے
اونکے مزے ابھی تک میری زبان پر ہین

کوسون سے تاکتے ہین دل کو اڑانیوالے
مالک پر اسے دہن سے اونکی نگاہ پر ہین

وہ مجھسے پوچھتے ہین کایا بڑی کہ مایا
دل سے رقم اُنکی راضی خاطر جان پر ہین

کیا میری جان ہو تم کیا میری جان ہم تم
اچھا تو پھر جفائین کیون میری جان پر ہین

ہر شے مین اونکا جلوہ دیکھا تو ہنسکے بولے
کیا خوب آپ عاشق مارے ہوئے ہین پر ہین

سو منہ ہزار باتین کس کس کا منہ ہو گے
تیرے تمہارے چرچے کس کس زبان پر ہین

خلد بریں کی حوریں راضی تجھے مبارک
مٹی کی مورتین ہین ہمکو آسمان پر ہین

کہتے ہین چار یوسے لیکر الگ ہٹو تم
گنتی کے چار مارے اپنے آسمان پر ہین

کیا نہر ڈاکی ہین جمائی ہوئی بہار مین
ٹوٹے ہوئے پیالے ساقی کی دکان پر ہین

پھولون کا رنگ بنکر ہین جلوہ گر زمین پر
تارون کا روپ بھر کر وہ آسمان پر ہین

تیری قسم دلا کر ناصح نے زہر چھینا
کمبخت یہ نہ سمجھا دکھہ میری جان پر ہین

چھیڑا جو وصل کی شب چپ ہو رہے یہہ کہکر
اچھا ہمین ستانے تیرے مکان پر ہین

شوخی سے کم نہین ہے انداز بیقراری
اے ناز اک تڑپ مین ہم آسمان پر ہین

نسیم - جناب محمد کرم علیصاحب کو الیاری تلمیذ حضرت مضطر

میری وفا کے نقشے ظاہر جہان پر ہین
تیری جفا کے چرچے سبکی زبان پر ہین

وہ شوق سے ستائین گر امتحان پر ہین
ہم بھی ادھار کھائے اب اپنی جان پر ہین

اک تم کہ جور پر بھی پورا کیا نہ وعدہ
اک ہم کہ اب بھی قائم اپنی زبان پر ہین

مرگ عدو کا ماتم اور وہ بھی میرے گھر پر
اولٹی تمہاری رسمین ظاہر جہان پر ہین

اس منہ کو کوئی دیکھے اور اس بیان کو دیکھے
وصل عدو کے چرچے ہر دم زبان پر ہین

سوز تپ درون نے کیا خوب گل کھلائے
سینے مین آبلے ہین چھالے زبان پر ہین

یہ کیا کہا کرشا کی کوئی نہین جفا کا
تیرے ستم کے شکوے سب کی زبان پر ہین

اس عشق نے جہان مین ایسا کیا ہے رسوا
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

رشک عدو کے جھگڑے اور اقربا کے طعنے
جور و جفا کے صدمے سب میرے جان پر ہین

یہ کون رشک یوسف سودا خرید تا ہے
لاکھون پریشونکے جھگھٹ دکان پر ہین

ضبط فغان کا یارا کیونکر نسیم ممکن
سوز تپ درون سے چھالے زبان پر ہین

زہرت - جناب مولوی محمد معین الدین صاحب

عالم کے کارخانے سب اپنی شان پر ہین
حملے تغیرون کے انسان کی جان پر ہین

مغرور حسن وخوبی وہ آن بان پر ہین
لیکن ہماری نظرین خالق کی شان پر ہین

تولے ہوئے وہ خنجر آتے ہین گھر سے باہر
آمادہ کھیلنے کو ہم اپنی جان پر ہین

وہ مہر سے اوٹھائین یا ٹھوکرون سے ماریں
ہم اپنا سر لگائے اوس آستان پر ہین

کیا کہئے اوس حسین کے دندان و لب کا عالم
دو لعل بیش قیمت موتی کی کان پر ہین

حیرت ہے یہ کہ مجھسے از روئے فخر و نازش
آئینہ کہہ رہا ہے ہم اونکی ران پر ہین

جانان کی جستجو مین پیکِ خرد کا منہ کیا
عاجز ہے مرغِ سدرہ اور ناتوان پر ہین

اوس جعد عنبرین پر عقدے بناؤن کیا کیا
لاحل بہت معمے صفرِ دہان پر ہین

دشنام مین وہ گلرو طوطی سا ہے چہکتا
طعنے ہزار ناحق اوس بے زبان پر ہین

ہجدہ ہزار عالم ہین جس کی پرورش مین
تکیہ لگائے ہم بھی اوس مہربان پر ہین

چوٹی پر اوس پری کی سلکِ گہر نہین ہین
قبضہ کئے فرنگی ہندوستان پر ہین

اس بحرِ بیکران مین کچھ ہاتھ پاؤن مارے
پیری مین ہم بھی نازان فکرِ جوان پر ہین

تم ہو وفا مین کامل مین بے وفا ہون لیکن
میرے نہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

مدت مین وصل کی شب حاصل ہوئی تو یارب
کان اوس کے رات سے ہی بانگ اذان پر ہین

جو رہروان ملت چلتے ہین سیدھی سیدھی
اپنے قدم بھی نرہت اونکی نشان پر ہین

نور جناب سید محمد عبد الکریم صاحب تلمیذ جناب توفیق

افزائشِ ستم وہ امتحان پر ہین
دل سے پھنکے ہین میرا آماوہ جان پر ہین

حاصل ہے جنکو رفعت پاتے نہین وہ راحت
گردش مین ہین ستارے گو آسمان پر ہین

سرگرم دشمنی وہ جینے سے تنگ دل ہم
وان عزم ہین ستم کے یان قصد جان پرہین

پہیلی ہے تن بدن مین کیا گرمی محبت
دل مین ہین داغ پنہان چہرے زبان پرہین

فریاد میری سُنکر دل ہو کہین نہ مضطر
رکھے ہوئے ادا سے وہ ہاتھ کان پرہین

صیاد ہائے ہمکو کرتا ہے کیون رہا اب
اڑنے نہ پائین گے ہم وہ ناتوان پرہین

بیزار ہو نہ جائین وہ عرض مدعا سے
طولانیان بیان کی کیون داستان پرہین

گہرے ہوئے ہین الفت اونکی ہر ایک دل کو
قبضہ کئے ہوئے وہ ساری جہان پرہین

انسان کا قد سیدھا پر پایہ رہا گران تر
یہہ ہین اگر زمین پر وہ آسمان پر ہین

یاد اونکے گیسوؤن کی اور اوپہ شام قربت
کیا کیا بلائین نازل یک مہ سیجان پرہین

جب جلوہ گر ہمیشہ رہتے ہین میرے دل مین
پھر کیطرح کہون مین وہ لامکان پرہین

ڈر ہے کہ چند تنکے یہ پھر نہ جائین یارب
کیون برق کی نگاہین اس آشیان پرہین

تنکے بہی گر تو تنکے یہہ یاد مین تمہاری
قربان ہزار دل سے ہم اپنی جان پرہین

آنے نہ پائے اسمین جسنے یاد یار کوئی
داغ ستم کے پھری دل کے مکان پرہین

دل مین ہے داغ حسرت دلکی نہین خبر کچہہ
جو ٹوٹے ہوئے مکان کو ہم میہمان پرہین

دلمین نہین ہے اونکے یارب جو چاہ میری
پھر میرے تاڑنے سے کیون اونکی زبان پرہین

جسکے لئے جہت ہوا دسکا پتا چلی کچہہ
سے وہ زمین پر ہین نے آسمان پرہین

دشمن پہ پڑ رہی ہین الفت بہری نگاہین
الطاف کم نگاہی اس خستہ جان پرہین

طائر وہ ہون نہین ہے غم مجکو آشیان کا
بیٹہون جہان تو میرے خود آشیان پرہین

اک کل کی یاد مین ہے یہہ حال نور اپنا
رخ پر ہے رنگ حسرت کانٹی زبان پرہین

ناشاد - جناب امداد حسین صاحب فیض آبادی

چرچے میری وفا کی سب کی زبان پر ہین
ظلم آپ کے بھی روشن آسمان پر ہین

کیا کیا بلائین لائے ہم اپنی جان پر ہین
الفت مین مرنیوالے اک بدگمان پر ہین

موقع سمجھ کے کہنا قاصد غم جدائی
موقوف میرے مطلب تیری زبان پر ہین

نام و نشان نہ ہوگا کہین بھی اک دن ان کا
کرتے جو فخر اپنے نام اور نشان پر ہین

ہم تیر خواہش سے کیا دردِ دل چھپائین
حالات خانہ روشن سب میہمان پر ہین

ہان کس کو سرخروئی ملتی ہے آج دیکھین
آمادہ تیغ لیکر وہ امتحان پر ہین

قشقہ میان ابرو کرتا ہے یہ اشارہ
اترائے کیون وہ اپنے تیر و کمان پر ہین

دہر کے ہین وصل جانان ہجران سے کم نہین ہے
پکڑے ہوئے جگر ہون دونون کمان پر ہین

خوف رقیب و دربان درد و ملال و حسرت
لاکھون طرح کے صدمے اک میری جان پر ہین

کیا تاب لالہ و گل ہون انکے رخ کی ہمسر
شمس و قمر ہے نادر جب آسمان پر ہین

ناشاد جی تو جائے کوئی کہے تو آکر
بیٹھے وہ آج تنہا اپنے مکان پر ہین

نصرت - جناب مولوی نصرت علیصاحب مالک نصۃ الاخبار دہلی

صدمے فراق کے یان عاشق کی جان پر ہین
وان دشمنون کے جلسے دنکی مکان پر ہین

کیا شکل و شان اللہ اوس بت کو دی خدا نے
کیا جامہ زیبیان پہر اس شکل و شان پر ہین

سب آن بان والے سب شکل و شان والے
صدقے ادا پہ اوسکی قربان آن پر ہین

تلوار ین اور اوس نگہہ کی ہون کیون نہ دم بدم تم
گردش سے پتلیون کی ہر دم جو سان پر ہین

جبر کا نہ اوس نے مجکو میری جو التجا پر
کیا کیا تشدد اونکے اب پاسبان پر ہین

رحمت کو شیخصاحب بدنام یون نہ کیجئے
کیا بخششین وہان بھی سب امتحان پر ہین

عقدہ کشائیان ہین دونون جہانکی جنبی
موقوف سب بیان پر سب اس زبان پر ہین

مجلس کا میر مجلس ہے وہ امیر اعظم
احسان جس کے سارے ہندوستان پر ہین

اشراف برگزیدہ دہلی سے لکھنؤ کے
سب بہرہ یاب اسکی نعمت کے خوان پر ہین

روشن رہے الٰہی خورشید دولت اوسکا
جب تک کہ چاند سورج اس آسمان پر ہین

دو لڑکیون کا مرنا پیہم ہے زخم پر زخم
اب میرے غم کے چرچے سبکی زبان پر ہین

جو اس زمین پر ہین انسان ناتوان پر
صدمے ہزارون پر یہ کب آسمان پر ہین

اشعار در دلب پر فکر سخن کے بدلے
دل پر ہجوم غم اور نالے زبان پر ہین

کیا زار و ناتوان ہے بیچارہ نصرت اور پھر
صدمے پہ صدمے کیا کیا اس ناتوان پر ہین

نشتر جناب محمد اکبر صاحب اہلمد عدالت دیوانی ریاست اجمیر

کیون کر بیان کرون مین صدمے جو جان پر ہین
تنکے بھی اتنے بھاری مجھ ناتوان پر ہین

ہمتو فدائیون کی اس آستان پر ہین
عاشق ہین جن کے زائد وہ آسمان پر ہین

جور و ستم کے شکوے سبکی زبان پر ہین
الزام ایسے بیجا کیون آسمان پر ہین

راہ طلب مین حاصل مجھ راہ رو کو یہ ہے
تلوؤن مین آبلہ ہین کانٹے زبان پر ہین

شیخ حرم کے رتبہ صدقے ہین دست آرزو کے
کتنے بلند و عالی مے کی دکان پر ہین

کب یار کو ستایا کیا غیر کا بگاڑا
کیون بد دماغیون سے سب آسمان پر ہین

بلبل سے غنچہ ہنسکر کہتے ہین فصل گل مین
جامے سے ہمتو باہر تیرے بیان پر ہین

رخسار آتشین کی کیا پوچھتے ہو حدت
سب کے دل و جگر پر اور استخوان پر ہین

چتون یہ کہہ رہی ہے شوخی کی ہے شرارت
آمادہ اس لئے وہ آج امتحان پر ہین

ایک ہین کہ متصل ہون اوسسے نظر ملاکر
ایک وہ کہ اون کی آنکھین اب آسمان پر ہین

کہنے کو تم کہو بھی ملنے کو اب ملو بھی
لیکن ستم تمہارے روشن جہان پر ہین

چوسے تھے لب کسیکے محو خیال ہوکر
وہ ذائقہ ابھی تک باقی زبان پر ہین

نفرت تھی جس کو ہر دم وہ بھی خدا کی قدرت
کچھ دن رہے سے بیٹھے مے کی دکان پر ہین

دندان کا جسمین ہر دم کچھ تذکرہ ملا ہو
موتی نثار لاکھون ایسے بیان پر ہین

افشان جبین پہ چنکر کہو لین جو اوسنے گیسو
ثابت ہوا کہ تارے یہ آسمان پر ہین

کیا شوق سے سنین گے قصہ دل حزین کا
سو اعتراض اونکے اس داستان پر ہین

خنجون کا اوٹھتا جوبن چھپتا نہین کسی سے
الزام چشم بد کے نرگس کی جان پر ہین

ہنگام ذبح قاتل کہتا ہے دل نہ تڑپین
موقوف سب امیدین اس امتحان پر ہین

اونکو کہا سچا مین نے تو ہنسکے بولے
اسوقت تو کہان ہے وہ آسمان پر ہین

دل کی خلش بڑہاکر کہتا ہے اونکا پیکان
احسان مہمان کے یہ میزبان پر ہین

صحرا کی خاک اوڑاکر دریا بہائینگے ہم
یہ ولولہ جنون کے کس کس گمان پر ہین

سیری وفا کے ڈنکے عالم مین بج رہے ہین
جور و ستم تمہارے روشن جہان پر ہین

عیار حیلہ جو کی کس بات کا یقین ہو
فقرے نئے نرالے ہر دم زبان پر ہین

چاہو ہمین اگر تم پہلے عدو کو چاہو
فقرے فقط یہی دو اونکی زبان پر ہین

اے تیغ ناز قاتل میرے گلے سے ملجا
احسان تیرے کیا کیا مجھ نیم جان پر ہین

نشتر تمہین تو دعوی کیا کچھ نہ تھی فلک کے
اب کیا ہوا جو شکوہ ہر دم زبان پر ہین

نیسان - جناب سید علی عباد صاحب الہ آبادی

فوج ستم کے حملے یہ کس کی جان پر ہین
کیون اپنے بال کھولے پرچم نشان پر ہین

کہتا نہین وہ دل ہین یا آسمان پر ہین
اس گھر ہین جلوہ گر ہین یا اس مکان پر ہین

کیون کر کہون ہین تم سے جو صدمے جان پر ہین
سوز درون سے لاکھون چھالے زبان پر ہین

پھولون سے بو نکلکر آوارہ پھر رہی ہے
سب کے دماغ یارب کیا آسمان پر ہین

اے آب تیغ قاتل سیراب کر دے جلدی
سوکھا گلا ہے میرا کانٹے زبان پر ہین

کہتی مژہ ہے اون کی شاگرد ہون نگہ کی
جادوئے چشم فتان میری زبان پر ہین

ان معصومون کی حالت ہے قید یوسف بد تر
لالچ مین خود پھنسے ہین پھرے مکان پر ہین

خون ریز ہین وہ مژگان خمدار ہین وہ ابرو
سر یان خدنگ پر ہین اب چلے کمان پر ہین

وحشت جنون کی اے دل ہے دوڑ دھوپ مشکل
پاؤن مین آبلے ہین کانٹے زبان پر ہین

یہ زخم و داغ دل کے ہین جنکیون کے شاہد
وہ دو نشان ظالم اک اک نشان پر ہین

سوز درون کی حدت آہون سے ہے نمایان
گلہائے داغ دل کے مہر و نشان پر ہین

دامان آہ دل پر جھینٹین ہین کچھ لہو کی
اون کی نشانیان ہون میری نشان پر ہین

چکر مین ہین ستمگر دوران سر سے میرے
پڑتے نہین ہین خطرہا آسمان پر ہین

تیرہ نگہ کا شہرہ آفاق مین ہے ظالم
قصے دل و جگر کے سب کی زبان پر ہین

دیدار کا محل ہے موقع نہ گفتگو کا
بالائے طور سے وہ آسمان پر ہین

ہین قتل اگر نہ ہوتا کیون غیر ڈر کے مرتا
احسان تیغ قاتل دونون کی جان پر ہین

ملتی نہین فقیری جب تک لٹے نہ کوئی
موقوف ایسے عہدے سب امتحان پر ہین

غیرون کے بھی کلیجے ہوتے ہین خون جن سے
وہ صدمہ ہائے فرقت نیسان کی جان پر ہین

نیر جناب محمد فصیح اللہ خان صاحب بنارسی

غمزے کی لاکھ تیغین چڑھتی جوسان پر ہین
جور و ستم یہ بالکل عاشق کی جان پر ہین

اہل مذاق عاشق بس اس بیان پر ہین
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

قبضے فنا کے ہر دم جب اس جہان پر ہین
کیون غش پہ غش ہمارا غفلت سونکی کان پر ہین

اللہ رے رعونت ان کو گمان یہی ہے
عاشق جو ہین زمین پر وہ آسمان پر ہین

نشہ مین بھی نہ دیکھا پھر کر ہماری جانب
سرمستیان تمہاری کس آن بان پر ہین

ثابت قدم عدو ہے باہم رہ وفا مین
موقوف دونون باتین اب امتحان پر ہین

کسکو نہین محبت ظالم کی ابرؤ سے
شاہان ترک قربان سب اس کمان پر ہین

آرام سے ہر اک دشمن الفت ہین تیری اما
جتنی مصیبتین ہین سب میری جان پر ہین

ہر دم یہ ہے تمنا شاید ہمین بلائین
وہ بام پر ہین بیٹھے ہم نردبان پر ہین

فصل خزان مین دیکھا یہ حال آشیان کا
بلبل تو مر مٹی ہے باقی نشان پر ہین

کیا خوب ہی دکھایا بانقشہ جنون نے اپنا
جنگل کے شک سبھونکو میرے مکان پر ہین

ہجر چمن مین جیتے ہین بلبلین ہزارون
اے گل یہ خون ناحق سب باغبان پر ہین

دعوے نہین کسیکو ہم بیکسونکے خون کا
ہاتھون کو آپ رکھے کیون اپنی کان پر ہین

فاقون مین اے قناعت کیا دل غنی ہے اپنا
گویا کہ ہم بھی بیٹھے نعمت کے خوان پر ہین

فصل بہار آئی ہے دور میفرشتان
نیر ہزارون زاہد بیٹھے دکان پر ہین

نیر جناب سید محمد غلام محی الدین صاحب رامپوری

جان بازو نکا ہے مجمع وہ امتحان پر ہین
کیسکر کلے لگائین خنجر جوسان پر ہین

ہیں کیا کہوں عیاں وہ ساری جہاں پڑیں
صدمے اوٹھائے ہمنے جو کچھ کہ جان پر ہیں

رخصت کا پان دیکر وداع ہے ہیں سبھے
خون کسقدر دلوں کے اس ایک پان پر ہیں

بے پردہ سخن ہیں یوں آؤ نہ تم ستارہی
انکھوں کو کھولے بیٹھے سب آسمان پر ہیں

انشاں جہاں پہ چرخ کر کیا آئے بام پر وہ
شرمائے سے ستارے کیوں آسمان پر ہیں

قاصد دو ہیں لکھوں کیا لکھو ہی فائدہ کیا
باتیں ہمارے دل کی اونکی زبان پر ہیں

کون آگیا یہاں پر کس کی مخالفت تھی
کیوں آج اتنے برہم وہ پاسبان پر ہیں

کعبہ کو شیخ جائے ہمتو مگر جبیں سا
جس آستان پر ہیں اوس آستان پر ہیں

الفت نہیں ہماری کچھ دلمیں جسکی تیر
کیا کیا خیال ہمکو اوس مہربان پر ہیں

دیگر

جو لطف ہیں تمہارے نامہربان پر ہیں
کس قہر کی نگاہیں عاشق کی جان پر ہیں

ایک وار اور بھی ہو بسمل اگر کیا ہے
قاتل ہزار احسان پر نیم جان پر ہیں

نیچی اگر نگاہیں ہیں اُن کی تو کیا ہے
تانے ہوئے تو بھالے پر دو جوان پر ہیں

کچھ رحم کی نظر ہے شاید کہ آج اون کی
خاموش وہ مرے دل کے بیان پر ہیں

کہتے ہیں کچھ تو کہئے کیا کام آپکا ہے
کسطرح آپ آئے میرے مکان پر ہیں

سنکر وہ درد دل کو میرے یہ کہہ رہے ہیں
قربان ہم تمہارے سچے بیان پر ہیں

بیچین یوں ہوں تیری در تک نہیں رسائی
وہ چین سے ہیں جنکے سر آستان پر ہیں

عشاق کی نظر ہیں کچھ کم نہیں بتوں سے
پتھر لگے ہوئے جو اس آستان پر ہیں

سرسبز کیوں نہ ہوگا نخل امید اب تو
دل لینے کی وہ خاطر آئے مکان پر ہیں

یہ شوخیان تو دیکھو خود قتل کر کے مجھ کو
ناداں ہین رسم سے ہین جہاد و بیان پر ہین

دل اور جان دیکر مانگا تھا اک بوسہ
لاکھون ہزار باتین اول کی زبان پر ہین

نگہت - جناب محمد علی خان صاحب تلمیذ جناب بیخود امروہوی

جب سے وہ دشمنون کے رہتے مکان پر ہین
بس ہین ہی جانتا ہون جو صدمہ جان پر ہین

کیون آج اتنے غصے مجھ ناتوان پر ہین
کیون ہاتھ مین ہے خنجر وہ امتحان پر ہین

خالی سمجھ یہ ساقی جو خم دکان پر ہین
جلدی سے سب منگا لے جتنے مکان پر ہین

بے شرم بیمروت وحشی غلام جھوٹے
یہ نام عاشقون سے کے اونکی زبان پر ہین

جب نام مٹ گیا پھر تربت سے فائدہ کیا
کیون بوجھ لاکھون من کا مجھ بے نشان پر ہین

کیون منہ بنا رہے ہو ہوری ہی کیون چڑھائی
توبہ کرو یہ شکوے کس کی زبان پر ہین

صحرا نوردی اپنی ہے کچھ عجیب ڈھب کی
آج اس پہاڑ پر ہین کل اوس چٹان پر ہین

اس عشق کی بدولت رسوا ہوئے ہین ایسے
میرے تمہارے چرچے سب کی زبان پر ہین

چھت پر کھڑے ہوئے ہین کیا لطف گفتگو کا
ہم تو زمین پر ہین وہ آسمان پر ہین

ہاتھوں سے چرخ دون کے نالان ہے جسکو دیکھو
اس پیر کے ستم بھی ہر اک جوان پر ہین

تپ درد رنج حسرت غم رشک یاس فرقت
یہ بوجھ تین چار اک مجھ ناتوان پر ہین

اوس چشم پر فسون مین ڈورے نہین گلابی
جھگٹ شرابیون کے موئی دکان پر ہین

اوس مہوش سے شاید اب میل ہو گیا ہے
نگہت دماغ تیرے جو آسمان پر ہین

نعمت - جناب نعمت اللہ صاحب نہر کن بیتھی

ہم ہین کہ دل سے قربان ہر آن جان پر ہین
وہ ہین کہ اوٹھے شکوے اون کی زبان پر ہین

کیف مذاق ابرو کیا کیا زبان پر ہین
تن تن کے بولے ترکان چلکی کمان پر ہین

حور و قصور زاہد تجھکو رہین مبارک
ہم مرنے مٹنے والے بانکے جوان پر ہین

نقش قدم کی شوخی اونکی یہ کہہ رہی ہے
دشمن کے بین سنورکر پہونچے مکان پر ہین

کٹوائی انگلیان کیون افسوس کف نہ چاہے
کیا کیا گمان زلیخا تیرے زنان پر ہین

ٹھہرا کے میری تربت کہتا ہی حیف ظالم
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

وہ درد دل کی حالت قاصد سے سنکے بولے
یہ تو بتا کہ صدمے اب کس کی جان پر ہین

سودائے عشق سر مین ذلیخا خیال گیسو
کیا کیا بلائین نازل مجھہ بیجان پر ہین

مین ہون کہ تم کہ دشمن مغرور ہیچ یہ کہنا
کسکے دماغ صاحب اب آسمان پر ہین

تیرو سے دل جگر کو کر دین گے وہ نشانہ
ہم بھی تو دیکھین کیسے نازان کمان پر ہین

فرقت مین گیسوؤن کی بیچین دل ہے اپنا
کیون کر بناؤن بگڑی وہ امتحان پر ہین

وعدہ کی شب بھی ظالم ہے اضطراب دلکر
لڑتی ہین تجھسے آنکھین اور کان اذان پر ہین

مقطع

ملائکہ بھی خادم ہین جسکے در کے
ہم بھی نثار دل سے اوس آستان پر ہین

وفا۔ عالیجناب نواب محمد عمر خان صاحب بہادر خلف الرشید نواب برق الدولہ بہادر حیدرآباد دکن

نالے ہمارے جاتے تو آسمان پر ہین
مذکور قدسیون کی رہتے زبان پر ہین

گہرا اونکا شورشون سے دار الفتن بنا ہے
اغیار جمع رہتے اونکے مکان پر ہین

کیا خاک عرض کیجئے درد دل اپنا انکے
مہر سکوت لب پر اور ہاتھ کان پر ہین

اک جان ہے یہ میری لیلو کہ غم سے چھوٹون
جتنی مصیبتین ہین سب اپنی جان پر ہین

اے موت تو ہی آجا تو پہ مشکل آسان ہے — فرقت کے دن گذرتے ہیں شوا جانے ہیں

کہہ بھیجے ہیں پیام و خنجر غصے میں مجھ پہ کھنچے — ہر وقت ہاتھ اسکے رہتے کمان پر ہیں

اس شوخ حیلہ جو نے ہے خوب ہی نبھائی — آئے ہمارے شکوے رہتے زبان پر ہیں

مانیں گے وہ نہ ہرگز سو طرح ہم سنائیں — آئے ہوئے اب اپنی وہ آن بان پر ہیں

اک مجھ پہ حصر کیا ہے تو رب العالمین ہے — تیری عنایتیں تو سارے جہان پر ہیں

بھولے سے خواب میں بھی ہوں جن کے دھیان میں — کیا جانیں اپنے لمبیں وہ کس گمان پر ہیں

مشت غبار ہونگے اس راہ کے ذرہ — سلطان ہی جبہ فرسا جو آستان پر ہیں

پروانہ جب سے ہوئے ہیں شمع رو کے — سوز و گداز دل میں شعلے زبان پر ہیں

یہ سوز رشک و شمس الہایت کا اثر ہے — بجھنے لگے ہیں لبو نیر جہانے بان پر ہیں

سو حشر ہیں وہ ٹھانے دیکھیں ستم ہے کیسے — قصے ہزار اٹھتے اسکے مکان پر ہیں

ہمدرد ہے نہ مونس غمخوار ہے کوئی — جو رنج ہیں گذرتے سب اپنی جان پر ہیں

نخچیر ان کو سر چڑھا کر کہو جہان سے تم — رہتے تھے جو زمین پر اب آسمان پر ہیں

مارا ہے کشمکش نے دنیا و آخرت کی — پڑی نگاہیں اپنی دونوں جہان پر ہیں

پیغام بر بتاؤ کیوں کر ہو وصل ممکن — ہم آن بان پر ہیں وہ آن بان پر ہیں

سب حال زار اس کا پیارے آشکارا
پر بد گمان و فاسد وہ کس گمان پر ہیں

وقار جناب مہاراجہ کشن کمار صاحب بہادر

عشق و حسن کسکے اس آن بان پر ہیں — میرے تمہارے چرچے سب کی زبان پر ہیں

مین ہون بُرا بھلے تم اسمین نہین تو ہم
صلواتین کسکے تکلم کس کی زبان پر ہین

مژگان نے سایہ ڈالا ابرو کا بل نکالا
تیرون کا بول بالا کیسی کمان پر ہین

اے دوست پان کیسا کیون کیل سی کیلا
وہم و گمان بھی کیا کیا دشمن کی جان پر ہین

سمجھو وقار مین ہون تمکو وقار مورون
معنی و لفظ مضمون شوکت کی شان پر ہین

وفا جناب مولوی حکیم محمد عبد الہادی خان صاحب رامپوری

فرصت طلب تقاضے اک نیم جان پر ہین
یہ خاص وہ کرم ہین جو میہمان پر ہین

اس رہگذر کی ذری روشن جہان پر ہین
کچھہ تو زمین پر ہین کچھہ آسمان پر ہین

پھر بات بات مین ہی بے پردہ لن ترانی
پھر تم کو ناز اپنی میٹھی زبان پر ہین

دل توڑتی ہین باتین دم دے رہی ہین گھاتین
پُرکاریان تمہاری ظاہر جہان پر ہین

بیٹھے ہوئے ہو گھر مین دونون جہان نظر مین
اولٹے یہ پھر تقاضے کیون پاسبان پر ہین

کچھہ تو پتہ بتا دے اے شان بیشانی
آخر مٹے ہوئے ہم کس کے نشان پر ہین

ہان مرگ ناگہان کو کچھہ دم تو لینے دیجیے
ناوک نشانی پر ہین چلے کمان پر ہین

موج خرام کیا ہے چلتا ہوا سا خنجر
جسکے اثر نمایان سارے جہان پر ہین

فتنے بنا رہے ہین دیکھو تو رفتہ رفتہ
آئین ہو ہین بلائین محشر کی جان پر ہین

پھر حیرت و خموشی راز و نیاز دل ہے
گوش و زبان تصدق اس داستان پر ہین

بیدرد یون کے خاکے محشر اڑا رہا ہے
عالم اُداسیون کے خالی مکان پر ہین

ہین اور شریک خلوت کیا اعتماد اونکو
کچھہ بخت خفتہ پر ہین کچھہ پاسبان پر ہین

جتنے پتے چلے ہین وہ چلکے رہ گئے ہین
جو راہبر بنے ہین محو اک نشان پر ہین

دل کی روش وفا ہی اونکی روش تغافل
یہ شور الحذر کے پہر کیون امان پر ہین

دیگر

صد مے نگاہ ٹون کے در پردہ جان پر ہین
الزام شوق پنہان کیا پاسبان پر ہین

امید کو بہروسے کس بدگمان پر ہین
احسان جانکنی کے اک سخت جان پر ہین

تم عجز کو تو دیکھو تم صبر سے تو پوچھو
یہ ظلم بے محابا کس بے زبان پر ہین

پہلو کو خستہ مانو دل کو شکستہ جانو
ایسے ہزارون احسان ہر میہمان پر ہین

امید میسر و پا کیسا دل بڑہا رہی ہے
یہ جسقدر ہین صدمے دشمن کی جان پر ہین

کیون اسقدر خموشی اے شان بے نیازی
موقوف دونون عالم کس امتحان پر ہین

حسن ازل کے پردے تم کہولدو ابد تک
پہر ہم تمہین بتائین نظرین جس آن پر ہین

جو داغ رہ گئے تہے وہ میرے نام لکہے
جو بوجہ گر گئے تہے مجہ ناتوان پر ہین

قطع تعلق اون کا امید کا ہے پہلو
آپس کے فیصلے ہین اکثر گمان پر ہین

ہان خامہ تمنا ہو مشق شوق افزون
جو قط دئے گئے ہین تیری زبان پر ہین

جسکی تلاش مین تہی چشم خیال عنقا
اس جنس کے نمونے اب ہر دکان پر ہین

کہدے اشارتون مین اے محشر خموشی
کیا صاد حسرتون کے میری بیان پر ہین

لکہدے عبارتون مین اے جوش بیقراری
کیا شعر حسرتون کے میری زبان پر ہین

غفلت حریف عالم اور مین حریف غفلت
حق میری بیکسی کے ثابت جہان پر ہین

چشم تغافل آئین لاکہون مین کہہ رہی ہے
مرنے کے فیصلے بہی میرے بیان پر ہین

اندیشہ خلد آئین جیب خیال رنگین
پہر کیون دماغ اپنے اب آسمان پر ہین

لڑتی ہوئین پھر آنکھین گلچین سے کیسلئے ہین
پڑتی ہوئین لگاہین کیون باغبان پر ہین

پھر میری خار و خس مین ریشہ دوانیان کیون
رنگ چمن کے پر تو کیون آشیان پر ہین

قابو سے اپنے باہر ہے مستی تجلی
کھیلی ہوئی تماشے کچھہ اپنی جان پر ہین

اندازہ بلندی پستی سے ہو رہا ہے
کہتا ہے عجز اپنا ہم آسمان پر ہین

اے فن شعر گوئی نسبت امیر ہے
اے ناز خاکساری ہم آسمان پر ہین

میرا سخن صلہ ہے خونابہ نوشیون کا
جو حوصلی کے حق ہین وہ قدردان پر ہین

شاعر نہین وفا ہم سمجھو تو فاتحہ خوان
غالب کی روح پر ہین مومن کی جان پر ہین

وجاہت۔ جناب وجاہت حسین صاحب جوہر جہانوی تلمیذ جناب داغ مرحوم
اڈیٹر رسالہ اصلاح سخن

کھیلے ہوے ستمگر ہم اپنی جان پر ہین
مدت سے یہ نگاہین تیر و کمان پر ہین

آثار نیستی کے ہستی کی شان پر ہین
پھر بھی مٹے ہوئے ہم اسکے نشان پر ہین

اس نامہ کا نامہ لیکر تار بنے فلک پر
اب نامہ بر کبوتر اونچی اڑان پر ہین

مژگان یار کی ہے دل سے مری لڑائی
ہے آج کل چڑھائی فوجین کمان پر ہین

کرتے نہین کسی سے کیون بات مرنیوالے
ان کے دماغ شاید اب آسمان پر ہین

رہ کر ہمارے دلمین کرنے لگے خدائی
کعبے مین جب سے آئے بت اور نشان پر ہین

جب اس قدر ہو دوری پھر وصل کب ہی ممکن
ہم تو زمین پر ہین وہ آسمان پر ہین

پہلے پہل چلے ہین مقتل مین آج لیکر
سب کی نگاہین انپر ان کی کمان پر ہین

چھٹ کر قفس سے کیونکر پہنچے گی آشیان تک
بلبل کے شل ہین بازو اور ناتوان پر ہین

محشر مین پیش داور لے بت کہی تو کہہ دون
تیری جفا کے قصے میری زبان پر ہین

مجنون کی ہڈیان ہین لیلی کے سگ کا حصہ
مدت سے دانت اسکے ہر استخوان پر ہین

مر کر اسی زمین مین اپنی لحد بنے گی
جب ہم مکان مین ہونگے اب ہم مکان پر ہین

میدان حشر مین آئے مین بن سنور کر
آج اور ہی ادا ہے آج اور آن پر ہین

برسات کے دنون دیکھی کمان اکثر
سامان ستمگری کے سب آسمان پر ہین

پھولا کاتب الم نے شدت ہے تشنگی کی
چھالے ہین میرے لب مین کانٹے زبان پر ہین

بس قبر ہی کی پہلی منزل بہت کڑی ہے
موقوف مرحلے سب اس امتحان پر ہین

جان جہان لقب ہے کیون ناز ہو انکو
چھالے ہوئے وہ گویا سارے جہان پر ہین

تو دیکھہ پاس چل کر پیر مغان کے ہمدم
کیا اچھے اچھے سودے اسکی دکان پر ہین

نیر نگیان ہین دور گردون دون یہ تیری
کل جو زمین پر تھے آج آسمان پر ہین

قاتل تو اسکے سب ہین تھوڑا سا فرق ہے بس
اکثر یقین پر ہین کمتر گمان پر ہین

ہے مصطفےٰ علی کو شوق سخن جو اتنا
احسان آپ کے یہ اردو زبان پر ہین

وسیم ۔ جناب سید علی صاحب گوالیاری تلمیذ حضرت مضطر

کچھہ کمسنی کی ضد ہے کچھہ آن بان پر ہین
لیکر ہمارے دل کو چلے وہ جان پر ہین

اس الفت عدو کا بندہ نہین ہے قاتل
چاہت جتا رہا ہے شکوے زبان پر ہین

اے صبح حشر آجا کب تک گنا کرون مین
چھالے ہوئے یہ سارے جو آسمان پر ہین

اونکو بری نظر سے اللہ دور رکھے
عالم شباب کا ہے جوبن اٹھان پر ہین

میری وفا کے چرچے تیری جفا کے شکوے
سارے جہان مین ہین سب کی زبان پر ہین

تربت مین جنکو ظالم تو نے سُلا دیا ہے
گویا سر اونکے رکھے حوروں کی اُن پر ہین

ابرو تنے ہوئے ہین تیوری چڑھی ہوئی ہے
اللہ شرم رکھے وہ امتحان پر ہین

چین جبین ہے یارب اون ابرؤنکے اوپر
یا تیر ہین کہ رکھے ٹیڑھی کمان پر ہین

ہین آہ کہنیتا ہون تم بھی جگر کو تھامو
بچ جائین وہ بھی زد سے جو آسمان پر ہین

جو اپنی جان کھوئے بیڑا وہی اوٹھائے
لکھے ہوئے یہ فقرے اوس خاصدان پر ہین

آشوب حسن سنکر آفت کی خبر ہو کر
آئین تو آنکھ پر ہین ٹوٹین تو جان پر ہین

تم دل کی سب امیدین پہلے ہی کھو چکے ہو
اب کیون غمون کے پہرے خالی مکان پر ہین

جو اچھے اچھے نقشہ دنیا سے اوٹھ چکے ہین
وہ گول گول تارے اب آسمان پر ہین

وہ ایک نور واحد ہر گھر کا ہے اوجالا
وہ اپنے ایک دم سے سب کے مکان پر ہین

سب حال کہہ رہی ہے اپنی نظر کو رو کو
وصل عدو کی باتین اسکی زبان پر ہین

جب یہ کہا کہ تمنے دل لے کے مار ڈالا
بولے کہ صبر میرے جھوٹے کی جان پر ہین

بازار عاشقی مین چلکر دو سیم ڈھونڈو
بے برگیون کے سودے کسکی دوکان پر ہین

واصف ۔ جناب سید امجد علیصاحب لکھنوی ۔

بے پردہ راز الفت سارے جہان پر ہین
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

افسانے قیس کے سب ایدل زبان پر ہین
جھگڑے محبتون کے عاشق کی جان پر ہین

اے جذب دل تو مجکو اپنی کشش دکھا دی
ہمراہ غیر کے وہ اُسکے مکان پر ہین

حال شب جدائی کیا پوچھتا ہے ناصح
سب سختیان فلک کی مجھ ناتوان پر ہین

سنتے ہی میرے نالے ہنسکر لگے وہ کہنے
فرقت کے ایسے صدمے کس نیجان پر ہین

مستون کی اُنکے حالت کیا پوچھتا ہی زاہد
مخمور ہین وہ کب سے مے کی دوکان پر ہین

مضمون سب ہین صادق کیونکر دروغ ہووے
باتین تمہاری واعظ لیکن گمان پر ہین

گلزار حسن چہرہ سب شہباز ہین نگاہین
ترچھی بھوین نہین ہین اے میری جان پر ہین

جب آئینہ مین ابرو اپنے وہ دیکھتے ہین
تیر نگاہ اوس دم گویا کمان پر ہین

سرمے کی کیا کشش ہی کھینچی ہین تینون مردم
دنبالے قرب مژگان پر جم نشان پر ہین

کیا گرم و سرد آنکھین دکھاتے کہین کہاتے
یہ مہر و ماہ دونون جو آسمان پر ہین

وفا — جناب سید احمد صاحب مراد آبادی

اون کی ادائین دیکھو کس آن بان پر ہین
کہنے کو ہین وہ نازک بھاری جہان پر ہین

پہلو مین مرے جب سے ہے اونچے مکان پر ہین
اب ہم زمین پر ہین یا آسمان پر ہین

زخمی انہین بنا لو تیر نظر سنبھالو
یہ دل ہے یہ جگر ہے دونو نشان پر ہین

تم قول کے ہو سچے اچھا یہ مینے مانا
کیون جی یہ جھوٹے وعدے کسکی زبان پر ہین

جھک کر ملو حیا سے بسمل کرو نگہ سے
قربان ہم ایسے نادک ایسی کمان پر ہین

تمکو پری بنا کر اب لے اوڑا دوپٹہ
شانونپہ ہین یہ آنچل یا میرے جان پر ہین

پہنے ستم کے مالے موتی مگر نڈالے
دل کے گہر منگالے میری دوکان پر ہین

کچھہ دل لگا کے ظالم دل کے عذاب دیکھہ
یہ میری جان پر تھے جو تیری جان پر ہین

ایدل یہ کیا خطا کی اُنسے ہی اُنکا شاکی
امید ہے وفا کی شکوے زبان پر ہین

ڈھلکر بھی اُنکا جوبن سانچے مین ڈھل گیا ہی
اترے شباب مین بھی کس آن بان پر ہین

کہتے ہین مجھسے تم تو لذت کش جفا ہو
تیغ ستم کے شکوے کسکی زبان پر ہین

زخمی جگر نے پوچھا کس کے چلے شارے
ترک مژہ پکارے ابرو کمان پر ہین

ارمان ٹوٹتے ہین حسرت تڑپ رہی ہے
کیا کیا ستم الٰہی عاشق کی جان پر ہین

نقش قدم کی شوخی اونکی پتہ ہے دیتی
بزم عدو مین جاتے ہم اس نشان پر ہین

کہتے ہین خار صحرا تلوون کے آبلون سے
دریا دلی دکھا دو کانٹے زبان پر ہین

دل دیکے ہنسے پوچھا دل کیا کیا تو بولے
ہم لیکے پھیر دینگے آپ اس گمان پر ہین

اس یاد کے مین قربان ذکر کرون مین صدقے
میری وفا کے چرچے اونکی زبان پر ہین

وہ منہ کہان ہے میرا جس سے ہنسکر تیرا
کیا کیا مزے الٰہی میری زبان پر ہین

دنیا کے یان بکھیڑے محشر کی واان مصیبت
یہ دو عذاب کیسے اک میری جان پر ہین

عابد بنے جو قیدی یون پیڑیان پکارین
امداد تیغ صمدے اک ناتوان پر ہین

بانو پکارین اصغر تڑپے جو تیر کھاکر
ہے ہے یہ ظلم کیسے ننھی سی جان پر ہین

اکبر کا یہ خلق ہے سینہ فلک کا شق ہے
روتی لہو شفق ہے رنگ آسمان پر ہین

لٹ کر ملی یہ دولت سرکار کی بدولت
اہل سخن جو نازان اردو زبان پر ہین

ممتاز ہو وفا ہی اکدن تو کیا عجب ہے
سرکار کے تو احسان سارے جہان پر ہین

سر پیٹتے ہین دشمن وہ بیوفا ہے ہادم
جان وفا کے صدقے کس کس کی جان پر ہین

قصیدہ جناب واجد علی خان صاحب شاگرد جناب صفا مرحوم دہلوی

جس کے ہزارون احسان سارے جہان پر ہین
ہم جان و دل سے قربان اس بے نشان پر ہین

یارب سنے وہ میرے اب امتحان پر ہین
صدمے کشاکشون کے ہر وقت جان پر ہین

عاشق سے گئے تو یہ لفظ اونکی زبان پر ہین
یارب یہ آفتین کیا میرے مکان پر ہین

اس کمسنی مین کوئی اوس دلربا کو دیکھے
غمزے ادا کرشمے سب آن بان پر ہین

کوچے مین تیرے ایجان پیر و جوان کو دیکھا
آہ و بکا کے نعرے سبکی زبان پر ہین

اس حورو وش کا آنا رونق بڑھا رہا ہے
باغ جہان کے شبہے میری مکان پر ہین

بار محن کو ہمدم کیا پوچھتے ہو ہم سے
کوہ و ملال و کلفت سو ایک جان پر ہین

ارض و سما و کرسی جن و بشر ملایک
شمس و قمر تصدق سب تیرے نشان پر ہین

قطعہ

دل سے نکالون اپنے کیونکر خیال جانان
وہ پیاری پیاری باتین انکی جو ہمیان پر ہین

اور بھولی بھولی صورت بوسونکی انکے لذت
آئے مزے کچھ ایسے میری زبان پر ہین

دنیا سے ہوکے تائب بیٹھینگے ہمتو واعظ
اُن کے دماغ ایسے گر آسمان پر ہین

وفا - جناب محمد نور الحق خان صاحب رامپوری

درد و اب نئے نئے ہین غم اپنی جان پر ہین
مہمان اور نازل ہر مہمان پر ہین

جو آفتین بلائین سارے جہان پر ہین
اُس فتنہ گر کے ہاتھون سب میرے جان پر ہین

لتی ہین جان شیرین وہ میٹھی میٹھی باتین
شیدا یہ حضرت دل رطب اللسان پر ہین

مین جانثار پورا تم دلبرون مین یکتا
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

جب ناک بھون چڑھائی اُسنے تو مین یہ سمجھا
تیغ و دو دم کی شکلین فوجی نشان پر ہین

بیٹھے جو مجکو دیکھا ہنسکر وہ بول اُٹھے
کیا گھر نہین ہے انکا کیون اس مکان پر ہین

دیکھا ہوا کل نظر بھی ناصح تو آنکھین پھوٹین
ہمتو کسیکے شیدا دل کے بیان پر ہین

بیمار ہون مسیحا عناب لب چکھاؤ
آہون کی شورشون سے کانٹے زبان پر ہین

چوگان عشق بازی اغیار اور مین ہون
موقوف سارے دعوی کل امتحان پر ہین

حسرت کا آرزو کا ارمان کا دل کا جان کا
یہ پانچ خون مؤذن سب تیری جان پر ہین

دید و فقیر کو بھی حنیرات جو ہین آئے
دیکھو تو آئینے مین سر کش اوٹھان پر ہین

فرمانروا پہ میرے ہے سایہ پنجتن کا
افضال حق تعالی اس خاندان پر ہین

دلی سے لکھنؤ سے بھوپال سے دکن سے
مجمع سخنورون کے اس آستان پر ہین

اردو کے سو سلا کر گویا نصیب جاگے
احسان مابدولت اب اس زبان پر ہین

وہ عیش صحبت گل وہ لطف شیشہ و مل
جب تک زبان ہے منہ مین اپنی زبان پر ہین

غم درد آہ و نالے فریاد وصل کی شب
دل سے مرے نکلکر دشمن کی جان پر ہین

محتاج دل نے غم کو لخت جگر کہا ہے
وہ حق ادا ہون کیونکر جو میزبان پر ہین

حوروان کی آرزو مین زاہد بتون سے نفرت
پکوان سارے پھینکے اونچی دکان پر ہین

اظہار عشق گل مین بلبل سے باغ جھوٹا
صد مے قفس مین لاکھون اک بیزبان پر ہین

بوسے یہ دل کا سودا ٹھہرا تو اونسی لیکن
کچھ میرے اونکے جھگڑے ہے اور زبان پر ہین

یہ سرکشی تمہاری اور بے بسی ہماری
وہ بھی تو دیکھتے ہین جو آسمان پر ہین

اغیار کو جو تمنے سر پہ نہین چڑہایا
پھر کیون دماغ اونکے اب آسمان پر ہین

مین دیکھتا ہون جنکو وہ دیکھتے ہین دن کو
آنکھین تو شمع پر ہین اور کان اذان پر ہین

کرتے ہین وہ قیاسا کچھ کچھ خیال میرا
اغیار اپنے اپنے وہم و گمان پر ہین

وہ تیغ لیکر آئے ہم پہونچے سر جھکائے
وہ امتحان پر ہین ہم امتحان پر ہین

ہے نیک جنکی جانب تیرا خیال ایدل
پھر کیون تیری طرف سے وہ بدگمان پر ہین

سو بار جسنے لیکر تلوونکے نیچے مسلا
اس دل کو ناز کیا کیا اوس قدردان پر ہین

مطلب کی ہم چرا کر کیون کر کہین کسی سے
دو ناگنون کے جوڑے ایک ایک کان پر ہین

زلفون کے رہنے والی سج اونکی بالیوشی | اس گنج کے نخانظہر ایک کان پر ہین

یاد رہو تو ظالم دل دیکھہ لے وفا کا
تو نے جو تیر چھوڑے وہ اس نشان پر ہین

وکیل جناب وکیل احمد صاحب سیتاپوری

کیا کیا گمان ہر دم اس نیم جان پر ہین | آمادہ آپ آخر کیون امتحان پر ہین
آئینہ سے وہ نازان سج دھج پشان پر ہین | ترچھی نگاہین اونکی بانکے جوان پر ہین
جو بات منہ سے نکلی ہنس ہنس کے منکی کاٹی | دانتون کے وصف سنکی میری زبان پر ہین
تم سنگدل تبھی کیا کم تیور عبث چڑہائے | معلوم ہے یہ خنجر ہر وقت سان پر ہین
نقش قدم کو دیکھو دشمن لگا ہے پیچھے | پچھلے نشان اکثر اگلے نشان پر ہین
کرتے ہو بے نشان کیون ٹھہکر اکی قبر کو تم | ہمتہ مٹے ہوئے خود نام و نشان پر ہین
فرقت کا شکوہ سنکر ہم سے ہنس کے بولے | دنیا کی سب بلائین حضرت کی ہر زبان پر ہین
خنجر سرہانے رکھکر سنتے ہین خوابین وہ | مقتل کے سب فسانے ہمکی زبان پر ہین
بازار مین نہ نکلو عزت نہ پھر رہے گی | کم قدر ہوگئے ہین جو گلی دکان پر ہین
یہ حسن کی ہے گرمی تصویر کیا کہے گی | موہنہ آئینہ کا دیکھو چھالے زبان پر ہین
پردہ نہین جو مجھسے سرگرمشیان ہین کیون | کیون لب تمہارے ہر دم دشمن کی کان پر ہین
دشمن کا سابقہ ہے ہر وقت کا ہے کھٹکا | اب تک تو سادگی سے وہ آن بان پر ہین
بلبل کے نالے سنکر میری جو یاد آئی | بدلے ہوئے نگاہین ہر باغبان پر ہین
رو مالا خانے پہونچا بیمار ہین گلی مین | سمجھا ہے دل مین عیسے ہم آسمان پر ہین
الفت نہین بری ہے طرز عمل برا ہے | ہم زہر کھائے بیٹھے ایک مہربان پر ہین

تم پہلے بت بنے تھے اب دعوی خدائی
کتنے نشان سجدہ اس آسمان پر ہین

غیرون کی صحبتون مین گالی تو سیکھ آئے
جتنے سبق پڑھے تھے تمہارے زبان پر ہین

میری وفا کے چرچے غیرون سے ہنس کے کرنا
کیا کیا گمان مجکو اوس بدگمان پر ہین

بالے ہین ماہ رخسر کیا حسن ہے دوبالا
الٹے ہوئے جو بالے سونے مین کان پر ہین

کہہ کہکے کس مزے سے قاصد نے ہونٹ چالے
کچھ حرف ان لبونکے اسکی زبان پر ہین

دانت اسکے جب ہنسی مین چمکے دلیل سمجھا
روشن یہی ستارے سارے جہان پر ہین

وقار عالیجناب راجہ کشن کمار صاحب بہادر رئیس سیپور پرگنہ بلاری ضلع مرادآباد

دل کاٹ کر نگاہین اب تیز جان پر ہین
صیقل شدہ یہ چہریان سرسی سمان پر ہین

ہر آہ شعلہ زا نے باندھی ہے لو شب غم
سو بتیان سلگتی اک شمعدان پر ہین

جسدن سے تیر اکسن اوٹا ہی مجھسے پردہ
اوسدن سے دیکھتا ہون جوبن انہان پر ہین

ڈر ہے نہ مار ڈالے کچھ سنکے مرنے والا
وہ بدگمان خود ہی مجھ بدگمان پر ہین

بہر مسیح مل کر مانند تیر مت کھینچ
اے مس فریفتہ ہم تیری کمان پر ہین

شیر و شکر نہ ہون ہم کافی ہے بار محفل
ہم گر مجوش الفت کیا چائے پان پر ہین

پہر کیون دماغ تیرا اے ماہ ہو زمین پر
عکس جبین کے انجم جب آسمان پر ہین

گر لفظ روس الٹین بنجائے وہ درندہ
مدت سے دانت جسکی ہندوستان پر ہین

اعجاز اور افسون خود اے وقار مفتون
عالی خیال پر ہین رنگین بیان پر ہین

واہ۔ جناب شیخ احمد صاحب سیٹھ جونیری تلمیذ جناب جگر

ابرو کے بیچے بہی کس آن بان پر ہین
کاٹو گلے ہزارون جوبن انہان پر ہین

اس روگ سے جہانمیں کوئی نہیں بچا ہے
سب شیخ و شاب عاشق میری جوان پر ہیں

ایسا نہ ہو چرا کرے جائیں شیخ و زاہد
بلور کے جو ساغر ساقی دکان پر ہیں

تم رات دن ستاؤ دل آسمان دکھائے
صدمے طرح طرح کے عاشق کی جان پر ہیں

شام فراق شاید ٹکڑے ہیں دو دو دل کے
بادل کیطرح چھائے جو آسمان پر ہیں

تقدیر کے لکھے کو ہم یوں مٹا رہے ہیں
برسوں سے ہم جبیں سا اک آستان پر ہیں

وارث کے سوز الفت نے مرتبہ یہ بخشا
داغ جگر ہمارے اے واہ شان پر ہیں

وحید - جناب عبد الوحید صاحب رام پوری

یاں دل ہی جانتا ہے جو رنج جان پر ہیں
وہ غیر ہے کہ شکوے جسکی زبان پر ہیں

یہ پہل ملا ہے تمکو اے کشتگان الفت
تن خاک میں ہیں غلطاں اور سر سنان پر ہیں

اور دن پہ ہو عنایت اور ہو ستم تو ہم پر
قربان ہم تو تیری اس آن بان پر ہیں

تسکین ہے یہ جھوٹی میں خود سمجھ گیا ہوں
باتیں تمہارے دل کی میری زبان پر ہیں

گو میرے گھر وہ آئے پر چھپنے کو بولے
یہ جانتے نہیں ہم کسکے مکان پر ہیں

مت پوچھو تم عدو سے لو بات اسکی سنلو
میری شکایتیں کچھ اسکی زبان پر ہیں

گر رشک بخت اعدا گر رنج بد نصیبی
لاکھوں طرح کے صدمے اک میری جان پر ہیں

تن ہے گلی میں اسکی اور سر ہے کنگرے پر
اس عشق کی بدولت ہم ایسی شان پر ہیں

شاید وہ رحم کھا کر ہمکو کہیں بلائیں
بس اس امید میں ہم اس آستان پر ہیں

تم کیا سنبھل سکو گے یہ آہ و نالے سنکر
رکھے ہوئے فرشتے ہاتھوں کمان پر ہیں

فرہاد و قیس سب کے قصے ہوئے پرانے
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہیں

مجھسا نہ باوفا ہے تمسا نہ پر جفا ہے
میرے تمہارے چرچے سب کی زبان پر ہین

پیدا اثر کیا ہے یہ سوز دل نے میرے
میرے سے آہ و نالے سب کی زبان پر ہین

جبتک کرے عطارد منشی گری فلک کی
یہ مہر و ماہ جب تک اس آسمان پر ہین

یارب رہین سلامت سرکار یہ ہمارے
جنکی سما کے چرچے سبکی زبان پر ہین

سامان قتل عاشق اب ہین وہان مہیا
تیوری چڑہی ہوئی ہے خنجر بہی سان پر ہین

ق

ہین اب وحید اونکے کچہہ طور ہی نرالے
کل اور شان پر تہے اب اور شان پر ہین

وحشی - جناب مستاخان صاحب رام پوری

فریاد آہ و زاری نالے زبان پر ہین
باد خزان کے صدمے بلبل کی جان پر ہین

ترکش سنبہل رہی ہے چلنے کمان پر ہین
تیار وہ ہمارے اب امتحان پر ہین

ہم سخت جان ہین ایسے خنجر کا منہ پہر یگا
تنہا ہین لیک بہاری لاکہونکی جان پر ہین

یہ منہی میٹہی باتین اون کی سمجہہ گئے ہم
پکوان پہیکے پہیکے اونچی دوکان پر ہین

تقدیر کے لکہے کی دیکہی جو میری گردش
چکر مین چاند و سورج بہی آسمان پر ہین

اے زندگی مبارک تو کلفتون سے چہوٹی
ہم موت کے ہین خواہان وہ امتحان پر ہین

تیرونسے ہمکو چہیدو اور برچہیو نسے مارو
ہمتو تمہارے عاشق ابرو کمان پر ہین

چرچے ہین آفتابی جوڑا ہے آسمانی
کیون ہم سے رشک ملایئن وہ آسمان پر ہین

ہے آج دہل کی شب کہدو نہ موت آئے
پردہ نشین ہمارے اسدم مکان پر ہین

کیا ہون بیان تمون کی جور و جفا کا ہمدم
جو کچہہ گذرتے صدمے وحشی کی جان پر ہین

ہنر - جناب سید منصب علی صاحب سندیلوی ضلع ہردوئی

کمرے پہ کمرے ایسے اُنکے مکان پر ہین
چند آسمان جیسے اس آسمان پر ہین

کیسے بشر فرشتے جو آسمان پر ہین
سو جان سے وہ صدقے اُس نوجوان پر ہین

کب ہین زمین کے اوپر کب آسمان پر ہین
عالم کی اب نگاہین اُس نوجوان پر ہین

پیری مین جب سے عاشقی ہم اُس جوان پر ہین
سو آفتین جہان کی بس ایک جان پر ہین

گستاخیونکا رتبہ ہے دیکھنے کے قابل
میری زبان کے شکوے اُنکی زبان پر ہین

جب سے مزا پڑا ہے گھر مین نہین ٹھہرتے
جب دیکھو شیخ صاحب مے کی دوکان پر ہین

خنجر کا خوف اُسکو شمشیر کی نہ دہشت
کھیلے ہوئے جو قاتل خود اپنی جان پر ہین

منصف ہو خود ہی دلمین کہ مینے کچھ کہا تہا
طوفان تو یہ تو بے زبان پر ہین

بھولا ہوا ہر ایک ہے نل اور دمن کا قصہ
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

تم جانتے ہو دل مین واقف نہین ہوئی
سب ہے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

بنواؤ نونگے تم ہین یہ دل و جگر دو
ستارے سات لیلو جو آسمان پر ہین

دیکھین ہوئین جبین پر اُنکی تیوریان بل سے
دو ماہ نو برابر اس آسمان پر ہین

کیا اغنیا کے آگے پھیلاتے ہاتہ اپنے
افلاس مین بھی مرتے ہم آن بان پر ہین

تقسیم کیون نہ کردون خود مین سگ و سگا کو
دونون کے دانت میرے سب استخوان پر ہین

نیرنگیان عجب ہین پہچانے کوئی کیونکر
وہ پھول ہین زمین پر پھر آسمان پر ہین

وہ ہونٹ سادے سادے خونریز نہین تھے
ڈہاتین گے کیا قیامت مائل جو پان پر ہین

چوٹی نہین ہے لپٹی پھولون سے یاسمن کے
اہل فرنگ قابض ہندوستان پر ہین

کرتا ہون مین اعادہ پھر کیون بگڑ رہے ہو
الفاظ یہ تمہارے میری زبان پر ہین

ارزان کیا ہے شاید کچھہ نرخ بوتلون کا
زہاد کیون ہزارون تیری دوکان پر ہین

دل ہو شکار نا وک منت ہو اپنی پوری
ہمنے یہ چلّے باندہے اسکی کمان پر ہین

وان حسن پر ہے نخوت یان ہے غرور الفت
وہ اپنی شان پر ہین ہم اپنی شان پر ہین

سبکو اوڈا رہے ہو کیون مجھسے اوڈ رہے ہو
شانون پر کیا تمہارے اے میر یجان پر ہین

دل ہٹ گیا جو میرا دل دیگا پھر نہ کوئی
وہ کس گھمنڈ پر ہین وہ کس گمان پر ہین

جور و ستم کا بانی اے دل ہے اور کوئی
ہیکار ہین یہ شبہے جو آسمان پر ہین

افشان کا کیا کسیکی یہ نور لے اڑی ہین
روشن بہت ستارے جو آسمان پر ہین

سو دو دست جب ہین انکی پوچھین تو کس سے پوچھین
کیا جانے کوئی اسکو کس کی مکان پر ہین

آیا نہ وعدہ کرکے کیا جانے کیا وہ سوچا
کیا کیا گمان تجکو اُس بدگمان پر ہین

وعدے کا کل کے دیکھین ہوتا ہے کیا نتیجہ
ہم آج تک تو ظالم تیری زبان پر ہین

گر کچھہ پتہ بتا دے ہم جا کے ڈھونڈ لاوین
تیرے حواس و اعظ کس آسمان پر ہین

اہل کلام قائل کیونکر نہ ہون ہمسر کے
جب خود کلیم ساکت اوسکے بیان پر ہین

ہجر۔ جناب محمد ناظم علی خان صاحب شاہجہانپوری تلمیذ جناب داغ مرحوم

عشق عدو مین نالے اون کی زبان پر ہین
کیا جانے کتنے صدمے انہی کی جان پر ہین

تن کر چلین نہ کیونکر جوبن اُٹھان پر ہین
پہلے تھے وہ زمین پر اب آسمان پر ہین

اک دن بیان کی تھی کچھ سوز دل کی حالت
اب تک مرے دہن مین چھالے زبان پر ہین

اس عشق کا بُرا ہو دو نو ہوئے ہین رسوا
چرچے ہمارے اونکے سبکی زبان پر ہین

بہولے سے کہدیا ہے اُنکو جو حور پیکر
بس اب کہان ٹھکانا وہ آسمان پر ہین

اف رے جمال دلکش اللہ رے جوانی
زنگت نکھار پر ہے جوبن اٹھان پر ہین

حصہ ہے زاہدون کا تعریف خلد کرنا
جو لطف ہین وہان کے انکی زبان پر ہین

اک داستان غم ہے ہر ایک لفظ میرا
کیا جانے کسکے شکوے میری زبان پر ہین

اون کے فراق کے غم رشک عدو کے صدمے
جتنی مصیبتین ہین سب میری جان پر ہین

جب منہ کہلا تو پھر کیا شکوے ہون یا گلے ہون
پوشیدہ سب تھے جو دلمین اب وہ زبان پر ہین

کہٹکا لگا ہوا ہے روز جزا کا دل کو
ہم کچھ زمین پر ہین کچھ آسمان پر ہین

کس لطف سے عدو کو کچھ قول دی رہے ہو
وعدے جو تھے کسی سے کچھ وہ بھی یہان پر ہین

اتنی بھی بیخودی کیا یہ بھی خبر نہین ہے
ہم فرش خاک پر ہین یا آسمان پر ہین

محشر مین کیا نہ ہوگی جو روستم کی پرسش
وہ کس خیال مین ہین وہ کس گمان پر ہین

کیا جانے کسکے جلوے پر تو فگن ہین انپر
چمکے ہوئے ستارے کچھ آسمان پر ہین

کیون مین نہ کہہ رہا تھا قصہ سنو نہ میرا
اب دلخراش آہین کس کی زبان پر ہین

اظہار بے کسی کا کرتا ہون پھڑپھڑا کر
قید قفس مین گویا میری زبان پر ہین

تکلیف قتل کرنا تجکو ضرور کیا ہے
کہیلے ہوئے ستمگر ہم خود ہی جان پر ہین

لکھتا ہے ہر غزل مین کیا صاف روزمرہ
اے بیخبر ہم تو عاشق تیری زبان پر ہین

ہوش ۔ جناب حیدر علیخان صاحب رامپوری تلمیذ جناب اوج

بیٹھے ہوئے جو دشمن اون کے مکان پر ہین
غیرت سے لاکھ صدمے اک میری جان پر ہین

خنجر بکف وہ قاتل اپنی زبان پر ہین
باندھے ہوئے کمر کو وہ امتحان پر ہین

دل کی ہے کیا حقیقت حاضر ہی جان محزون
آمادہ آپ میرے کیون امتحان پر ہین

سب پر ہے چشم رحمت کیا عام ہے عنایت
اوسکے کرم کے چرچے سب کی زبان پر ہین

کھینچین ہین گرم آہین فرقت مین سوز دل سے
یون آبلہ ہزارون میری زبان پر ہین

تیری کرے شکایت کیا جان ہے کسیکی
الفت کی تیری مہرین سب کی زبان پر ہین

وہ ہر طرح ہین اچھے لیکن ہے یہ برائی
مذکور دشمنون کے اونکی زبان پر ہین

روز ازل سے ہمتو ثابت قدم رہے ہین
آمادہ کس لئے وہ اب امتحان پر ہین

اے دل نہین سمجھتا جب وہ تجھے تو ہر دم
کیون اوسکے ذکر ظالم تیری زبان پر ہین

تم کو قسم خدا کی دل لے کے پیس ڈالو
آفت ہے اسکے باعث سو صد جان پر ہین

ارمان قتل ہم بھی لانے کو ہین زبان پر
تلوار وہ بھی اپنی رکھنے کو سان پر ہین

سنتے نہین تو ہم بھی کہتے نہین غم دل
وہ ضد پہ ہم بھی قائم اپنی زبان پر ہین

وہ شوخ سن رہا ہے افسانۂ محبت
ہم آپ کیسے حیران اپنے بیان پر ہین

بلبل کو قید کرکے صیاد پر بھی لوچے
لازم نہ جور اتنے اک بے زبان پر ہین

اوسسے ہوئی جدائی حسرت ہے ہمدمی مین
دو ہری مصیبتین یہ اک میری جان پر ہین

غیرون سے بات کرنا ہم سے نظر لڑانا
ہم جان و دل سے قربان اس آن مان پر ہین

یون تجکو روکتے تھے عشق بتان سے اے دل
یہ صدمہ ہائے فرقت اب کسکی جان پر ہین

تسکین دے رہا ہون یہ کہکے اپنے دلکو
وہ آج آنے والے میرے مکان پر ہین

نالون نے میرے سر پر جائم اوٹھالیا ہی
سارے زمین والے اب آسمان پر ہین

سودائے زلف جانان جیسے ہوا ہے ہمکو
لاکھون بلائین نازل اک میری جان پر ہین

لازم ہے ہوش ہم سب دل سے کرین تجھہ
حملے خرابیون کے اردو زبان پر ہین

ہدایت - جناب ہدایت حسین صاحب تلمیذ جناب بسمل

قربان جناب زاہد حور ونکی شان پر ہین
صدقے مگر تمہارے ہم آن بان پر ہین

یہ بات ہے تو کیا ہے جو بات تک نہ پوچھین
چرچے انہین کے ہر دم میری زبان پر ہین

تیر و تفنگ و نشتر تیغ و سنان و خنجر
کیون اتنے وار اونکے اس خستہ جان پر ہین

تصویر جنکی میری نظرون مین پھر رہی ہے
ہر شے مین اونکے جلوے اور آسمان پر ہین

آنکھیلیون سے چلنا ہر بات پر وہ ہنسنا
یون بجلیان گراتے عاشق کی جان پر ہین

مجھسے ہے سخت نفرت غیر و نسی ہی محبت
زیبا یہ باتین ایجان کب تیری شان پر ہین

دست ستم مین اپنے شمشیر لے تو دیکھین
ہم بھی ہین مستعد وہ گر امتحان پر ہین

اک رنج ہجر ہی تہا اب رشک غیر بھی ہے
صدمے پہ صدمے ہر دم ہیدل کی جان پر ہین

عارض جو تیرے دیکھے وہو کا ہوا یہ مجکو
شمس و قمر زمین پر یا آسمان پر ہین

خندان ہے دل کا غنچہ مثل گل شگفتہ
چہڑیان سی پانچے کی پڑتی جو ران پر ہین

اس مہروش کے غم مین کیا یہ بھی پٹتا ہی
یہ نیل کس سبب سے سب آسمان پر ہین

درد و غم و الم نے گھیرا ہے مجکو ایسا
آہ و بکا ہے لب پر نالے زبان پر ہین

یہ انتظار اسکا رہتا ہے مجکو ہر دم
در پر کبھی نگاہین گہہ آستان پر ہین

پوشیدہ خود ہین لیکن جلوہ دکھا رہے ہین
سو جان سے ہمتو شیدا اس آن بان پر ہین

ہادی ملا نہ اب تک ایسا کوئی ہدایت
اونکا پتہ بتائے جو آسمان پر ہین

یکتا - جناب فتح محمد صاحب مرزا پوری ہیڈ ماسٹر فورٹ میونسپل اردو سکول

ظلمون سے اونکے صدمے عاشق کی جان پر ہین
پہرہ تمہین ستم کی مثل آسمان پر ہین

روشن کرشمے انکے دونون جہان پرہین
ہین گاہے لامکان پر گاہے مکان پرہین

ہان سے کبھی جلایا مارا کبھی نہین سے
اعجاز سحر دونون اون کی زبان پرہین

سنکر سوال بوسہ یون چپ لگی ہے اونکو
خاموشیون کی مہرین گویا زبان پرہین

راز و نیاز کی اب مشکل ہے پردہ داری
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پرہین

انکھون کی گردشون سے ہوتا ہی صاف ظاہر
ابرو نہین یہ تیغین سفاک سان پرہین

سنہ سے کسی کے آگے اک بھی نہین نکلتی
مطلب کی یون تو باتین لاکھون زبان پرہین

طالب وہ دل کے پہلے ہم خواستگار بوسہ
وہ اپنی آن پرہین ہم اپنی آن پرہین

صدمے سے چھلگئے ہین الدری نزاکت
پھولون کی بالیان بھی بار اونکی گران پرہین

چاہے چھری پھرا دے بازو نہ توڑ ظالم
ہم ایسے بیکسون کی صیاد جان پرہین

تم تو بہت بڑے ہو عاشق مزاج یکتا
الفت کے نام سے اب کیون ہاتھ کان پرہین

یاس - جناب مولوی شرف الدین صاحب ٹونکی

سب کے خیال مین ہین سب کی زبان پرہین
ایسے ہی چاہنے والے آپ آسمان پرہین

مجکو یقین نہ ہوگا قاصد یہ پھر نہ کہنا
وہ اور بوالہوس کے جائین مکان پر ہین

برسون ستم سہے ہین شکوے ابل پڑے ہین
اب سب وہ دل کی چوٹین ظالم زبان پرہین

وہ غیر کو نچھوڑین ہم اون کو چھوڑ دین گے
وہ اپنی آن پرہین ہم اپنی آن پرہین

لخت جگر ہے نعمت خون جگر ہے شربت
سب لذتین جہان کی قانع کی خوان پرہین

ہم کشتۂ وفا ہین ہون داد خواہ کس کے
محشر مین اپنے شکوے اپنی زبان پرہین

دنیا کی سربلندی ہے آسمان کی نیچے
جو ہین زمین کے نیچے وہ آسمان پرہین

کیا اب بھی یاس کو ہے اونسے کوئی تمنا
اب بھی دماغ اونکے کیا آسمان پرہین

یہ غزلین بعد تحریر و ترتیب گلدستہ آئین اسلئے اخیر مین درج کی گئین

ارمان - جناب عبدالاحد خانصاحب بہوپالی تلمیذ جناب شہید ٹونکی

جو ہین کرم تمہارے غیرون کی جان پر ہین
اون کے دماغ اس سے اب آسمان پر ہین

محفل مین آج آئین اغیار بات جب ہے
وہ بھی ملے ہوئے سے اب امتحان پر ہین

دشمن سے مل رہے ہین ہم منہ کو تک رہے ہین
افسوس مہربان وہ نامہربان پر ہین

دل میرا جانتا ہے یا مین بھی جانتا ہون
فرقت کے صدمے جو جو مجھ ناتوان پر ہین

ترک چمن کا صدمہ پھر اوسپہ قید بلبل
صیاد ظلم کم یہ اس بے زبان پر ہین

غیرون کے ساتھ آئے تربت مری منانے
بیجا یہ ظلم اب تو مجھ ناتوان پر ہین

بلبل تو ہے قفس مین برسون ہوئے ہین اُسکو
یہ اور جانور کے اے باغبان پر ہین

اس عشق کی بدولت یہ کچھ تو ہو رہا ہے
ہم مہربان دل سے نامہربان پر ہین

دشمن یہ گر پڑین گے اک روز برق بنکر
موجود میرے نالے سب آسمان پر ہین

اس ڈھنگ سے سنایا حال شب جدائی
وہ بھی سنے ہوئے اب میری زبان پر ہین

رنج شب جدائی رشک عدو کا صدمہ
صدمے زمانہ بھر کے اس ایک جان پر ہین

عیسے سے مصطفے کا رتبہ کہین بڑا ہے
وہ چرخ چار مین پر یہ لامکان پر ہین

جوش جنون نے چل تو مجھکو سوئے صحرا
مین جن پہ مٹ چکا ہون وہ تو مکان پر ہین

کیونکر نہ یہ جلین گے جب شمع جلتی دیکھین
پروانون کے یہ کشتے یون شمعدان پر ہین

پہلے تو خود ہی دل مین اپنے مجھے جگہ دے
اب بدگمانیان کیون اس میہمان پر ہین

قاصد سے پہلے مژدہ وعدہ کا دیدیا ہے
پوشیدہ کیا تمہارے وہم و گمان پر ہین

صیاد اب قفس سے بلبل کو چھوڑتا ہے
کیا اوڑ سکے گی آخر جب ناتوان پر ہین

گرداب غم مین کشتی اب ڈوبنے ہی کو ہے
باد الم کے جھونکے جب بادبان پر ہین

اغیار سے لڑائی کچھ اون کی ہوگئی ہے
اب مہربان اپنے وہ قدردان پر ہین

اس عشق کا برا ہو رسوا ہی کر کے چھوڑا
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

تربت کی خاک اوڑ اکر پہونچی ہے آسمان تک
عاشق تمہارے دیکھو کس اوج و شان پر ہین

ارمان و حسرتون کا وہ خون کر رہے ہین
فرقت مین کم یہ صدمے اس خاندان پر ہین

عاصی جناب محمد یحییٰ علی کاکوروی ڈگری نویس ججی مراد آباد۔

نازو ادا و غمزہ مجھ ناتوان پر ہین
لاکھون بلائین نازل اس ایک جان پر ہین

آمادہ تیغ لے کر وہ امتحان پر ہین
مقتل مین کھیل بیٹھے اب ہم بھی جان پر ہین

غیرون پہ سب ستم ہین مجھ پر بڑا کرم ہے
سمجھے ہوئے ہین دل مین یہ جسکی جان پر ہین

خنجر سے پوچھ ظالم تب لطف آئے تجکو
مجھ سخت جان کے قصے مسکی زبان پر ہین

افسانے دل جلونکے سن سن کے جل رہی ہے
اے شمع جب تو شعلے تیری زبان پر ہین

رنج و الم نے سارا گھر بھر دیا ہے دل کا
احسان مہمان کے اس میزبان پر ہین

سن سن کے میری باتین کیونکر کہین نہ دشمن
اوصاف تیغ قاتل ہر دم زبان پر ہین

دل کی طپش نے گوئے بازی بنا دیا ہے
کاسہ ہے زمین پر ہین گھر آسمان پر ہین

کیا مدعی کی چاہت مذکور جس کا کچھ ہو
میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

اشک سفید و خونین آنکھونمین بھر رہے ہین
یاقوت و لال و گوہر کیا اس دکان پر ہین

غیرون سے اونکو ہنسنا ہمکو یہی ہے رونا
وہ اپنی بات پر ہین ہم اپنی آن پر ہین

کانٹون مین آبلون مین رہتی ہے پھوٹ ہم
وہ نوک کی ہین سیتے یہہ آسمان پر ہین

وحشت نے کر دیا ہے عالم سے ہمکو باہر
ہین لامکان مین عاصی بیٹھے مکان پر ہین

ہلال جناب حافظ حفظ الکبیر صاحب میرٹھی تلمیذ جناب شہید ٹونکی

روشن ستم تمہارے سارے جہان پر ہین
میرے تمہارے چرچے سب کی زبان پر ہین

غیرون نے اونکو اپنا بیشک بنا رکھا ہے
شکوے ہمارے ہر دم اُنکی زبان پر ہین

ہے قابل ترحم یہ کہنا اون سے قاصد
لاکھون طرح کے صدمے اُس ایک جان پر ہین

جبسے تمہارا سودا پیدا ہوا ہے دل مین
سو سو طرح کے صدمے اک میری جان پر ہین

رسم نیاز پہلے تمسے بڑہائے نا حق
فرقت کے صدمے لاکھون اب میرے جان پر ہین

پچھتا رہا ہون دل کو اُنسے لگا کے ہمدم
کر توت ہین یہ میرے جو میری جان پر ہین

ہم بھی تو دیکھین دشمن اب کیسے ٹھیرتے ہین
باندھے ہوئے کمر وہ اب امتحان پر ہین

غیرون سے ترک ملنا اب اُن کا ہو چکا ہے
صد شکر ہے سُنا ہے اپنے مکان پر ہین

ہر اک کے دل کو اپنے قبضہ مین کر رکھا ہے
ایسی نگاہین اُنکی ہر نوجوان پر ہین

مینے کہا کہ آؤ گھر میرے ہنسکے بولے
تم اور شان پر ہو ہم اور شان پر ہین

کرتا تو بات کا کیا مڑکر اِدھر نہ دیکھا
مغرور ایسے اپنی وہ آن بان پر ہین

اب دیکھتی ہے ہمت اظہار درد و غم کی
مجھسے کہا ہے عاشق تیرے بیان پر ہین

اُس بیوفا نے میری دیوانہ کر رکھا ہے
لاکھون گمان تجھکو اپنے گمان پر ہین

آہ رسا نے اون پر ایسا اثر کیا ہے
اب تو ہلال ہم بھی اون کی زبان پر ہین

عرش جناب سید محمود علی صاحب ساکن بسولی۔

وصف اُسکے آشکارا پیر و جوان پر ہین
قرآن کی آیہ شاہد حیدر کی شان پر ہین

مشہور تم ہو آقا کہتے ہین مجھکو خادم
میرے تمہارے چرچے سب کی زبان پر ہین

آیا ہے مصطفےٰ کو خلد بریں سے طائر
مہمان منیب و نایب آج ایک خوان پر ہین

پی ہے غدیر خم کی جب سے شراب الفت
اب تک مزے اُسی کے کام و زبان پر ہین

ہر بیت مین رقم ہے اے عرش وصف حیدر
نازان بہت ہم اپنے حسن بیان پر ہین

خیال جناب محمد صفدر علیخان رمپوری مدرس سکین کہیڑہ تلمیذ جناب صبیر

عشاق صدقے ہوتے یون اُس مہ رخان پر ہین
پروانے جیسے گرتے اک شمعدان پر ہین

جب سے کہ زلفین لٹکی اُس گل کے کانپر ہین
لاکھون بلائین اُتری عاشق کی جان پر ہین

ہر پا خرام ہوا اک حشر جس حسین کے
سب کی نگاہین پڑتی ایسے جوان پر ہین

عشاق کے دلونکو کر دیتے ہین پریشان
پیچیدا نکی زلفین جب آتی کان پر ہین

حسن و بلا بالون نے اور بھی کیا ہے
بجلی کے ساتھ ملکر چڑھتے یہ کان پر ہین

فرقت مین تحفے لاکھون ملتے ہین بحر و غم کر
کیا کیا کرم تمہارے مجھہ خستہ جان پر ہین

تمکو قسم ہے اپنی بتلایئے تو صاحب
ہر روز آپ جاتے کسکے مکان پر ہین

روزانہ وعدے مجھسے کرتے ہین آپ لیکن
اک روز بھی نہ آئے میرے مکان پر ہین

ہر روز خط پہ خط تم لکھکر کے بھیجتے ہو
بے حد عنایتین یہ کس مہربان پر ہین

آیندہ وصل کی اب امید کیا ہو قاصد
جب سُنکے نام رکھتے وہ ہاتھہ کان پر ہین

ہا ناکہ مدعا بھی اُنسے نہین نکلتا
پر ہمتو عاشق اُن کی شیرین زبان پر ہین

اکدن خیال ہمنے اُنسے جو حال پوچھا
بولے کہ ہم بھی مائل اک نوجوان پر ہین

تنویر جناب سید یوسف حسن صاحب ایڈیٹر حیدرآباد دکن تلمیذ خبیث نوفیہ

جب سے کہ وہ ستم گر دوران امتحان پر ہین
غم سخت جانیون کی یہان اپنی جان پر ہین

مانند شمع محفل خاموش ہون تو کیا ہون
لاکھون مطالب دل میری زبان پر ہین

سوز دروں نے میری اچھا اثر دکھایا
مجھ سے سوا دہ مضطر میری بیان پر ہین

یاران دہر کے ہم کیا دوستی پہ جائین
دلمین کدورتین ہین شکوے زبان پر ہین

ہوجائینگے وہ ظاہر ہم اونکو دیکھ لینگے
مانا کہ ہم نے ایدل رہ لامکان پر ہین

ہین ڈر رہا ہون اپنی برباد یون سے یارب
صیاد کی نگاہین کیون آشیان پر ہین

آسے قرار کیونکر ہو تو سکون کیون ہو
قبضہ کیے ہوے وہ دل کے مکان پر ہین

مٹ جائینگے وہ اکدن مانند نقش خاتم
جنکو گھمنڈ اپنے نام و نشان پر ہین

وہ اور بزم عشرت کیسی کہینگے یارب
لاکھون طرح کی مدد یان میری جان پر ہین

اس اضطراب دل سے رہتے نہین ہین یکجا
گہہ ہم زمین پر ہین گہہ آسمان پر ہین

کیون غم سے مخلصی دین یاس و امید و حرمان
لینے کو جان میری دہ میری جان پر ہین

رہتا ہے دلمین اپنے ہر دم خیال دلبر
قربان جان سے ہم اس مہمان پر ہین

انکار وصل کرکے اقرار کیون کرین وہ
جو کہدیے زبان سے اپنی زبان پر ہین

کیا کیا بلند مضمون لائے ہین آسمان سے
طبع رسا سے اپنی ہم آسمان پر ہین

پہلو بدل بدل کر چلتے ہین وہ جو فقرے
یہہ بدگمانیان بھی بہکہ تو گمان پر ہین

ہم جانتے ہین اپنی سب خوبی معتدر
الزام ناروا یہ کیون آسمان پر ہین

دیکھین تو کس طرح وہ جاتے ہین گھر عدو کے
ہم اپنے جذب دل کو آج امتحان پر ہین

پایا ہر چند سب نے عمر نے ایک میری
اے مرگ آج تیرے احسان جہان پر ہین

سچ سچ بتا کہ قاصد کیا تجھ سے کہدیوہ
کیون رنج و غم کی جلے تری زبان پر ہین

کیا جانے دشمنون نے اونکو پڑھا دیا کیا
برہم وہ آج اپنے کیون پاسبان پر ہین

کیون وہ خفا ہین اپنی تصویر پر سے آئین
یہہ مہربانیان سب اس خستہ جان پر ہین

تسکین عبد العزیز رامپوری کاتب گلدستہ ہذا

ہر دم تمہاری باتین رہتی زبان پر ہین
اب تو طریقہ ہم اپنے بیان پر ہین

پیغالہ ریز افغان کس کس گمان پر ہین
جنگاریان سی اوڑتی میری زبان پر ہین

پہنچے کبھی نہ ہمکو اسطرح رو کتا تھا
کچھہ بدگمانیان سی حراب پاسبان پر ہین

ہر بار پوچھتے ہو احسان سمجھکے ہمکو
ہم گفتگو پہ قربان صدقے زبان پر ہین

دیدہ تری لگی ہے تار رسے کم نہین ہین
نظرون مین عاشقون کی سب آسمان پر ہین

کچھہ کہہ تو منہ سے ظالم کسواسطے خفا ہے
ہر لحظہ یہ خفائین کیون مری جان پر ہین

عمر بسر شد خیون سے دلکو بچاؤن کیسے
کس کس طرح کے حملے مجھہ ناتوان پر ہین

وصف نظر ہی حاصل دلکو ہماری کیسا
جوش نقاب سی وہ کس آن بان پر ہین

رونا ہی عمر بھر سی اور عمر بھر رہیگا
دنیا کی سب بلائین اک اپنی جان پر ہین

کیون جائین جان دینے کیون آبرو گوائین
اب دشمنون کی جھمکٹ اونکے مکان پر ہین

محفل مین دیکھتے ہین کس کس عزیز کی باتین
دشمن کی گالیان ہین اونکی زبان پر ہین

کہتے ہین بار خاطر آتا ہین تیر پیکان پر
الزام اونکے کیسے اک ناتوان پر ہین

تسکین کی غزل ہوئی تیار ہیر مین یون
ہر دم جو آہ و نالہ رہتی زبان پر ہین

حصہ دوم غزلیات

اثر - جناب امیر خان صاحب مراد آبادی

باقی کے ایک سو دس سکھی کسان پر ہین — دس کہیت پاس اوسکے میری لگان پر ہین
مین کس خیال مین ہون وہ کس خیال مین ہین — مین کس دہیان پر ہون وہ کس دہیان پر ہین
گلیون مین پھر رہے ہین کیون دستکین وہ دیتے — انکے مکان پر ہین اونکے مکان پر ہین
پھر کی تہی دل لگی کیون اتنا برا جو مانا — وہ ٹیڑھے ہے بنکے بیٹھے اب کس گمان پر ہین
جاتے ہین اب کہان وہ ہمنے بہی دیکھ پایا — دیکھو وہ ہمسے چھپکر بیٹھے مچان پر ہین
ہم گہیرے گہیرے گہیرے وہ بہاگے بہاگے بہاگے — آخر کو آن کو دے خود اپنے تہان پر ہین
جرنیل فوج ہوکر کہتے پھرین گے ہر جا — ہٹ جاؤ سامنے سے ہم اب کمان پر ہین
داڑہی چڑہی ہوئی ہے پگ بندہا ہوا ہے — یہ ٹہاٹہ اونکے آخر کس آن بان پر ہین
بازار سرفروشی اب گرم ہو رہا ہے — وہ بیچنے کو سودا بیٹھے دوکان پر ہین
ہے فکر سب کو اسدم ہے کال کا زمانہ — نظرین سبہی دہان پر ہین آنکہین سبہی دہان پر ہین
ہین عشق کی بدولت دونون جہان رسوا — میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین

کیا اور کوئی اون کو ملتا نہین ہے اثر اب
آئے ہوئے جو اس دم میرے مکان پر ہین

بیچین - کلن خان رسیخی گو رامپوری

سو سن کی باتین مخفی ظاہر جہان پر ہین — بارہ برس سے ہے ہے بیچین پریشان پر ہین
غش ہمتو آسمان کے اس امتحان پر ہین — زہرہ کرشمے قاتے اختر کی جان پر ہین
خورشید خان کو دن مین ملتی ہے اک روٹی — فاقہ اون کی زندگی ہے جو آسمان پر ہین
شہد سے خصم سے الفت اپنی بنے گی کیونکر — آج اس مکان پر ہین کل اور مکان پر ہین

گوہر سے ہیرا بیگم کیون کر نہ بڑھکے بولین
ماتھے پہ چاند تارے اودھر آج کان پر ہین

چوتھی کا میری کہانا اسطرح سے لٹا ہی
جو تین تین بہو کے ایک ایک خوان پر ہین

دل کی مراد جلدی پاؤن گی کر بلائی
منت کے بینے چلّے باندھے نشان پر ہین

رستم نگوڑے ہم بہی اون کے ہین نام لیوا
اب تک بہی رعب جنکے سر پہلوان پر ہین

تمکو غرور مرزا پہونچائیگا فلک پر
پر ہمسے مرنے والے کب آسمان پر ہین

اس چہیڑ کے مین واری مجکو بنا رہی ہین
میری زبان کے شکوی اونکی زبان پر ہین

کہتے تہے تم تو مرزا دولت ہی میرے گہر ہے
دو ٹوٹے پہوٹے برتن خانی مچان پر ہین

گاہک ہے سب زمانہ ہم بہی خریدار لائین
سنبل تمہارے سودے کسکی دکان پر ہین

چنپا چمن مین بولین سورج مکہی سے ہنسکر
ہلدی پہ تم فدا ہو ہم زعفران پر ہین

خوش ہوکے کیون نہ لین گے اسکو ستارہ بیگم
تارون کے بیل بوٹے شبنم کی تہان پر ہین

لالہ کو چونا مل سے امید سرخروئی
جو خون کرنے والے دہڑی کی بان پر ہین

جس مین دہرا ہوا ہے مہدی کی خونکا بیڑا
لالن کی بہی نگاہین اوس خاصدان پر ہین

اقبال خان کے بل پر دولت ڈرینگی کس سے
مرزا سے اب ہے ان بن عاشق تہان پر ہین

صدمون کی اپنے تمکو کیا قدر اے سلیمان
پریون کے دم سے پونچہو یہ جن کی جان پر ہین

آوازے کس رہے ہین بی سونا جان مجہپر
کندن بوا یہ بہوئی کس نوجوان پر ہین

مہتاب خان سے مہرن کیا خاک مین ملا ہون
مین تو زمین پر ہون وہ آسمان پر ہین

شبنم دوپٹہ اپنا ناحق سنبہالتی ہین
اب کسطرح چہپینگے جوبن اٹہان پر ہین

مرزا سے سورما بہی دیکہے نہ ہمنے گیان
خنجر میان کا گہنسل برہم میان پر ہین

گو شمع سی جلی ہین لیکن زبان نہ کہولی
گل خان بہی وفا مین میری امتحان پر ہین

انشا کی ریختی سے بڑھ کر یہ ریختی ہے
بندش کے حسن ظاہر ہر قدردان پر ہین

بیچارہ ہین تو اپنے نواب پر ہون قربان
آقا کے میرے احسان سارے جہان پر ہین

دیگر مذکر و مونث

مدت سے ہمتو عاشق اوس نوجوان پر ہین
دو برج چھوٹے چھوٹے جسمکو مکان پر ہین

طیار قحط صاحب روز امتحان پر ہین
کھاتے تھے تین پر جو وہ ایک نان پر ہین

ناوک فگن بہت ہین اوٹھے گا لطف سارا
چلے مین مطمئن وہ اپنی گمان پر ہین

چابک سواریون سے پہرا ہے جنکو تین تھے
وہ بدلگام مائل بندے کی ران پر ہین

پیل دمان پہ ایدل ہے دانت اونکا منبک
ایسے جو شیفتہ وہ اک فیلبان پر ہین

عمر روان رسن ہے انسان چڑھنے والے
نٹ کی طرح قلابین سب ریسمان پر ہین

گاہے وہ خون تھوکے گاہے وہ لال اُگلے
اوسکی ادا کی تیغین گردون کی سان پر ہین

کاتک کا ہے مہینہ سردی چمک رہی ہے
وان وہ اوبہار پر ہین یان یہ اُٹھان پر ہین

فرط خوشی سے اپنا کیون سرخ ہو نہ چہرہ
قسمت سے آج قابض لونکی کان پر ہین

کس کس مزے سے اوسنے لانبا کباب کھایا
دو کوفتے فقط اب چھوٹی سی نان پر ہین

اگلے کو پہلے بھکنون یا پچھلے کی خبر لون
دو دو گہرون کے قصے اک میری جان پر ہین

سرخ و سفید رنگت اور رد تونکو ہنسائے
ایجان ہمتو شیدا اوس زعفران پر ہین

مجنون ہوئی ہے لیلی سودا ویت ہی ظاہر
کچھ داغ گالو پر ہین کچھ زخم ران پر ہین

مرکر بھی بولتی ہے اُف رے ترا کرشمہ
جادو وہان بھی قربان اس بیزبان پر ہین

نیچی دکان سے اونکی بندی تو لینگے حلوہ
پکوان سارے پھینکے اونچی دکان پر ہین

اوسپر مین کس طرح سے پیدا کرون رزاعت
تقصیر تو زمین کی غصے کسان پر ہین

اوس شوخ کی گڑہی پر بلے مرے نہ سمجھو
یہ غزنوی کے حملے ہندوستان پر ہین

ہم آج کپڑا دیکر اون کو بنا ئین گے ٹھوری
بگڑے ہوے دل سی خاصی کی تہان پر ہین

کہنچتے ہین کیون وہ اتنے ناوک ہی پا ہین اپنے
بیکار اونکے دعوی خالی کمان پر ہین

سر سے چڑہے رکھب پر اوتر ین رکھب سے سر پر
اے یار ہمتو بسمل دو سر کی تان پر ہین

اصل اصول پر ہے ہر دم نگاہ اپنی
سب لوگ بت پہ عاشق اور ہم چہان پر ہین

جس مین بہرا ہوا ہے گلفشد آفتابی
کیون شیخ کی نگاہین اوس مرتبان پر ہین

ورزش کی وجہ سے ہے تن مین مری یہ سختی
بندے کے چھیچھڑے کو فوق استخوان پر ہین

اس فحش مین کنائے اونکی ہزل مین گالی
مضمون ہمارے بالا صاحب قران پر ہین

سرکار کے کرم سے دربار مین ہم آئے
یہ چین مین صدقے قربان مالک کی شان پر ہین

موجد ۔ جناب موجد صاحب بریلوی

دہقان بچونکے غمزے کس آن بان پر ہین
طوطے اوڑا رہے ہین بیٹھے مچان پر ہین

اس چارپائی پر بہی تم لیٹتے ہی سوئے
بیٹھے ہزار کھٹمل گو بان بان پر ہین

لین چٹکیان کسی نے انکار کون مانے
کیا لال لال دھبے بیوجہ ران پر ہین

کیون منع کرتے کرتے رندون نہون پہونچے حظ
مانا کہ زندہ لوٹے لوہو لہان پر ہین

تیار نوچیان ہین ۔ کرچین مانگہ اب
یہ کہیت اوتہنے والے اچہی لگان پر ہین

محفل مین اوس پری کی کیون تان سین گایا
سو طعن ہین سرون پر سو لعن تن پر ہین

غیر اور عدو کی شرطین چہری بگاڑ دینگے
جو ناک ناک پر ہین یا کان کان پر ہین

میخوار اچھے آئے - ساغر لیا - چڑھایا
بیچارے بنگ کش ہین جو گھونٹا جہان پر ہین

فرقت مین ٹاپتے ہین بے آب و دانہ دونون
ہم اپنے تہان پر ہین وہ اپنے تہان پر ہین

اوسکے کتابی رخسہ موحد فدا ہی جیسے
قرآن پر مسلمان - ہندو پران پر ہین

یوسف - جناب محمد یوسف خانصاحب والایتی طالبعلم

رباعی

بفرقہائے سلاطین چو تاجگشت حضور
بطبقہائے زمین حکم اشش ظہور آمد

باسمان عزت تخت او قرین شد
بجان دشمن او خود بخود فتور آمد

غزل

دیگر غمے ندارم ذکر تو بر لبان است
این داغہائے حسرت مجموعہ جہان است

اے شاہ ماہ رویان رسوا منم ز عشقت
این عشق تو بستم کز منظم صفت بجا است

شاکر منم بہجرت ذاکر منم بذکرت
کافر منم بہ مہرت اشنا ام برین بیان است

این شعلہ ہائے رویت در این جہان نگنجد
روشن جہان ز نورت آن خود باسمان است

چون وحشت فراقت رسوا نمرد مارا
میرے تمہارے چرچے چاری بہر زبان است

منکر ز حسن جانان کافر اگر نباشد
در بزم مشرکان شد مشرک پر از زیان است

از جور آن ستمگر مجروح شد دلے زار
احوال آن بدین گون روشن بدین جہان است

این تن خراب جثہ دور است گر ز کویت
دلہا ست گر ز کویت کویت چو بستان است

آہ و فغان زدوریش کارے نمی آید ما
صد ہا فراق صدگون بارے بجان گران است

انوار روے جانان بر ترز ماہ تابان
احوال زار عاشق ہر دم پر از خزان است

عاشق منم برویت فرہاد کوہ کن بود
جان کندنم ز دردش اقرار برنشان است

انصاف گر ز عاجز پرسد حبیب یکتا
گویم ز جور ظلمت دلبر کجا امان است

این غمزہ ہائے جادو دلبر نمود خستہ
قربان شوم ز این ہا ہر یک بدل نشان است

از جور تو چہ باک است جور شما بجا ہست
حزن الحبیب یعنی وصل ز این وصیل پر زبان است

شکرت شکر دائم بر تخت این جہان گر
ناشش بلب نگویم، وشاہ شاہجہان است

وارا است با سکندر گویند وقت حجلت
این خلق اش از کجا شد مقبول کل جہان است

بہرام را شجاعت در عالم عیان بود
لیکن بہ پیش سرکار مجرم فقیر بجان است

زین بعد بابی را مثل دگر نہ بینم
اخلاق برگزیدہ او را بہ آسمان است

عمی است بہر سلطان اوصاف او عیان است
جواد ہم دلاور مقبول انس و جان است

چون جوہر فشان شد مضطر نما بعالم
خادم غلام او شد سوغات او بجا است

اوصاف او نگویم گر گویم و چگویم
خاموشی از ثنا اش حد ثنا عیان است

روپ لعل - جناب روپ لعل صاحب پاشندہ پرگنہ ٹانڈہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
رونق ہین سرکار بام پر خدا رکھے قدیم

میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
دنیا کے گل گلشن باغون جہان پر ہین

روسن کہلاتے ہے دنکو سب کو چراغ ہین
محفل مین آج حضور مثل عید چاند شان پر ہین

بادل نمود ہوتے ہین چرچے زبان پر ہین
رحمت حکم نہین ہے نا بارس جہان پر ہین

غنچہ کہلاتہ کلیان خوسبو زبان پر ہین
مارس کی امید کرتے ہین دعا سبکی زبان پر ہین

سرکار دولتمدار ریاست مین چراغ ہین
روسنی ہے جہان مین محفل مین آفتاب پر ہین

تاریخ مقرر ہے مصارا سب کی زبان پر ہین
سنتی ہین سرکار خوس دلسی سبکو خطاب یا ہین

عملہ یہ غزل بجنسہ مطابق تحریر مصنف بالحاظ غلطی ہاء رسم الخط و غلطی الفاظ وغیرہ درج گلدستہ کی گئی ہے۔

روسن ہوئی آنکھین شمع جلا ملا
آج سب کو سرکار مین روبرو عید چاند ملا

بیٹھے کہڑے ہین سب صاحب استاد سرکار گہر ہین
رکھے کلاہ ڈوپی سان پر ہر رنگ کی چاند پر

سامان آج گلسن قصہ ہے باغ بان
میری زبان پر تعریف قلعہ بیٹا ہون آس مان

دیوار ہے قلی کی اونچی روسن ہی ماہ تابان
روسنی لگی ہے بجلی لالٹین نے کیا برابران

گلستان کہلاتا ہے قلعہ مین گلسن کیا برابران
کیاری بنی ہوئی ہین کیا صاحب مٹہی برابران

اتلس جام دانی بزازی دوکان پر ہین
خریدلین صاحب سرماسامان دکان پر ہین

دنیان جہان رونق آس مان پر ہین
یہ آج چاند تارے اس کوٹہی بام پر ہین

بلبل طرفتی ہے بے گل سنگل زبان پر ہین
اوڑتی پہری ہے بلبل غنچہ کہلانہ ساخ پر ہین

کیا کی ہے ہنرگری ملایا ہے سیر دہن
سر پر تاج ساہی حضور کے بیچ مین مجلی دہن

کیسے کیسے جیوین ملک مہر ہین ہین
کیا کارخانے سرکار کی روزی کہہن ہین

میری تماری چرچے سب کی زبان پر ہین
لگی ہی روسنی بجلی پہرے دار کی بندوق ساہیز

پہولون کی لگی گردی کنارا گلاباس مین
روسن شمع ہے سب کی کیا نگاہین تا رہین

یہ رونق ہے آج محفل کی سب سامان نظر ہین
بجلی کی روسنی قلعہ مین سب سرکار کی سان ہین

کیا سوق گلسن مین بہار آرہی ہین
ہر کس بشر جامع تن مین رنگ کہارہی ہین

میرے تمہارے چرچے سب کی زبان پر ہین
اس قلعہ کے گرد مین بزازا دوکان گر ہین

ریاست مین انتظام کاری کیا کیا ہنر ہین
بولس کی کلاہ سرخی کیا ہر ایک سان گر ہین

اس قلعہ کے گرد مین سب ہی دوکان گہر ہین
کیا ہے سنار زرگر حلوائی شیرنی زبان پر ہین

ترح ترح کے پرزے بنانی سکلی گہر ہین
جن کی تعریفین میری زبان پر ہین

چہوٹی جو تیر بازی کیا انگریز کمان پر ہین
ہوگئی روسنی بجلی کی یکدم سی تعریف زبان پر ہین

محفل ہے شمع روسن سایر کے روبرو
پڑتے ہین سہر خوانی دہا دہا زبان پر ہین

تعریف کیا کرون محفل کی سان ہین
ہین سب طرح کی روسنی سیسے سمان پر ہین

قلعہ یہ بنا ہوا ہے پردے چمکین لگین ہین
دیکھو ذرا نظر سے کیا برج آسمان پر ہین

دیکھے اس ریاست مین عجایت گہر ہین
کہاتے ہین ریاست زق اور سب امانور ہین

کیا تعریف کرون فوج گر کی
فوج ہے مثل آتس گر کی کیا کیا ہنر ہین

میرے تمہاری چرچے سب کی زبان پر ہین
بلبل فدا جو تہی اوس گل رنگ پر

کرتی پہری کلول ہر برگ بات پر
بیٹہی جو اوڑ کر کے یک دم سے ساخ پر

لاگا جو خار اوس کے گرا گل زمین
بلبل راج کے رہی گی اوس گل کی ساخ پر

دیکہی کیا ہے رونق سب آس مان پر ہین
پانو نکے لگے ہین بیڑی بنے کی دکان پر ہین

چاہ ہے دو دسیرین اور بیضہ قلیہ کا سیر ہین
تما کو علاحدی سب دو کان پر ہین

اونچی سیڑہین لگی ہوئی ہین اور سب بام پر ہین
سجلی ہے روسنی کی لالٹین تنے فرش پر ہین

سب ہے آج رونق ستاری آس مان پر ہین
آج سب یہ ہنکار رونق اس بام پر ہین

پہرے لگے ہوئے ہین بندوق سان پر ہین
دیکھو نظر سے صاحب دستا دستکار بام پر ہین

بیٹی ترح ترح کے حکام کام گر ہین
اپنی جمال مین سب کام گر ہین

رات ہی یہ سب ستارے آس مان پر ہین
کہولی کے ہے یہ خوبی غوغا زبان پر ہین

ہر قسم ہین سب صاحب تہالی ہات مین ہین
پان سب کی مو کہہ مین خزانچی تقسیم گر ہین

میرے تمہارے چرچے سبکی زبان پر ہین
محفل ہے آج سایر گاہ قلعہ بام پر ہین

سرکار کی ہے رغبت سب سایر بام پر ہین
کہلا رہا رسول گلسن حضور بام پر ہین

ہین سب کے رازق جو حضور آپی بام پر ہین
پیٹیون کا کیا ہے کہنا سیر دو کی بام پر ہین

کیا فرش آج چاندنی ہے آگے اوگاد ہین
بندہی ہے کلاہ بگڑی جا رم سرخ باہم پر ہین

لگے ہوئے ہین پردے کیا کام کا رستان ہین
بیٹھے ہین سب مساہب سرکا کی مونہین پان ہین

کہ یہ آج ہے گلسن سرکار کی قلعہ کی بام پر ہین
ہوتی ہے مساہری اور شہر سب کی زبان پر ہین

جاوے ہین بان عطع سرکار نام ور ہین
لالی ہے سب کی زبان پر وہا وہا زبان پر ہین

بیٹھے ہین مسلمان ہندو ان آب خوا تہانی مین تا م ہین
کرتی ہین نوس سب صاحب خوسکی زبان پر ہین

بیٹی ہین امیر و غریب ساری سبکی کامنین ہین
جاما ہے ترح ترحیکا سبکی قالب مین جان پر ہین

رونق ہے آج محفل جو حضور بام پر ہین
ہین سب مساہب جو حضور اوستاد خاندان اگر ہین

یہ کوٹھی ہے بیگنتی در کی گلسن بام پر ہین
کرائی ہے کیا میماری کا راگری کیا پہو سکان پر ہین

رونق ہوئی ہے سب سا پر حضور نام ور ہین
پیتے ہین سب بتی سب کی مون زبان پر ہین

بنائی ہے انگریزونے دہوان کی سب طلبگار ہین
خریدتے ہین سب صاحب جو طلب مو خواست پر ہین

عطع کر رہی ہین سرکار جو طلب کے جواہت کار ہین
پیلی سب سے سوق سے انگریزی کاریگر ہین

روزی کہلی ہوئی ہے سبکی اینٹون کا کھڑکھٹ ہین
بام کی لگی ہین پردے سیسی مکان پر ہین

آج پان اور علاچی تقسیم لب زبان پر ہین
بیچی ہے نیر کرسی اور سرکار اوستاد شاہ پر ہین

بارس کری رسول سبکی دوعا زبان پر ہین
کہتا ہی روپ لعل آج سرکار اوستاد مکان پر ہین

محفل جمع ہے گلسن آج جو بام پر ہین
وہا وہا کا فضل ہوتا ہے اس مکان پر ہین

بانو کی کہتا ہے بہر کر سب کی نگاہ نظر ہین
جاوین ہین سوق سے سب جو طلب خواست کر ہین

اس قلعہ کے کیا طاق گہر ہین
رہتے ہین جانور چہچہا سب کی زبان پر ہین

رونق رکھے خدا مکانکو آج سب اہل کا کا گہر ہین

کمترین روپ لعل



قصیدہ سوم

قصائد و قطعات در باعبا بمدح و تہنیت خطاب

حضرت قدرقدرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

ایضاً جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب نائب میر منشی اجلاس ہائیکورٹ

اعلیٰ حضرت قدرقدرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

شاہد نطق نے چہرے سے یہ اوما کہو گھٹ
حور نے کہو لدے یا در فردوس کے پٹ

چشم وہ چشم سخن گو کہ ہے جس کا ایسا
شرح جامی ہے مے حسن کی میری تلچھٹ

لب گلرگ وہ لب جن پہ گران بار سخن
دہن غنچہ یہ بن جائیں اگر جائیں سمٹ

جلوہ دہن رسا حسن کا اس کے پرتو
فکر عاں کی کمند اسکی سیہ لف کی لٹ

اسکی مژگاں سے پہری ہیں صف مژگان حسین
جسطرح فوج کسی فوج سے کہائے گھو گھٹ

جلوہ حسن بیاں اس کا بلا گردان ہے
قوت سامعہ لیتی ہے بلائیں چٹ چٹ

ساز و سامان طرب گرمی رفتار اس کی
نغمہ عیش جہاں اس کے قدم کی آہٹ

کفر و اسلام کا جھگڑا ہے اسی کا لٹکا
شعبدہ اسکا ہے او یاں ملل کی جھنجھٹ

حسن اور عشق کے نیرنگ اسی کا جلوہ
پردہ دار نگہہ ناز ہے اسکا گھونگھٹ

اسکے پرتو کا ہے اک حسن زبان اردو
وہ زبان تیغ سے جو کہتی ہے چل دور ہو ہٹ

وہ زباں جس کا بیان جسم سخن جاں سخنز
اتنی شیریں نہیں جسمیں کہیں کڑوا ہٹ

ہان مگر ہو کے یہ بیباز ہوئے تھی لاغر
اتنی طاقت بھی نہ تھی اسمین کہ بدلی کروٹ

لیکن اچھی اسے تدبیر شفا کی سوجھی
میرے سرکار کے قدمونسے گئی آکے لپٹ

اب نہ بیمار نہ لاغر نہ کوئی غم اسکو
پھر وہی اگلی سی ہمت ہے وہی ہے جیوٹ

اے شہ ملک سخن اے شہ اقلیم جہان
سجدہ گاہ و کملا ہے تری در کی چوکھٹ

بڑھ گئی شان سخن تو نے جو کی قدر سخن
شاہد اس کا ہے سواران سخن کا جمگھٹ

تشنہ کامان سخن جمع نہ کیون ہون در پر
چشمہ فیض ترا انکے لئے ہے پنگھٹ

اب کہلینگے کوئی دم مین گل مضمون سخن
جان آجائیگی آئیگی وہ خوشبو کی لپٹ

روز افزون کرے اللہ ترا اجاہ و جلال
سامنے روز ہو یون ہی شعرا کا جمگھٹ

عمر و دولت مین ترقی ہو ترے تا بہ ابد
بڑھ کے لیتا رہے اقبال بلائین چٹ چٹ

ایر کا تو یہ عقیدہ ہے اسی پر ہے عمل
ہے کلید در مقصود ترے نام کی رٹ

قطعہ

سورہ والشمس کی تفسیر ہے تنویر صبح
رشک حسن ماہ سیما ہے خط تقدیر صبح

قیس رہ ہے گرد باد دشت مغرب مین نہان
لیلی شب ہے اسیر حلقہ زنجیر صبح

وسعت عالم مین اسکا مرد میدان اب ہے کون
شرق سے تا غرب ہے چمکی ہوئی شمشیر صبح

کاٹنے مین شب کی کاٹی عمر اس فرہاد نے
جان شیرین دیکے لایا ماہ جوی شیر صبح

اے شہ حامد علیخان بھاد رجم حشم
بڑھ گئی تیری نگاہ مہر سے تو قیر صبح

تیرے در کی جبہہ فرسائی سے یہ پائی شرف
پہرتی ہے مثل نکہہ ہر آنکہہ مین تصویر صبح

تیرے حسن عدل سے دونون کو حاصل ہے فروغ
مہ سے قسمت شب کی چمکی مہر سے تقدیر صبح

تیری بزم شب کا اگر چہرہ پُر نور ماہ
تیری صبح عیش کا پرتو ہے تنویر صبح

پرتو نقش قدم سے تیرے روشن آفتاب
تیری خاک پا سے چمکا حسن عالمگیر صبح

دیدۂ بیدار کا تیرے جو ایسا ہو گیا
سو گئی تقدیر شب کی جاگ اٹھی تقدیر صبح

ہے ترقی خواہ تیرے طالع بیدار کا
خود پکارے کہہ رہا ہے نعرۂ تکبیر صبح

چشم عالم میں نہ پھر یہ رنگ اسکا جچ سکے
تیری نظروں سے اتر جائے اگر تصویر صبح

گرد سر تیرے پھرے ہر روز خورشید فلک
تیرے قدموں پر فدا ہر صبح ہو تنویر صبح

اے ترے ابر کرم ہاں ابر پر چشم کرم
اس کی بھی تقدیر چمکی صورت تقدیر صبح

قطعہ

اے فلک پایہ رسے ہے اوج پر طالع ترا
سر جھکائے ہے ترے اقبال کے آگے خورشید

بار آور ہو ہمیشہ یہ تری حسب مراد
یوں بہار اپنی دکھاتا رہے نخل امید

چشمۂ فیض رہے چشم کا امید اتیرا
ہو تری جنبش مژگاں در مقصد کی کلید

قیصر ہند نے تیرے لئے بھیجا ہی خطاب
سال نو لایا ہے یہ تازہ خبر تازہ نوید

للہ الحمد ہر اک چیز کہ خاطر خواہ ہے
آمد آخر ز پس پردۂ تقدیر پدید

عشرت تازہ نہ کیوں آئے گلے لگ کر تجھ
ہے نمک خوار کہ حق میں ترے خیر خواہ

ابر کو ہونگے مہر مبارک تیری
نغمہ ہو دشمن کو مبارک تجھے جشن بیاہ

مضطر اختیار الشعرا متصل الملک جناب سید محمد افتخار حسین صاحب
بالقابہ و ستاد والی دار السلام ریاست ٹونک

ازل میں جب ہوئی تقسیم زندگی سب کی
تو اور مال ضروری علی الحساب ملا

کسی نے عالمِ طفلی کی راحتیں پائیں
کسیکو حسنِ گرانمایۂ شباب ملا

نگارخانۂ قدرت سے بہرِ زینتِ حسن
فلک کے چاند سے ماتھے کو آفتاب ملا

کسی ادا کو قیامت کی چال ڈھال ملی
کسی نظر کو زمانہ کا انقلاب ملا

کسیکو شکل ملی اور شکل بھی بے مثل
کسیکو حسن ملا اور لاجواب ملا

کسیکو لاج سے جوہر نہ حجاب سے
کسیکو جلوۂ عارض نہ نقاب ملا

ادا و ناز کے باتھون لدا پھندا کوئی
کسیکو زیورِ صد خوبیِ حجاب ملا

یہ ابرِ فیض نے دریا کی کھولدیں آنکھیں
کہ دیکھنے کے لئے دیدۂ حباب ملا

کسی کے قلب کو ہر رنگ سے ملی آرام
کسیکی جان کو ہر قسم کا عذاب ملا

کسی کی روح نے سیکھے تسلیم کے طریق
کسیکی جان کو انداز اضطراب ملا

کسیکو کچھ نہ ملا گو بہت سوال کئے
کسی نے کچھ بھی نہ پایا فقط جواب ملا

کسی نے پھول چنے انھیں بات پیدا کی
کسیکو صدمۂ صد خارِ التہاب ملا

کسی کے دستِ طلب نے فقط دعا پائی
کسی کے نقشِ دعا کو اثر کا باب ملا

رہا نہ ایک بھی محروم فضلِ باری سے
چمن میں ثمرۂ مقصد سے باریاب ملا

ملا نسیم کو جنبش تو بوئے گل کو نسیم
گلون کو رنگ ملا اور مآب و تاب ملا

کسیکی آنکھ نے لذتِ سرور کی پائی
کسیکو جوشِ سیہ مستیِ شراب ملا

غرض ہر ایک نے پائی مرادِ دل اپنی
غرض ہر ایک مقاصد پہ کامیاب ملا

اس ہی عطا میں ہمارے حضور والا کو
خدا کے فضل سے ہر عیش بیحساب ملا

وہ کون عامد و یکتا حسامِ دوراں
کہ جس کی ذات کو ہر وصف لاجواب ملا

چنانچہ رات کو ارجنٹ ایک تار آیا
جو بندگانِ معلی کو وقتِ خواب ملا

پڑین جو نیند مین اُوسپر سوال کی آنکھین
تو خواب عیش کی جانب سے یہ جواب ملا

اب آنکھ کھولدے مضطر کہ تیرے آقا کو
حذیو سلطنتِ ہند سے خطاب ملا

یہ سُن کے آنکھ جو کھولی تو مین نے یہ پوچھا
کہ کس طرح یہ لقب مکرمت مآب ملا

سدا یہ غیب سے آئی کہ ہمنے بخشا ہے
بحق الفتِ شاہِ ابو تراب ملا

شترر۔ عالیجناب صاحبزادہ محمد مصطفےٰ علیخان صاحب بہادر پرائیوٹ سکرٹری اعلیحضرت حضور پُرنور دام اقبالہم وملکہم

خدائے برتر و اعلیٰ نے ظلِ سبحانی
کیا ہے سارے رئیسون مین انتخاب تجھے

تو وہ ہے صاحبِ اقبال اس زمانے مین
ملے ہین عیش کے سامان بیحساب تجھے

کیا ہے فضل سے اپنے جناب باری نے
ہر ایک مشکل لاحل مین کامیاب تجھے

تہی رہا نہ کبھی ساغرِ اُمید ترا
ہمیشہ عیش کی بخشی شراب ناب تجھے

یہ آرزو ہے اسیطرح تو رہے سرسبز
عروجِ بخت کسی دن نہ دے جواب تجھے

چمن چمن تری سرسبزیون کے چرچے ہون
زبانِ گل بھی کہے طرفہ باریاب تجھے

یہی دعا ہے شترر کی فزون ہو دولت و جاہ
خدا کرے کہ مبارک ہو یہ خطاب تجھے

شبیر۔ عالیجناب صاحبزادہ محمد شبیر علیخان صاحب بہادر

قسم خدا کی نہین ہے کوئی نظیر اسکا
دیا ہے تجکو جو خالق نے لاجواب خطاب

جہان بھر مین ترا نام لوگ لیتے ہین
زبانِ خلق پہ پھر کیون نہو خطاب خطاب

زمین سے تا بہ فلک ہے تری ضیا پھیلی
عجب ہے کیا کہ ہو مہتاب آفتاب خطاب

سخی دلیر شہنشاہ عادل و باذل
خدا نے تجھکو دئے ہین یہ انتخاب خطاب

زبسکہ نیر اقبال ہے ترقی پر
ملین گے تجھکو یونہی اور بیحساب خطاب

ٹھکانا کیا ہے ترے اوج مرتبت کا بھلا
کہ بڑھتے بڑھتے ہوا آسمان جناب خطاب

ہوائے مژدہ نے پھیلائی بوچہار طرف
ہوا ہے باغ جہان مین گل گلاب خطاب

جو دوست ہین ترے اُنکے لئے مسیح بنا
ہوا ہے جان عدو کے لئے عذاب خطاب

اُمید لطف نہ شبیر تجھسے کیون رکھی
کہ تو ہے شاہ ترا منزلت ہے آب خطاب

وفا جناب مولوی محمد حکیم عبد الہادی خان صاحب رامپوری

تاج سکندری کہ بہ کیوان برابر است
با خاک پائے خسرو دوران برابر است

در پیشگاہ قہر سیاست گرائے او
ہر دو جہان بہ پیکر بیجان برابر است

در جلوہ گاہ لطف تسلی فزائے او
خنظل بہ شہد و زہر بدرمان برابر است

لطفش زجان نوازی عیسٰی عزیز تر
قہرش بدل فریبی احسان برابر است

وقت کلام عطر دم جانفزائے او
با شکسائی گل و ریحان برابر است

وقت خرام تازگی نقش پائے او
با نو بہار گلشن رضوان برابر است

دارائے ما سکندر ما بادشاہ ما
بلقیس دولتش بسلیمان برابر است

خاقان داد گستر ما حامد علی
وضع سخن بنجان و بہ جنان برابر است

نام تو بر لب است و دعا غم بر آسمان
مہر تو در دل است و بایمان برابر است

آنے کہ بر بساط فراغ نشاط تو
دور فلک بہ جنبش مژگان برابر است

صبح ازل گواہ کہ ایام دولتش
با اعتبار رحمت یزدان برابر است

شام ابد دلیل کہ شب ہائے عشرتش — بار روزگار نیر رخشان برابر است
آنے کہ در حریم تقدس پناہ تو — خرشید و مہ بدیدہ دربان برابر است
اے انتظام ضابطہ فیض عام تو — در ممکنات صورت امکان برابر است
اے اعتدال را لطبہ التفات تو — در حد ذاتیات بارکان برابر است
اے پائے استوار تو در مسلک وفا — با نقش پائے یوذر و سلمان برابر است
اے خاک رہگذار تو در معرض صفا — با روشنی آئینہ جان برابر است
ظل خدا مطیع رسول خدا توئی — از ہر طرف تسلسل فیضان برابر است
در کارگاہ عقل بہ فتوائے اعتقاد — آئین تو بحکمت یزدان برابر است
یک قطرہ آب گوہر و یک قطرہ آب اشک — ہرگز مگو کہ سود بہ نقصان برابر است
نے ساز ہر نگاہ نہ انداز ہر سماع — با چشم و گوش موسیٰ عمران برابر است
ہر کس نہ در تہیہ حسن قبول فیض — با فیض ہمت شہ مردان برابر است
نے ہر فریب وعدہ تسلی فزا بود — نے ہر سخن پرسش خوبان برابر است
نے ہر کرشمہ ریشہ دوان است در جگر — نے ہر ادا نبارش پنہان برابر است
نے ہر متاع مایہ دکان دلبری است — نے ہر بہا بہ یوسف کنعان برابر است
این بیشی و کمی ہمہ از قابلیت است — فیض ازل ز حضرت یزدان برابر است
اے وای بر زبونی بخت سیاہ من — ہر صبح من بہ شام غریبان برابر است
اے وای بر خرابی حال تباہ من — امید من بہ حسرت حرمان برابر است
داغ مرا ببین کہ بدوزخ مقابلیست — اشک مرا نگر کہ بہ طوفان برابر است
پرسش ز تو کہ اینہمہ درماندگی چرا است — نازش ز من کہ خواجہ بہ سلطان برابر است

ما سر بر آستان سعادت نہادہ ایم
نقشِ جبین ز کنگرِ ایوان برابر است

ما پا شکستہ بر در دولت نشستہ ایم
فرشِ زمین و تختِ سلیمان برابر است

حد ادب شناس وفا مختصر بگو
حرفیکہ باد عائے فراوان برابر است

تا در محل ذہن نشان وجود ذہن
مفہوم امتناع بامکان برابر است

یادِ عدو بہ دفترِ عالم محال باد
یاد است بے اثر کہ بہ نسیان برابر است

تا غنچہ تبسم رنگین نگار حسن
اندر شگفتگی بہ گلستان برابر است

دلہائے دوستان ہوا خواہ تازہ باد
آن تازگی کہ با گل و ریحان برابر است

نقشِ نگار خانہ حسن قبول باد
این پیکرِ سخن کہ بصد جان برابر است

گلدستہ حدیقہ فیض عمیم باد
این مشت خس کہ با گل و ریحان برابر است

دیگر

رباعی

اے شادی ما بہار ناشادی ما
آبادی ما طراز بر بادی ما

پیدائے ما دلیل ناپیدائی است
پابندی ما کفیل آزادی ما

رباعی

ہین بزمِ خیال سے ابھی آیا ہون
تصویرِ عدم کے رنگ اُڑا لایا ہون

اے مانعِ وہم موشگافی کی قسم
خامہ پرِ عنقا ہے تو مین سایہ ہون

عرشی ۔ جناب محمد علی حسین خانصاحب مدرس اول مدرسہ نالہ پار

آج ہون فکر رسا گوہر معنی اظہار
اے زبان تو بھی دکھا جوہرِ حسنِ گفتار

نکتہ رس اہل سخن انجمن خاص ہین ہین — نقشہ بزم دل افروز فلک ہے دربار
کیون نہ اس بزم ارم نظم کا پایہ ہو بلند — خود بدولت ہین شہ انجمن آرا سرکار
بزم رنگینی اشعار سے ہے رشک چمن — ہے کہنچی چشم تماشائی مین تصویر بہار
پائے ہین سبدئ فیاض سی یہ گوہر فیض — طبع موزون مین فراہم ہین مضامین بسیار
دل یہ کہتا ہے کہ لکھہ مدح شہ عرش جناب — ہے یہ تاکید کہ مطبوع و متین ہون اشعار
شوخ و شنگ ایسا ہر اک شعر قلم سے نکلے — چٹکیان لے جو سخن فہم کے دل مین سو بار
حسن معنی مین ہون اشعار طلسم حیرت — رنگ محبوبی مین ہون روکش تصویر نگار
رشتہ کاہکشان کی ہو ہر اک سطر مین ضو — آسمان سے ہو زمین شعر کی رفعت مین دوچار
خوشنما شکل کواکب ہون نقاط روشن — جانفزا صورت خال رخ زیبائے نگار
چشم آہوئے حرم کی ہو دوائر مین کشش — دل کا ہر دائرہ پرکار ہو شکل پرکار
لمعہ طور ہو مفتون تجلی ورق — طرہ حور سویدائے رقم پر ہو نثار
تختہ صفحہ مین ہو زیب خیابان ارم — خط پرواز مین رنگ گل رعنائے بہار
فوق ہو مطلع خورشید سے حسن مطلع — روئے مہتاب سے مقطع مین فزون ہون انوار
جلد موزون ہو یہ گلدستہ گلزار سخن — بہر نذر شہ دارا حشم و کوہ وقار
ہدیہ مور پذیرائے سلیمان ہو اگر — سلک اشعار مین ہر شعر ہو در شہوار
المدد یا شہ مردان کہ روان ہو خامہ — سلسلہ پاؤن کا ہو جائے نہ عجز رفتار
لیچلی موج روانی اسے طغیانی سے — ہو سبک رو صفت باد سحر یہ راہوار
ناخدا آسمہ معانی کے کرم کے بانی — اک اشارہ ہو کہ ہو موج معانی سے گذار
چشم امداد ہے اے قوت یزدان جلیل — گرم جولان ہو یہان خامہ چابک رفتار

لکھون وہ مطلع برجستہ کہ جسکی ضو سے
سورہ نور کے پیدا ہون رقم سے انوار

اے شہ کشور اقبال و مہ برج وقار
نیّر خاور اجلال و سلیمان دربار

معدن جود و سخا مرجع ارباب نیاز
مخزن حلم و حیا زینت تاج و دستار

درۃ التاج شرف فخر امیران سلف
والا شاہ نجف عاشق آل اطہار

ہو نہین سکتی رقم مدح جو تیرا عظم
محو حیرت ہے قلم صورت نقش دیوار

ہے زبان مین بھی نہ کچھ طاقت تقریر صفات
ناطقہ سر بگریبان ہے تکلم بے کار

دل نے اس عقدہ کشائی کی لئے فکر یہ کی
کہ کیا جائے رقم صفحہ پہ اسم سرکار

رائے احسن جو یہ دی دل نے تو مینے لی القصہ
آب گوہر مین کیا پاک قلم کو سو بار

بولے خدام ادب مجھسے کہ ہان بسم اللہ
جلوہ آرا چمن مدح مین ہو شاہ بہار

اوس اولوالعزم کا یہ نام ہے جسکے در پر
ہین جبین سائے ادب شمس و قمر لیل و نہار

حضرت حامد علیخان مجاہد نواب
آفتاب فلک خسروئی عرش وقار

سرور پاک شیم تاج شجاعان عجم
صاحب تیغ و علم شوکت و عظمت کا سنگھار

بارک اللہ زہے فر و شکوہ و اور
سر جھکائے ہوئی ہے سامنے چرخ دوار

دیکھی پہلے بھی امیران ریاست کے شکوہ
یہ نہ تھی صورت با صولت فوج جرار

ہر جگہ امن و امان مملکت شاہ مین ہے
کر گئے کوچ زمانہ سے جفا و آزار

رعب سرکار کا ایسا ہے دلون پر طاری
پڑ رہتے ہین نام شرارت سے شریر استغفار

دست پر نور مین ہے تیغ ہلالی بجلی
دم مین کر دیتی ہے اعدا العین کو فی النار

چمکی کہکر سر میدان تو ہوئی صورت برق
چلی بڑھ کر تو دکھی صاف نہنگ خونخوار

ہے دم قہر و غضب آتش دوزخ کی لپٹ
ہے دم لطف و کرم گلشن جنت کی بہار

دور تک سکہ جمائے ہوئی ہے گہت خلق
ہوگئی زیر نگین چین و ختن اور تتار

فہم و ادراک مین بس آپ ہی اپنے ہین نظیر
کوئی ہمسر نہ کوئی مد مقابل زنہار

چوتی ہات سخاوت ہے دم داد و دہش
ہین فدائے قدم پاک درم اور دینار

دم ایثار وہی عالم فیاضی ہے
پڑتی نیسان گہر بار سے ہو جیسے پھوار

سایۂ لطف و نوازش ہو جو اوسکے سر پر
شاخ آہو مین نمایان ہون ابھی پھول ہزار

بحر و خار کرم سے ہو یہ شاداب اگر
بے تامل ہون روان آب گہر سے انہار

ہے یہ ناسازی تقدیر سے بے برگ و نوا
ورنہ اس عہد مین رہجائی تھی دست چنار

دست دربار ہے احسان و کرم کا دریا
فیض سرکار ہے گلزار سخاوت کی بہار

واہ رے شان کریمی اسے کہتے ہین کرم
مانگتا ایک بھی کوئی تو وہ پاتا ہے ہزار

چشم بدور کہ تصویر ہے رہوار حضور
برق جولان و فلک سرعت و دلدل رفتار

تیزی دست صبا پا نہ سکے اوسکو کبھی
دامن دشت مین سم سے جو اڑی اوسکی غبار

دست راکب کا اشارہ ہو تو یہ برق نژاد
پیل کے سر پہ رکھے پاؤن چمک کر یکبار

سر تسلیم ہو خم اے قلم عجز رقم
موقع عرض ادب ہے بحضور سرکار

کیا ہوا اے شاہ سخن سنج سخن کا شائق
گر نہ ہو قدر تو اظہار ہنر ہے بیکار

شعر تر خشک لہو کرنے سے ہوتا ہی نصیب
سہل ملتے نہین شاعر کو یہ دُرِ شہوار

شہ نے اعزاز جو بخشا ہے سخنگوئی کو
سر سے اب اوسکے ہوا دور ندامت کا غبار

کوئی اس جنس کو عالم مین نہ کرتا تھا پسند
سرد تھا حیف زمانہ مین سخن کا بازار

دیکھہ کر حالت ناقدری ارباب سخن
طوطی طبع نے میری بھی نہ کھولی منقار

لطف اعجاز سخن پروری شاہی سے
جی اوٹھین کہنہ امیدین مری دامن یکبار

فکر تحریر قصیدہ مین اوٹھا کر خامہ
از رہ نابلدی سینے بہی لکھے اشعار

اے خوشا طالع فرخندہ اگر ہون مقبول
گر پذیرا ہون زہے دولت بخت بیدار

کسکو جز آپ کے اے شاہ دکہاؤن جوہر
جوہری پر ہی کئے جاتے ہین گوہر یہ نثار

ہون جرعہ نوش مئے فیض جناب بسمل
جام دل ہے مئے پرکیف سخن سے سرشار

تہے یہ عمری مکرم مرا استاد حضور
شمع اقبال یہ ہو صورت پروانہ نثار

ریزہ چین ہون انہین کے مائدہ فیض کا مین
انہین کے خوان کرم کا ہون مین ذرہ بردار

یہ گذارش ہے کہ از راہ تفقد مجکو
ہو عطا میرے مربی کا وظیفہ سرکار

اندنون گردش ایام سے مضطر ہون بہت
چین لینے نہین دیتا ہے یہ چرخ غدار

بہر حسنین دعا عقدہ کشائی ہو جائے
حکم پر شاہ کے اس کار کا ہے دار و مدار

عرشی اب روک قلم آگے ادب کا ہے مقام
ہاتہ اوٹھا بہر دعا شہ ذیجاہ و وقار

ذکر عالم مین رہے شعر و سخن کا جبتک
ہو سخنگوئی سے جبتک شعرا کو سروکار

زندگانی ہو بسر عیش و طرب مین یارب
میرے ممدوح کا عالم مین بڑہے عز و وقار

آل امجاد ہو سرسبز نہال و خرم
عمر و دولت کے چمن مین ہی مرفت بہا

بندہ زادون پہ رہے سایہ الطاف حضور
میرا سینہ نہو افکار سے ان کی افگار

عمر بہر دل سے مرے یہ ہی دعا مین نکلیں
پہولتا پہلتا رہے گلشن عیش سرکار

ہفت اقلیم رہے تابع فرمان حضور
مہر اقبال چمکتا رہے تا روز شمار

تعزیت جناب عتیق الرحمن خانصاحب رامپوری

بڑھین سرکار کے اقبال و اجلال
جدھر دیکھو رعیت کو ہے خوشحال

یہی سب کہتے ہین سب پیران و اطفال
الٰہی دہر جہان باشی باقبال

جوان بخت و جوان دولت جوان سال

رباعی

دنیا مین پھرے سیر کی عالم دیکھا
ہنسنے تو زمانہ مین غم ہی غم دیکھا

سورج کے الم سے دل کو جلتا پایا
شب کو پہنے لباس ماتم دیکھا

قطعہ

شراب حسن تجھ سے شد مدام در خم و سبو
چنانکہ ہست زمانہ قدیم نزد حکیم

بود شبہت تسلسل برشتہ زلف
مزاج ساغر دولت ہود بدور قدیم

تعزیت جناب محمد علی خانصاحب رامپوری

سخی ابن سخی ثانی حاتم عادل دوراں
عدالت گستری مین افتخار عدل نوشیرواں

خلیق و باصرت و اصحال مجتبیٰ احسان
جو جنت مین حسین ابن علی کے ساتھ ہیں شاداں

رسائی ادنیٰ بام مدح تک کیا ہو تصور

ہوا ہے گو بہت سکین کی تو ہو بے صبر
فلک جب تک ہے تجھ پر ظل حق ہو تا ابد سایہ

نہ کر ہے جب تک نور مہر و ماہ پیدا
کلاہ سلطنت کر تیرے فرق سعد پر سایہ

تمت بالخیر
بسعی مفسر حاذق علی خان ہوا تمام

کوثر - جناب مولوی حکیم محمد عابد علی صاحب خیر آبادی

غریبوں کی سن لی خدا نے دعا — زمانے میں تجکو کیا کامیاب
عطا و سخا حشمت و جاہ میں — بنایا خدا نے تجھے لاجواب
تری ذات والا ہے شاہوں میں یوں — ستاروں میں جسطرح ہو ماہتاب
شہا تیرے رخ کی جھلک دیکھکر — فلک پر خجل ہیں مہ و آفتاب
نسیم طرب نے یہ بھڑکائی آگ — کلیجے ہوئے دشمنوں کے کباب
ہری ہو گئی کشت خشک امید — بنا دامن فیض باران سحاب
عطا و کرم بخشش و جود میں — خدا نے تجھی کو کیا انتخاب
کہیں ہمکسوں کا ٹھکانا نہیں — بجز آستان ملائک مآب
تری ذات ہے مرجع خاص و عام — ہے چوکھٹ تری قبلۂ شیخ و شاب
پھلے پھولے نخل مراد دلی — ہے سبز و شاداب باغ شباب

دعا دل سے دیتا ہے کوثر یہی
مبارک ہو اے شاہ دوران خطاب

بزم - جناب میرزا عاشق حسین صاحب اکبرآبادی

بڑا زمین سخن کا فلک سے بھی پایا — مشاعرہ میں قدم شہریار کا آیا
جواب ہو گئی ہر نظم نظم پروین کا — خمیدہ رشک سے مصرع ہلال کا پایا
ہر اک رکن نے استادہ ہو کی تعظیم — حضور آئے ہر اک قافیہ یہ چلایا
نشست لفظوں کی باقاعدہ ہوئی فوراً — سلام کے لئے خمسہ نے ہاتھ پھیلایا
ہر اک بیت کو مضمون نو نے دی رونق — نگینے جڑ کے معانی نے اور چمکایا

رہی پرانی نہ ترکیب اور نہ بندش سست
وہ چست ہو گئے اور یہ نے لطف آیا

رباعیون نے جو مدحت مین چار بیت پڑھی
ہر ایک قطعہ بہی خوش قطع ہو کے اترایا

غزل کے مطلع موزون بنے جو مطلع نور
ہر ایک مقطع زیبا نے بہی شرف پایا

ہر ایک بحر غزل کی یہ موج مین آئی
کہ اپنے آگے سمند کو قطرہ ٹہرایا

ردیفین قافیون سے سب لپٹ گئین در کے
اثر یہ رعب نے شاہنشہی کے دکہلایا

لڑا نہ خوف سے مضمون کو آئینہ پس مین
نیا ہی فیض قدم سے ہر اک کو ہاتہ آیا

اوٹہا کے ہاتہ دعا کر جناب باری مین
خدا و پنجتن پاک کا رہے سایا

زیادہ طول نہ دے ختم کر اسی پر اے نرہم
مرا ہی کیا ہے جو قلب حضور گہبرایا

احسن ۔ جناب سید احسن صاحب مارہروی

اردو کہ جس کی باتین سب کی زبان پر ہین
کیا کچہ نہ اسکے احسان ہندوستان پر ہین

لیکن اب اس کی حالت پر درد ہی نہایت
ظلم و ستم بہ کثرت اس ناتوان پر ہین

کیا اپنے کیا پرائے ہین آفتین اوٹہائے
گویا ادہار کہائے سب اسکی جان پر ہین

کہتا ہے کوئی دشمن مہمل ہے یہ تو قطعاً
کچہ دل ہی دل مین بدظن اسکی بیان پر ہین

جس کی سمجہ نہی جیسی کی ہجو اس نے ویسی
بے مہربان یہ کیسے اس مہربان پر ہین

اردو کی سنگے آہین کیا اور دوست چاہین
امید کی نگاہین اک قدردان پر ہین

سنکر مسیح دوران ہونے دیا نہ بیجان
سرکار کے یہ احسان اردو زبان پر ہین

اخگر ۔ جناب سید رضی علی صاحب کاکوروی پیشکار نظامت

ظل سبحان مہر پرور ہست بر اہل جہان
ذرہ ذرہ از فیوضش یافتہ چون ماہتاب

اندرین بزمیکه هر شاعر ازو یابد شرف
آفتاب است آفتاب است آفتاب است آفتاب

ظل من حامد علیخان بهادر دایم
تا عالم بود بر فرق آن گردون جناب

حضرت شکر است انگیزد عطا بحر کرم
جنبش ابر سخا دارد سخا بخشش آب

صمیم جناب سید الشعرا منشی علی حسین صاحب شاعر بارگاه مالیر کوٹلہ

دریا ہے سخن ہر روانی میں ہون
ہر موج مین جوش نکتہ دانی مین ہون

مشہور ہے رنگ خوش بیانی میرا
تفسیر ہے نظم زعفرانی میرا ن

دیگر

مین کیا ہون مرزنگ نکتہ دانی تم ہو
ہر رنگ مین رنگ خوش بیانی تم ہو

بندون کے لئے جہان مین بس یہ شرف
آقا ہو خدا کی مہربانی تم ہو

دیگر

ہر نظم کے فن مین خوش خیالی مین ہون
اندازہ و ذوق باکمالی مین ہون

کیا خاک بہون دور سخن سے دامن
تقدیر یہ کہہ رہی ہے خالی مین ہون

دیگر

ناچیز ہون مین حضور عالی تم ہو
خوش نظم ہو سلطنت کے والی تم ہو

ہے سر پہ تمہارے پنجتن کا سایہ
ہمپایہ مہر لایزالی تم ہو

اثر جناب شیخ احمد حسین صاحب تلمیذ حضرت صریر ظلہ العالی

فخر فغفور رشک اسکندر
عادل و منصف و کرم گستر

مدح رہتی ہے لب پہ شام و سحر
ہم بھی ہر دم بقول داغ اثر

خیر سرکار کی مناتے ہیں — جس کا کہاتے ہیں اور سکا گاتے ہیں

ادیب ۔ جناب شیخ اعتضاد الدین احمد صاحب شاگرد جناب اوسیم

سخنور ہیں حامد علیخان کہاں — انہیں کے سبب ہے یہ چرچا سخن کا
یہی آرزو ہے یہی التجا ہے — ادیب اپنے سایہ ہی رکھیو سدا

آسی ۔ جناب مولوی عبد العلی صاحب پیرو عسیر

درین بزم سخن سنجی چو آن شاہ سخن آمد — چو بلبل در گلستان و چو طوطی در چمن آمد
غلط کردم کہ بالاتر بود شانش ازین تشبیہ — کہ صد دی ہمچو بدری اندرانجم انجمن آمد
کہ یعنی حضرت حامد علیخان ظل سبحانی — چو ماہے کامل اندر بزم پروین و پرن آمد

کامل ۔ جناب سید شاہ ابو القاسم صاحب

سرکار کے دم سے آج کامل — سرسبز ہے بوستان اردو
ہم کیا کہ جہان ہے اس کا قائل — چمکائی دو چند شان اردو

دیگر

کیا کہوں اپنا ماجرا کامل — میں تو ہوں ایک اور فکر میں ہزار
اک سرے دل کے سیکڑوں گاہک — ہے مثل ایک انار صد بیمار

اکرم ۔ جناب سید اکرم علیصاحب عرف مطلوب شاہ تلمیذ حضرت زار

اے شہنشاہ بلند اختر سکندر دستگاہ — اے سلیمان شوکت و دارا حشم جمشید جاہ
جرعہ نوش از بحر جودت حاتم و امثال او — خوشہ چین از خرمنت ہر خسرو رفعت پناہ

فخر شاہان جہان حامد علیخان ذی کمال
باعث عدل و کرامت مظہر شان الہ

بسمل - جناب محمد عبد اللہ خان صاحب شاگرد جناب احسان

یہ باغ ارم یا جنان کا ہے گلشن
روش جس کی ہر ایک رشکِ چمن ہے

ہر ایک سو ہین سامان فرحت فراہم
اگر گل عدم ہے تو ہان اک محن ہے

نہین مثل یورپ مین اور انڈیا مین
ہر اک کمرے پر جس کے قربان چمن ہے

سجاوٹ سے جس کی یہ ہوتا ہے ظاہر
کہ زیور سے آراستہ اک دُلہن ہے

نہ کیون اس کے وصف ہون عرشی و فرشی
کہ دنیا مین فردوس مجہی بہون ہے

یہ خورشید تابان ہے یا میر محفل
یہ انجم کا غنچہ ہے یا انجمن ہے

ثنا کیا کرون اوس سراپا صفت کی
پہلا پہولا دم سے یہ جس کی چمن ہے

وہ یعنی شہنشاہ حامد علیخان
کہ ظلِ خدا جسپہ سایہ فگن ہے

نہ دے طول اب اس بیان کو تو بسمل
غزل کی طرف چشم اہل سخن ہے

حسرت - جناب محمد حسین صاحب طالب علم مدرسہ عالیہ

نواب فلک شکوہ یارب
ہون مالک ملک تا قیامت

مملوک ہوا دن کی ہفت اقلیم
قبضہ مین ہو ملک اور امارت

شاد - جناب یوسف مسیح صاحب لکھنوی

فیض رس فیاض دل حامد علیخان دی جشم
حکم ان کے ربع مسکون مین نہ کیون بانی رہین

یا الٰہی یون رہے آباد ان کی بزم عیش
شمع یہ قربان جیسے دل سے پروانے رہین

حیدر - جناب محمد حیدر علی خان صاحب ساکن پیلی بھیت

یہ کس کی انجمن ہے کس کا یہ دربار عالی ہے
پرستان کا گمان جسپر ہے وہ ہو کا باغ رضوانی

خجل بزم شہ کسرے نہ کیون ہو سامنے سے
نرالا ڈھنگ ہے وصف جہان ہے جسکی سامان کا

ہوا رشک چمن باغ سخن یہ جس کی باغت سے
رہے سایہ ہمیشہ خلق پر اوس ظل یزدان کا

اُسے ترجیح شاہان سلف پر مین ندون کیونکر
جناب پنجتن کا شیفتہ پیرا ہے یزدان کا

سلاطین زمانہ مین اوسے تشبیہ دون کس سے
نہین ہمسر کوئی حیدر شہ حامد علی خان کا

صبیر جناب محمد اسمعیل خان صاحب رام پوری

دعا ہے یہ صبیر حزین کی الٰہی
زمین تک فلک پر ہو خورشید تابان

رہین یہ بافسر دولت عمر و اقبال
فلک جاہ نواب حامد علیخان

دیگر

یا الٰہی غزل کے صدقے مین
ہفت کشور کے شاہ ہون سرکار

صبیر اپنی غزل سناتا ہو
اور فرماتے واہ ہون سرکار

دیگر

اے قلم ہوش مین آ تا سمجھ لے پتہ
نکتہ دان اہل ہنر بیٹھے ہین اس جلسے مین

گر تا پڑتا نہ کوئی حرف زبان سے نکلے
عوض داد نہ ہجو آئے کہین سننے مین

چلتا اسوقت بہت دانش و ہشیاری سے
دیکھہ پھنس جاتا نہ غفلت کی کہین پھندے مین

شعر مین قصے کا مضمون ہو وقت تحریر
جزو ہو کل مین نہان بحر ہو ایک قطرے مین

نکتہ مین نکتہ ہو ہر حرف معما بنجائے
دائرہ دائرہ ہوش ربا لکھنے مین

ہر شش صورت ابروئے حسینان ہو کھچی
مردم چشم پری آئے نظر نقطے مین

سلک گوہر ہو ہر ایک مصرعہ پر آب غزل
چستی بندش الفاظ رہے قبضے مین

ابر نیسان کی طرح طبع ہو جو دُر افشان
بجلیاں گم ہیں مضامین کی ہر قطرہ میں

عارض شاہد معنے کی دکھا جلوہ گری
لفظ خوب و خط دل چسپ کے تو پردے میں

بات بجائے ابھی صبر کی ہمچشمو ہیں
تو سب چلے کلک گہربار اگر کہنے میں

منشی جناب منشی بھگوتی پرشاد صاحب

والی رامپور شاد و ان باد
نام عاشش ز عدل او روان باد

یا الٰہی مدام تا با ابد
ہفت کشور بزیر فرمان باد

خواصفہ جناب سید امجد علی خان صاحب لکھنوی

اے خسرو نعم سلطان ملک محبی
اوصاف جملہ زیبا حضرت کی شان پر ہیں

صحت رہے ہمیشہ زیادہ ہو عمر و دولت
ہر دم یہی دعائیں وردِ لبِ ثنا خواں پر ہیں

بیچون جناب گلشن خان صاحب بیخبر گورکھپوری

روشن جو کنول ہر دل مسرور کا ہے
اس محفل میں سمان طور کا ہے

حاضر ہیں ہزاروں مہ کامل چودھویں
جلوہ پہ فقط حضور پُر نور کا ہے

جلیل - اسم نامعلوم

رباعی

این محفل اشعار نہ باشد عامی
مشہور ولی شہر رامپور عالی

مصرع پے تاریخ رقم کرد جلیل
این انجمن سخن بباشد نامی

۱۳۲۵

مثنوی

مژدہ شنو دیا یہا الشعرا
کز پئے طبع آزمائیہا

باغزلها به رام پور آئید ق مستعدانه بالصفر در آئید
برسیده است وقت داد سخن شعر خوانند ماهران فن
والی ملک خود قدم رنجه بنمود است اندرین جلسه
قدردانی صفر در نماید رتبه هر یکے بیفزائد
بنده شاعر نه ناثر است اصلا به تصنع بود شعار مرا
چند اشعار ساده مے گوید نه ره شاعرانه مے پوید
پے تاریخ اے فهیم سخن منحصر هست شعر گوئی من
اندرین دور سخت مضطربم قلب پر داغ سینه ملتهبم
خاطر بنده هست پژمرده زین سبب مثنویست افسرده
شرح حالم مه مصلحت باشد که دل اهل جلسه نخراشد
پنج شش سال شد که بالتکرار شده این بنده حاضر دربار
از اهالی رام پور اکثر خوب دانند حال این احقر
بارها دادم امتحان عدد ق کرم ایزدم نمود مدد
که بهر بار کامیاب نمود والی ملک بنده را بستود
وعدها کرده شد برائے حقیر نه مساعد شده ولی تقدیر
مانده محرومم بنده چون قطعا بنموده مراجعت بوطن
این زمان مژده مشاعره ها بسماعت رسید احقر را
پے تاریخ آن نمود چو غور دل من رهنمون شده فی الفور
بے کم و بیش مصرعی برخوان مجلس شاعران هندوستان ۱۲۲۵

قطعه تاریخ طبع گلدسته هذا جناب سید افضل علی صاحب ضیو مالک اخبار روزه اخبار لکهنؤ

بین شاه رام پور میری نواب حامد منزل کو قصر شاهی کهئے

ذات اقدس ہی مرجع مخلوقات
حضرت کو نہ کیون ظل الٰہی کہئے
قلعہ مین وہ نامی شعرا کا جلسہ
ہو طول جو حالات کما ہی کہئے
تھا دیکھے قابل شعرا کا مجمع
اسکو جو نہ مانے اوسے واہی کہئے

اس گل کدہ کا سال اشاعت ہی ضلو
گلدستۂ سرکاری شاہی کہئے
۱۲۶۳ھ

گلدستۂ ہذا مین ہر صاحب سخن کا پورا کلام اسلئے
بلا انتخاب درج کیا گیا ہے کہ ناظرین کو مہارت اور
قابلیت کا پورا اندازہ ہو سکے کلام کو کلیم ذمہ دار ہین

تمت